ترجمه و فرهنگ

مطلع السعدین

از

ایم غضنفر علی غضنفر ایم-اے، ایم-او-ایل

★

مطبوعه

ملک نذیر احمد پروپرائیٹر تاج بک ڈپو لاہور

قیمت -/-/۱

Marfat.com

اردو ترجمہ معہ فرہنگ

مطلع سعدین

(حصہ داخل نصاب ایم۔اے و منشی فاضل)

از

سید غضنفر علی غضنفر ایم۔اے ایم او ایل

مطبوعہ

ملک نذیر احمد (پروپرائٹر) تاج بک ڈپو

اردو بازار موہن لال روڈ، لاہور

قیمت ۲/-/-

Marfat.com

60320

ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو
اردو بازار موہن لال روڈ لاہور

نے

انوار الاسلام پرنٹنگ پریس
گنپت روڈ لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہٖ نستعین

فرہنگ

علامی : بڑا عالم ۔ انتما : نسبت ۔ زیادتی ۔ اعتلا : بلندی
معارج : جمع معراج ، سعود : ستارے ۔ صعود : بلند ہونا ۔ عیار : کسوٹی پر کھنا
دارالضرب : ٹکسال ۔ لوا : جھنڈا ۔ سدرہ : ساتویں آسمان پر بیری کا درخت ۔
زاکیات : طیبات ، تحیات : درود ۔ حدیقہ : باغ ۔ فتوت : جوانمردی
مضمار : میدان ۔ ابوالقاسم : کنیت جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حادی : گھیرنے والا مراد مؤلف کتاب ۔ تشعشع : روشنی ۔

ترجمہ : خداوند تعالےٰ کی حمد و ثنا کے کلام کی ابتدا (اس طرح) ہونی چاہیئے کہ خورشید جہانگیر جیسے روشن دل سے اس کی ثنا کی روشنی روشن آسمان کی بلندی تک ظاہر ہو اور اس کے (خدا کے) شکریہ کی گفتگو کا خاتمہ (اس طرح) ہونا چاہیئے کہ اس کی بلندی کی زیادتی آرام گاہ سینہ سے ستاروں کی بلندی تک بلند ہو۔ اس (خداوند کریم) کے لئے ہی دنیا اور آخرت میں ثنا ہے ۔ وہ ملک کا بادشاہ (خدا) اس کا احسان بہت بلند (زیادہ) ہو جس نے کہ انسان کے اعزاز کے لئے نو درجے والے آسمان کی بلندی پر اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (میں دنیا میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں) کے خطبے کی آواز بلند کی ۔ اور وہ بادشاہ اس کی پادشاہی بلند ہو جس نے کہ انسانیت کی دولت کی نقدی کو (اپنی) مہربانی کی ٹکسال میں لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ (ہم نے بنی آدم کو عزت دی) کے سکے میں ڈھالا ۔ اور انسان کی بزرگی کے جھنڈے کو وَّرَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا (اور ہم نے اسے بلند درجہ عطا کیا) کے اعزاز سے وفضلناھم علیٰ کثیر ممن خلقنا (ہم نے اس کو بہت سی مخلوق پر فضیلت دی) کی سلطنت کے تخت پہ بیٹھنے کی عزت بخشی ۔ اے خداوند تعالےٰ تیری ثنا جس کے بارے میں وحی پہنچانے والی ملائکہ اور سدرہ تک اڑنے والا شاہباز (حضرت

جبریل) عجز و نیاز کی زبان سے لا اُحصِی (حدیث نبوی) کا گیت گاتے (اپنا عاجزی ظاہر کرے) بے زبان پرندوں (انسانوں) سے عاجزی کے اعتراف کے سوا اور کیا ممکن ہے۔ اور اُس میدان میں جہاں کہ آسمان سے گذرنے والے شہسوار (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے اقتدار کا ہاتھ باوجود لولاک (لما خلقت الافلاک) کا بلند جھنڈا رکھنے کے ما عرفناک (ہم نے تجھے تیری معرفت کے حق کے مطابق نہیں پہچانا) کا جھنڈا بلند کرتا ہے۔ ہر ایک فقیر کے سلسلۂ تحریر اور ہر ایک حقیر کی بندش تقریر سے کیا (بیان) ہو سکتا ہے ع معلوم ہوا کہ ہم کچھ نہیں جانتے۔

خدائے بزرگ کی صفات کے ادراک سے عاجزی ظاہر ہے نظم

اُس بلندی پر جہاں کہ خورشید لرزاں ہو۔ ذرے کو پہنچنے کی کب مجال ہو سکتی ہے۔

بیت جلال والے خدائے تعالیٰ (کی حمد) کے سمندر کے مقابلے میں میرا اُس کی حمد بیان کرنا اس شبنم (کے قطرے) کی مانند ہے جو سمندر پر ایک نقطے کا نشان لگاتا ہے۔

اور صلوات پاک اور درود پاک کے تحفے۔ جلالت کے آسمان کے چاند رسالت کے آسمان کے سورج، مہر ختم نبوت۔ جوانمردی کی ڈبیہ کے موتی لولاک کی بلند مرتبہ خلعت کے سزاوار وما ارسلناک (ہم نے تجھے اہل دنیا کے لیے آیۂ رحمت بنا کر بھیجا) کے تخت کے شایاں۔ ما زاغ (نہ پھری) آپ کی نظر معراج کے مقام پر) کی روشن آنکھ کے نور رسالت کے نیلے باغ کے نور (حضرت محمد رسول اکرمؐ) کی بارگاہ پر نثار (کرنے چاہئیں)

نظم دیدار کرنے والوں کی آنکھ کو روشن کرنے والا۔ عالم موجودات کی سجاوٹ کہ اُس کی پاپوش عرش کے لیے تاج ہیں۔ (وہ) وحی خدا کا امین اور معراج کے بھید جاننے والا ہے ایسا بادشاہ کہ سبحان الذی اسریٰ (وہ ذات پاک جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی) کے مبارک کوچ میں بجلی جیسے تیز رفتار براق کو اُس مقام تک لے گیا۔ جہاں کہ روح الامین (حضرت جبریل) باوجود اتنی منزلت کے ہالہٗ مقام کی منزل پر عاجز رہ گیا

نظم تیری معیت اور تیرے ساتھ سفر کرنے سے جبریل بھی عاجز رہا۔
کیونکہ کوئی تیرا ہمعنان نہیں ہو سکتا۔

اور وہ بڑی شان والا کہ خلوت خاص کے بارے میں حدیث خاص لی مع اللہ الوقت زبان

Marfat.com

اخلاص پر اس طرح جاری فرماتا ہے کہ ملک مقرب اور نبی مرسل کو اس کے حریم خاص میں رسے باریابی کی) اجازت نہیں (اشارہ ہے اس حدیث کی طرف کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اور خدا کے درمیان بعض اوقات ایسا تقرب ہوتا ہے کہ نہ کسی ملک مقرب کو وہ تقرب حاصل ہوتا ہے نہ ہی نبی مرسل کو) ع

ہم کہاں اور تیری مدح وثنا کہاں

تمام مخلوق کا سردار اور پیشوا میدان بعثت لاتمم مکارم الاخلاق کا شہسوار پسندیدہ و برگزیدہ ابو القاسم (شعر) محمد کہ ازل سے ابد تک جو کچھ بھی ہے۔ (سب) اس کے نام کی سعادت کے لئے ہے۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

بعد ازاں ان اوراق (کتاب) کا مولف الفقیر الی اللہ الهادی عبد الرزاق بن اسحاق السمرقندی یوں کہتا (لکھتا) ہے کہ جب خداوند تعالےٰ کی مہربانی سے کتاب مطلع سعدین و مجمع بحرین کے اول نصف حصے کی تحریر سے قلم تحریر نے فراغت پائی (یعنی لکھ چکا) اب اللہ تعالےٰ کی مہربانی کے مطلع سے فکر کے آفتاب کی روشنی کتاب کے دوسرے نصف حصے کے اتمام کے افق پر چمکے گی (یعنی کتاب کا دوسرا نصف حصہ لکھے گا) خدا کی مہربانی سے اس کا آغاز حضرت مغفور صاحبقران کی بزرگ اولاد کے احوال کے بارے میں (لکھنے کی) آرزو رکھتا ہے۔ اور اسی طرح تمام علاقوں اور شہروں کے عجیب عجیب حالات و واقعات اور بڑے بڑے بادشاہوں کے اذکار اور نامور حکام کے حالات (لکھ) ذات بزرگ کے فیض و بخشش سے چاہتا ہے یہ ہے اچھی تمنا اور نیک خواہش

اس راستے میں (خدا کی) توفیق سے مدد چاہیے

تشبیب سخن و ترصیف تالیف

فرہنگ، تشبیب:- آغاز، شاعری کی اصطلاح میں قصیدے کے ابتدائی اشعار کو جو بہاریہ یا عشقیہ ہوتے ہیں کہتے ہیں ترصیف:- آراستہ کرنا

التباس:- شک قلبا:- عمدا۔ دور افتادہ۔ طوبا ان وجع ... شمار

اشراق:- روشنی دینا۔ وہاب:- بہت بخشش کرنے والا معشر:- گروہ
مکارم:- بزرگیاں خضوع وخشوع:- عاجزی۔ ہمم:- جمع ہمت
حظ:- بہرہ، حصہ، ملکوت:- فرشتگان سنن:- جمع سنت طریقے
وُلات:- جمع والی سحر حلال:- حلال جادو مراد کلام فصیح بلیغ مباہی:- فخر کرنیوالا۔
مشارق:- جمع مشرق۔

ترجمہ:- ہوشیار سخن شناس یہ خوب جانتا ہے۔ کہ خداوند تعالے نے (وہ ذات جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم میں سے بعض کے درجے بلند کئے) انسانوں میں سخن کے درجوں کا جوکہ انسانیت کا اعزاز وافتخار ہے۔ بہت فرق رکھا ہے۔ اور اس عطیہ کے درجوں میں بہت اختلاف رکھا ہے۔ کیونکہ بعضے سخن حیوانوں کی آوازوں جیسے ہیں۔ اور بعض سخن مرتبہ کی بلندی اور خوبی کی بزرگی میں ایسا درجہ بھی رکھتا ہے۔ کہ انسانی قوت باوجود کمال سخنوری رکھنے کے اُس جیسا لکھنے پر قادر نہیں ہوسکتی۔ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (اور اگر اُن میں سے بعض اُن کی مدد بھی کرے) اور جواہر خورشید تاب میں سے جو کہ بخشش کرنے والے خدا نے عقلمند لوگوں کو بخشے ہیں (وہ گوہر سخن ہے) جس نے دنیا کو چمکانے والے ستارے کی روشنی بن کر دنیا کو چمکایا ہے۔ (مراد قرآن پاک) الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب (اُس ذات پاک کیلئے سب تعریف ہے جسنے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی)

بیت۔ اگر سخن کے سوا (سخن سے بہتر) کوئی اور گوہر ہوتا تو وہ سخن کی بجائے آتا اور جان کے پالنے والا سخن روح ناطقہ کی مانند حیات ابدی (ہمیشہ کی) حاصل کرتا ہے اور آفتاب کی شعاع کی مانند تمام عالم پر چمکتا ہے۔ بلکہ چراغِ روح صرف اندر (جسم) کو روشنی بخشتا ہے۔ اور خورشید کی شعاع بیرونی (عالم) کو چمکاتی ہے۔ لیکن نور سخن (ایسی) شمع ہے۔ کہ بیرون و درون دونو کو روشن کرتی ہے۔ کیونکہ اُس کی شعاعیں ابد تک روشن رہتی ہیں۔ اور کبھی مدہم نہیں ہوتیں۔ اور ہمیشہ کی زندگی سخن (ہی) ہے۔ کیونکہ سخنور کو بھی حیات جاوید دیتا ہے۔ اور اُس شخص کو بھی جسکا ذکر سخن میں کیا جائے (سخن) زندہ جاوید رکھتا ہے۔

نظم۔ شاعر طوسی کے سخن کیوجہ سے دنیا میں کاؤس و تہمتن کے کارناموں کی توقیر باقی ہے۔ انوری کے کلام کی خوبی یہ ہے کہ اُسنے اس وقت تک شاہ ابوالحسن کی بخششوں کا ذکر باقی رکھا ہے

Marfat.com

اور چونکہ نبی نوع انسان اور مرتبہ والے اہل ہمت لوگوں کے گروہ کو ہمیشہ (اپنے) ذکر جمیل کی زندگی اور بقا کا فکر رہا ہے۔ عزت اور شان والے خدائے بزرگ سے عاجزی کے ساتھ یہ عطیہ (اپنا ذکر جمیل) مانگتے رہے ہیں۔ اور جو کچھ کہ قرآن پاک میں خلیل کے متعلق ذکر آیا ہے۔ (یہ دعا کی ہے) کہ میری زبان کو بعد میں آنے والے لوگوں کے نزدیک سچائی عطا کر اور بنی آدم کی مکرم جماعت میں سے انبیاء علیہم السلام اور سلاطین خداوند تعالے کی طرف سے معزز اور موقر (وقار بخشے ہوئے) لوگ ہیں۔ اور انہی دونو سردار گروہوں کا بڑا حصہ اور بڑا حق ہے اور عوام الناس میں انہی دونو عالی مرتبہ گروہوں کو پوری فوقیت اور قدرت حاصل ہے۔ اور سب چیزوں میں انہی کا تعلق عمومی ہے۔ کیونکہ انبیاء عالم ملک و ملکوت کی خبر دیتے ہیں۔ اور خالق کی عبادت کے ذریعہ سے خلائق کے سر پر نیکی کا تاج رکھتے ہیں۔ (خلائق کو خالق کی عبادت کرنا سکھاتے ہیں) اور سلاطین اپنی عمدہ رائے اور ملکوں کو فتح کرنی والی تیغ کی روشنی سے ظلم کا اندھیرا دور کرتے ہیں اور وہ مہربانی کا پانی جو کہ انبیاء ہدایت کے چشمے سے نکالتے ہیں (سلاطین) اُس کو عدالت کی نہریں جاری کرتے ہیں

قطعہ :- یہ خیال نہ کر کہ رسولوں کی شریعت کی شمعوں کے نور کے بغیر کوئی اپنی عقل سے
نجات کا راستہ حاصل کر سکتا ہے۔ (اور) اگر سلطان کا خوف ملک کی حمایت نہ کرے
تو اس دنیا میں کہیں امن و امان کا نشان باقی نہ رہے۔

لاجرم (اسلئے) میدان کلام کے سبقت لے جانے والے اور چرخ کہن کے بھیدوں کے پرکھنے والے ان دونو نامور گروہوں کے حالات اور واقعات کو احاطۂ تحریر میں لاتے رہے ہیں اور اُن کے اقبال کی تشریحات اور ان کے افعال کے واقعات کے اظہار سے اہل جہان کے حالات و واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اہل دنیا کو اُن سے فائدے اور منفعتیں پہنچتی ہیں۔ اور یہ صناعت فنی کہلاتی اور (اس نے) علم تاریخ کے (نام سے) شہرت پائی۔ اور علم کے لوگوں نے اس فن میں ہر ایک زبان اور ہر ایک زمانے میں نظم و نثر میں تالیفات و تصنیفات کی ہیں۔ خداوند تعالے اُن کو اچھی جزا دیوے۔ اور چونکہ یہ فقیر عرصے سے والد مرحوم کی پیروی کرتے ہوئے حضرت خاقان سعید حامی سلطنت و خلافت و دنیا و دین میرزا شاہرخ بادشاہ کے مبارک دربار میں ملازم تھا۔ اور روشنی بخشنے والے آفتاب کے عکس میں ذرہ کی مانند گردش کرتا تھا۔ (اسلئے مولف نے) چاہا کہ کتاب مطلع سعدین

Marfat.com

دفتر جہانگیری کے دوسرے نصف حصے میں حضرت مرحوم مغفور اور ان کی بزرگ اولاد اور سلطنت سے تعلق رکھنے والے اقربا اور تمام حاکموں اور ولایتوں کے حالات بیان کرے اور اس پسندیدہ قول کے بموجب کہ بخشش کرنے والے کا شکر ادا کرنا واجب ہے بڑے لطف و کرم اور بخششوں کا کچھ شکریہ ادا کروں گا اور اگر توفیق نیک نے حمایت کی تو ایران و توران بلکہ بیشتر دنیا کے اس مبارک زمانے تک کے حالات بیان کئے جائیں گے .
[illegible] سلسلہ وار واقعات کی ترتیب اور تہذیب میں مشغول ہوئی اور ٹوٹے ہوئے دل کے [illegible] واقعات کو جمع کرنے میں بھڑکنے والی طبیعت کی آگ کو باوجود ٹھنڈا ہو جانے کے روشن کیا۔ اگرچہ بلندی ہمت اور تیزی طبیعت کے لئے موزوں اور مناسب یہ تھا کہ علوم کی حقیقتوں اور معقول کی دقیق باتوں اور اظہار مطالب اور بھیدوں کے کھولنے اور انوار علوم سے آگاہ کرنے میں کوشش کرے اور میدان امتحان کو یقین کے شہسواروں کے ساتھ طے کرے لیکن چونکہ بادشاہ [illegible] پیچھے (ساقط) ہے اور یہ بیچارا نہیں چھوٹ سکتا (مطلب یہ کہ بادشاہ کی طرح لکھنا ہی میرا مدعا ہے) اور جب مشکین خال ہرن جیسا قلم اس کی تحریر میں خوشبو پھیلانے لگا اور عنبر جیسی خوشبو والا قلم اس آرزو کے پورا کرنے میں مصروف ہوا تو زبان اس طرح کھلی اور دل کا بھید اس طرح ظاہر کیا کہ حضرت خضر کی طرح چشمہ شیریں سے یعنی دوات کی تاریکی سے آب حیات (سیاہی) اٹھائے۔ اور اصلی واقعات کو بینا دلوں کی نظر کے سامنے نہایت سادہ لباس میں ظاہر کرے۔ تاکہ اصلی گفتگو کا میٹھا پانی اور تصنع و بلیغ عبارت کا خیال تشبیہات عجیب و استعارات غریب کے عیب سے گدلا اور خراب نہ ہو جائے .

اگرچہ یہی چاہیے کہ طبیعت کا سخن ساز بلبل انشا پردازی کی خواہش میں پرواز کرے اور کبھی کبھی داستان سرائی کے باغ اور سخن آرائی کی انجمن میں داستانیں بیان کرے اور نغمے گائے .

اور چونکہ واقعات کے اذکار اور حکایات کے بیان میں شاہزادگان بزرگ یعنی حضرت صاحبقران کے خاندان کے نام ایک ایک کر کے ذکر کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر ہر مرتبہ اسمائے مبارک لکھے جائیں گے تو انتہا طوالت کلام کا سبب ہوگا (داستانے) خامۂ گوہر نگار سے یہ قرار ہے کہ [illegible] نام امیر بزرگ تیمور ع (تائید یافتہ و جہانگیر) کے نام کی بجائے جیسا

Marfat.com

کہ دفتر اوّل میں لکھا گیا (صرف) حضرت صاحبقران لکھا جاتے۔ اور پادشاہ عالی مرتبہ یعنی شاہ رُخ پادشاہ دین پرور کے نام کی بجائے حضرت خاقان سعید لکھے۔ اور جس وقت پادشاہ سعید شہید حضرت ابوسعید کا نام لکھنا چاہیئے۔ تو اس کے بجائے حضرت خلافت پناہی لکھے۔ اگرچہ بہت دفعہ ایسا بھی ہوگا۔ کہ ان بادشاہوں کے اسمائے گرامی وضاحت کے ساتھ لکھے جائیں گے۔ اور باقی شاہزادگان کے بزرگ نام بھی جو سلطنت کے آسمان کے چاند سورج میں اُن کے مشہور ناموں کے ساتھ لکھے جائیں گے۔

شعر۔ قلم نے سخن کی لڑی میں نظم کے موتی اس طرح پروئے۔ تاکہ عقل کی آنکھ گوہر معنی کی چمک کو (اچھی طرح) دیکھ لیوے۔

خداوند بزرگ سے اُمید ہے کہ جب تک معانی کے حروف اور نشانات یعنی اخبار و آثار کے رخسار پر ایک تحریر بھی (باقی) رہے۔ اس کتاب کی روشن زلفیں زمانے کے عرض و طول میں شعاعِ آفتاب کی طرح روشنی بخشتی رہے۔ اور اس کی جہان کو روشن کرنے والی شکل روز (روشن) کی روشنی کی اطراف عالم پر چمکائے۔ اور ہمت کی بلندی کے بموجب مقاصد کے جواہر حاصل ہوویں۔ اور جب [illegible] آفتاب زمانے کے چہرے پر چمکے۔

شعر۔ اُس کے نور کی روشنی زمانے پر چمک رہی ہے۔ اور روشن دن زمانے میں ظاہر ہو رہا ہے (ع) خدا کرے دنیا پر مقبول خاص و عام ہو وے۔

حضرت خاقان سعید میرزا شاہرخ بہادر [illegible] کے دنیا و دین کے تخت سلطنت پر جلوس فرمانے کا ذکر

فرہنگ: تمشیت:- جاری کرنا۔ مصطفلہ:- [illegible]
فرقدان:- قطبین کے دو ستارے۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ ذات پاک جس نے تم کو زمین پر خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کے مراتب بعض پر بلند کئے۔

Marfat.com

خداوند تعالیٰ کی خلافت اور بادشاہت کا سزاوار اور نیکی کی فتحمندی اور سلطنت کے تخت کے قابل ہے۔ کیونکہ اُس کی بلند ہمت کو مستحکم دین کی تقویت منظور ہے۔ اور اُس کی روشن ضمیر ... کے سردار) کے احکام شرع کا جاری کرنا ہے۔ اُس کی رخ ظفر پیکر کو مقتدر تائید الٰہی جیسی روشنی حاصل ہے۔ اور اُس کی ... والی رائے کے جہاں نما پیالے میں بھلا چاہنے کی تصویر کے سوا اور کوئی تصویر نظر نہیں آتی۔ اور اُس کے خلافت و سرداری کے روشن تاج کے لئے زیبا ہے کہ اُس کے روشن جواہر کی چمک دنیا کو چمکانے والے آفتاب کی روشنی کی برابری کرے۔ اُسکی تیغ آبدار کا پانی انصاف کے باغ کے رخسار کا سرخ رکھتا ہے۔ اور اُس کے جوشن کے ... والے پیکان کا غنچہ ہر خستہ دل کے زخمی سینے سے ظلم کا کانٹا باہر نکالتا ہے۔ جب اُس کی اُمید ... کا درخت اقبال کے چمن میں بڑھتا ہے تو آفتاب مصائب کے جلے ہوؤں کے سروں پر مہربانی کا سایہ ڈالتا ہے۔ اور اُسکی اُمید کا پودا جب مُراد کا غنچہ لاتا ہے تو ... کی جان پرور نسیم سے ایام کے دماغ کو معطر کرتی ہے۔ اور اُس کی تمام کوشش خیرات سے فائدہ پہنچانے اور نیک کاموں کے پھیلانے میں ہوتی ہے۔ اور سادات و علماء کی عزت کرنے اور بزرگوں اور صالحوں کی تعظیم کرنے میں اپنا پورا اخلاق ظاہر کرتا ہے اور تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور اس کا احسان ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کی عنایت نے بمقتضا ... اور جسے اللہ چاہتا ہے بادشاہی عطا کرتا ہے۔" نیکی کے دروازے اہل سلطنت (شاہرخ میرزا) پر کھول دیئے۔ اور خداوند تعالیٰ نے ... ارادے نے بموجب "اور اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے" ممالک ایران و توران کی باگ فتحمندی کے اقتدار کے قبضہ میں دے دی کہ بادشاہی کے تاج کے استحقاق کے لئے اُس کا گواہ عدل ہے۔ اور سلطنت کے تخت کی قابلیت کے لئے اُس کی بخشش دلیل اور حجت ہے۔ اس کے فضل کا آفتاب خشکی اور تری پر چمکتا رہتا ہے اور اُس کی بخشش کا بادل بحر و بر پر برستا رہتا ہے۔ جب تک تخت سلطنت بادشاہوں کے چہروں کی روشنی سے مزین ہوتا رہے۔ پادشاہی کے آسمان کی بلندی سے ایک آفتاب اس سعادت (شاہرخ میرزا) پر چمکتا رہے۔

نظم :- (وہ) خاقانِ اعظم کہ آسمان جس کی زمین کو ہر وقت چومتا رہتا ہے۔
اُس کے سر اد۔ اُس کی بزرگی پر فرقدان علم بلند رکھتے ہیں۔ جمشید و افریدوں

جیسا علم والا اور سکندر و دارا جیسی حشمت والا ممالک ایران و توران کا شرقاً غرباً مالک ہے۔ خورشید جیسے چہرے والا چاند جیسے رخسار والا خاقان عالم شاہرخ جیسا بزرگ بادشاہ اُس سے اُمیدیں وابستہ رکھتے ہیں۔

حضرت خاقان سعید سلطنت خلافت دنیا و دین کے مددگار شاہرخ بہادر نے جو کہ حضرت صاحبقران قطب الدولہ والدین امیر تیمور گورگانی کا سچا بیٹا اور اس عالم کو فتح کرنے والے شہنشاہ (تیمور) کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ دنیا کی سلطنت کے تخت کو اپنی مبارک صفات والی ذات کی شان و شوکت سے عزت بخشی۔ اور اپنے عدل کے آفتاب سے اہل دنیا کے سروں پر نیکی کا سایہ ڈالا۔ اور آنحضرت (شاہرخ میرزا) نے سلطنت کے اکابر امراء کو بادشاہانہ مہربانیوں اور خسروانہ بخششوں سے سرفراز فرمایا۔ اور بعد مہربانیوں سے سب کی دلجوئی کی۔ اور دانا لوگوں کو مبارک احکام دیکر خشک و تر ممالک کے اطراف میں بھیجدیے۔ اور ولایتوں کے حاکم جہان کو مطیع کرنے والے احکام کی پابندی میں اطاعت کی شرائط بجا لائے۔ اور دربار جہاں پناہ کی طرف روانہ ہو کر خادموں کی لڑی میں پروئے گئے (خدمت کی عزت حاصل کی) اور زمانے کے سرداروں کی گردنیں اور زمانے کے سرفرازوں کے سر اطاعت کے طوق اور بندگی کے حلقے میں قید ہوئے۔ اور درگاہ مبارک کی خاک ایران توران کے سرداروں کی بوسہ گاہ بنی۔ اور بارگاہ ہمایوں کا فرش عراق و خراسان کے حاکموں کی سجدہ گاہ ہوئی۔ اور ملک خراسان سیستان تک اور مازندران آمویہ ندی تک جیسا کہ حضرت صاحبقران کے زمانے میں تھا۔ نواب تخت مند (شاہرخ) کے قبضہ اقتدار میں آگیا اور خطبے اور سکے نے آپ کے نام اور القاب سے عزت حاصل کی۔ اور اہل دنیا کے وعدے پورے ہو گئے اور اہل دنیا کی اُمیدیں نیست و نابود ہو آئیں۔

بیت :- وہ وعدہ جو کہ اقبال دیتا تھا پورا ہوا اور وہ کام جو زمانہ چاہتا تھا پورا ہوا۔

اور یہ جلوس مبارک ماہ مبارک رمضان میں دارالخلافہ ہرات میں خیر و عافیت سے منعقد ہوا۔ اور اہل دنیا نے اس جلوس کی بشارت سے خوشنودی حاصل کی۔ خاص کر ولایت خراسان کے باشندوں نے اس سلطنت کے قیام اور ہمیشگی کے استحکام کے لیے عاجزی سے دعائیں مانگیں۔ اور دنیا نے امن و امان کے گوشے میں پناہ لی۔

Marfat.com

ترجمہ۔ فرشتے اس کی دعا کا وظیفہ دلمیں پڑھتے ہیں۔ جہاں اس کی جہان کو جلانے والی تیغ کو دشمنوں کے سر دل پر رکھتا ہے۔ مقرب فرشتے اس کی راہ و رسم اور اس کے مرتبہ سے خوش ہیں۔ اور ہمیشہ اس کی سلطنت کا بھلا چاہتے ہوئے مدد کرتے رہتے ہیں

حضرت خاقان سعید کے ماوراء النہر کی جانب تصرف پانے اور شہر ہرات کی مرمت فرمانے اور دیگر واقعات کا ذکر

فرہنگ: ارک۔ چھوٹا قلعہ۔ تفحص۔ تلاش کرنا۔ نص۔ حکم صریح۔
[illegible] دروازہ۔ مقاتلہ۔ لڑنا۔ قتال۔ مطاوع۔ اطاعت کیا ہوا۔
[illegible] جنہ۔ ڈھال۔ مقادیر۔ جمع مقدار۔
[illegible] بہ اتفاق و متفقہ۔ سامان۔ آقامہ۔ برادر بزرگ۔
[illegible] چلنے والا آدمی۔ مراعات۔ مطالب۔
[illegible] جس سے ترک لوگ گناہگاروں کو زدوکوب کرتے تھے۔
[illegible] مستقبل۔ قبول کرنے والا۔ دیار۔ ساکن۔
تومان۔ دس ہزار دینار یا دس ہزار سپاہی۔

ترجمہ۔ حضرت خاقان سعید (شاہرخ) سورج کی مانند اقلیم چہارم کی سلطنت کے آسمان پر [illegible] اور فتحمندی کے نشان والے جھنڈے ستاروں تک بلند ہوئے۔ اور شاہرخ کی [illegible] اثر والی طبیعت حکومت و سلطنت کے انتظامات کی طرف متوجہ ہوئی۔ [illegible] سلطنت کے موتی سعادت کی لڑی میں پروئے گئے۔ اس عرصے میں (شاہرخ کے) [illegible] مرزا خلیل سلطان نے دارالخلافہ سمرقند کو (اپنی) سلطنت کا دارالخلافہ بنا کر [illegible] ہوگیا۔ اور ملک کے خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ (شاہرخ میرزا کی) روشن [illegible] زیادہ روشن کرنے کے یہ مناسب سمجھا کہ بجنسہ اس کے کہ حضرت

Marfat.com

صاحبقران (تیمور) کے تختِ سلطنت کے قواعد میں کوئی خرابی واقع ہو دے حضرت خاقانی (شاہرخ میرزا) کی عنایت کا آفتاب اُس ملک پر چمک اُٹھے۔ بڑے بڑے امیروں مثلاً امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان و امیر علی کو کلتاش و امیر خواجہ راستی کو خراسان پر قبضہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اور آفتاب جیسی شان والے جھنڈے اور چاند جیسے جسم والے علم دارالخلافہ ہرات سے ماوراءالنہر کی طرف روانہ ہوئے۔ اور تقوز رباط سے امیر عبدالصمد ولد امیر سیف الدین کو لشکر کی حاضری کے لئے بادئیں روانہ فرمایا اور خضر خواجہ و شیخ حسن توچین کو سمرقند کی خبریں معلوم کرنے پر مقرر فرمایا۔ اور منزل درۂ فرنگی میں امیر سید خواجہ ماوراءالنہر کی طرف سے پہنچا۔ اور اُس ولایت کی خبریں سنائیں۔ اور آنحضرت (شاہرخ نے) ارکانِ دولت کو جمع کر کے بموجب نص "اور ان کے ساتھ امور میں مشورہ کر دیا کرو" اُن سے مشورہ لیا اور ہر ایک آدمی مہماتِ ملکی میں (اپنی) فراست اور دانائی کی خوبی کے بموجب ایسی بات جس میں ملک کی بہبودی تھی عرض کرتا تھا۔ آخر کار ملک کو سنوارنے والے (شاہرخ میرزا) کی رائے اس بات پر قرار پائی۔ کہ چونکہ ماوراءالنہر کے سفر میں مبارک جھنڈوں کے لئے شاید بہت فاصلہ ہو جائے۔ احتیاطاً شہر ہرات کی مرمت کرا دینا چاہیئے۔ اور اُس زمانے سے جب سے کہ حضرت صاحبقران نے ہرات کو فتح فرمایا تھا۔ (چونکہ عرصہ دراز ہو چکا تھا) دروازے گر کر اور دیواریں ٹوٹ کر شہر ویران ہو گیا تھا حکم عالی جاری ہوا کہ امیر جلال الدین فیروزشاہ قبۃ الاسلام ہرات کو جو کہ آج سلاطین کا پایۂ تخت اہلِ یقین کے آفتاب کا مطلع کعبہ حاجات اور قبلہ سمرات (بنا ہوا) ہے۔ آباد کرے

قطعہ:۔ اگر کوئی تجھ سے پوچھے کہ شہروں میں بہتر شہر کونسا ہے۔ تو اگر تو اُس کو صحیح جواب دینا چاہتا ہے۔ تو کہہ کہ ہرات ہے۔ اس دنیا کو دریا کی مانند سمجھ اور خراسان کو سیپی کی مانند (اور) اُس سیپی کے درمیان شہر ہرات ایک موتی کی مانند ہے۔

اور امیر فیروز شاہ ہرات آیا اور تھوڑی ہی مدت میں قلعے فصیل دروازوں اور (جائے) قتال کی اس طرح مرمت کرا دی کہ اُس سے زیادہ (بہتر) خیال میں نہیں آسکتی۔ اور اس کے برج بلند ہوئے اور اُس کی خندق کھودی گئی۔ اور باوجود اس کے کہ اُس شہر کی تعمیر میں چند بزرگ بادشاہ کوشش فرما چکے تھے۔ اور اُس کی تعمیر میں بہت سعی فرمائی تھی۔ چنانچہ یہ رباعی

Marfat.com

اس کی خبر دیتی ہے۔

رباعی: (۱) لہراسپ نے شہر ہرات کی بنیاد رکھی تھی۔ گشتاسپ نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا۔ اس کے بعد بہمن نے پھر تعمیر کرایا (پھر) اسکندر رومی نے اس کے ساتھ اضافات کیا (تعمیر کرایا)

لیکن حضرت جبکہ اب تعمیر کی گئی ہے پہلے بادشاہوں کی عمارت سے بہت زیادہ اور بہت اچھی ہے۔ اور امیر سید خواجہ جہاں کو مطیع کرنے والے حکم کے بموجب ولایت طوس و مشہد مقدس و نسا و ابیورد و نیشاپور و سبزوار کی طرف روانہ ہوا تاکہ ان علاقوں سے باخبر رہ کر ان شہروں کو آباد رکھے۔ اور رشت ہرخ (کہ مبارک دولت کی ورثا کے مرتبہ سے گزر) اپنے لشکر شیخ زادہ بایزید پہنچی۔ اور اس منزل میں امیر زادہ سلطان حسین جو کہ حضرت صاحبقرانی کے زمانے میں تاشکند کے گرد و نواح میں امیروں سے برگشتہ ہو گیا تھا (اور جسکی تفصیل جلد اول میں لکھی جا چکی ہے) ماوراء النہر کی طرف سے آیا۔ اور حضرت خاقان سعید نے اس پر مہربانی فرمائی۔ اسی عرصے میں ہنر خواجہ اور شیخ حسن قوچی جو کہ خبریں اپنے کے لئے سمرقند کی طرف گئے ہوئے تھے۔ واپس آ گئے۔ اور اس مظہر کرم نصیر الدنیا والدین (مہربانی کرنے والا سلطنت اور دین کا مددگار) کے جلوس کی تفصیل بیان کی۔ اور ان حضرت نے امیر حمزہ تنوتو کو ایلچی بنا کر میرزا خلیل سلطان کے پاس بھیجا۔ اور ہمدردانہ طریق پر پیغام دیا کہ پدر بزرگوار (خدا ان کی دلیل کو روشن کرے) جو کہ سب برداشت کرتے رہتے تھے۔ انتقال فرما گئے۔ اور تو اب میرے بھائی اور فرزند کی بجائے ہے اور مجھی جان اور آنکھوں کی بینائی سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اور خزانوں اور ملکوں اور لشکروں میں سے جس چیز کے لئے بھی تیری خواہش ہو تجھ سے دریغ نہ کرونگا لیکن عمر کا بڑا ہونا اور لشکروں کے مراتب اور ملازموں اور خادموں کی رعایتوں سے واقف ہونا روشن جڑ اور منضبط سی ہے۔ اگر بعض امیروں نے فاصلے کی دوری یا خوف کی وجہ سے ہماری غیبت میں فتنہ و فساد بپا کر دیا ہے تو اب مصلحت یہ ہے کہ تو (ان کے ساتھ) پوری دانائی سے پیش آئے تاکہ جو کچھ سامان ہو سکے اس پر اتفاق کر کے عمل کریں۔ اور فتحمندی کے جھنڈے اندخود سے گزر کر جیحوں کے کنارے پہنچے۔ اور بموجب حکم پل بنائے گئے۔ اور امیر شاہ ملک نے بخارا سے آکر سلطنت کے حلقہ چشمہ کے نور منبت الدین میرزا الغ بیگ گورگان اور

ملک کے باغ کی گلی غیاث الدین میرزا شاہزادوں کے حالات بیان کئے اور (بہ بیان شاہرخ میرزا کی) راحت اور شادمانی کا باعث ہوا اور میرزا خلیل کا ایلچی پہنچا اور اُس نے شاہزادہ کی طرف سے عرض کیا کہ میں آنحضرت کا بندہ خیر خواہ اور چھوٹا بھائی ہوں۔ اور خراسان کے باشندے اور قصبے یقینی طور پر آپ کی بندگی قبول کریں گے۔ اور حضور یہ ملک کسی بندے یا خادم کے سپرد فرمائیں گے۔ تو اس کام کے لئے مجھ سے زیادہ کوئی شخص زیادہ موزوں ہو سکتا ہے۔ اگر (میری) درخواست قبول فرمائی گئی اور مجھ سے پدرانہ سلوک کیا جائے۔ اور سلطنت اور اقبال کی واپسی (بخشش) فرمائیں۔ تو خزانہ اور مال پیش کروں۔ اور جو کچھ حکم (میرے لئے) نافذ فرمائیں۔ اس کی تعمیل کروں۔ حضرت خاقان سعید نے درخواست قبول فرما کر (ایلچی کو) واپس کیا۔ امیر شاہ ملک کو شاہزادوں کی طلبی کے لئے بخارا بھیج دیا۔ اور امیر زادہ سلطان حسین اندخود کے قریب بغیر کسی سبب کے لشکر مبارک سے بھاگ گیا۔ اور سمرقند سے خبر آئی۔ کہ میرزا سلطان سمرقند سے نکل کر آراستہ لشکر کے ساتھ کا عازم ہوا ہے۔ اور امیر جو کہ بخارا میں تھے۔ اس خبر کو سنکر امیر رستم طغای بوغا کی مخالفت کے سبب سے جو کہ وہاں کا داروغہ تھا۔ بخارا سے باہر نکل آئے۔ اور دونو شاہزادوں کے ساتھ دریا سے گزر کر (ارک لشکر) سے مل گئے۔ اور امیر شیخ نورالدین بھی (لشکر سے) مل گیا۔ اور امیر عبدالصمد بادغیس کے لشکروں کو لے آیا۔ اور سپاہ ظفر پناہ کے ساتھ مل گیا۔ اور حضرت خاقان سعید نے دو کو ہی آکر [illegible] امیر [illegible] میرزا خلیل سلطان سے علیحدہ ہو کر بلخ میں آگیا۔ آنحضرت نے امرا عظام امیر شیخ لقمان برلاس اور امیر چرکس اور امیر یوسف خواجہ کو اُس طرف بھیجدیا۔ اور امیر شاہ ملک نے جو کہ حکم کے بموجب اس سے پیشتر دریا کے کنارے پر قبضہ کرنے کیلئے گیا تھا۔ اس وقت اس کی عرضی مشتمل بریں مضمون پہنچی کہ میرزا امیرک احمد اور امیر شمس الدین عباس اور امیر ارغونشاہ سمرقند کی جانب سے آگئے ہیں۔ اگر آنحضرت کرم فرما کر امیر شیخ نورالدین کو بھیجدیں۔ تاکہ اُن سے بات چیت کرے۔ حضرت خاقان سعید نے حکم دیا کہ امیر شمس الدین اور امیر ارغونشاہ ہمارے سامنے آئیں۔ تاکہ شیخ نورالدین فرزند خلیل سلطان کے پاس چلا جائے۔ اور جو کچھ شرائط کریں۔ اُن کو پورا کیا جائے۔ اُس طرف سے اُمرا آگئے۔ اور امیر شیخ نورالدین روانہ ہو کر میرزا خلیل کی خدمت میں جا پہنچا۔ اور عرض کیا کہ امیر صاحبقران نے دنیا

Marfat.com

کے تخت کو رخصت کیا (انتقال فرمایا) اور بہت بڑا ملک اور بہت سے خزانے (پیچھے) چھوڑے۔ اب بیٹوں کو چاہیئے کہ وہ دستوں کی ہمدردی اور دشمنوں سے دشمنی میں بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی کی شرائط کا لحاظ رکھیں۔ اور بموجب آیۂ مبارکہ (جیساکہ خداوند تعالےٰ نے تیری طرف احسان کیا تو بھی کر) تمام کاموں میں عمل کریں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کرنے میں موافقت کے طریق کو جاری رکھیں۔ اور قطروں کی مانند ایک دوسرے کی پیروی کریں۔ اور اطاعت کا طریقہ اختیار کریں۔ اور اگر خدا کی پناہ شیطان کا بہکانا اثر کر جائے۔ کیونکہ انسان لازمی طور پر معصوم نہیں ہو سکتا تو آج کے دن تم پر کوئی سزا نہیں ہے یا حدیث رسول کے طریق پر عمل کیا جائے (یعنی ایک دوسرے کو معاف کر دیوے) تاکہ بزرگ طبیعت کے اوپر کوئی میل نہ آنے پائے۔ اور دشمنوں کے مقابلے کے موقع پر ایک نفس کی مانند متحد ہو جائیں۔ تاکہ ممالک میں کوئی خرابی واقع نہ ہووے۔ اور کسی شخص کے دل میں ناممکن کا خیالی نقش پذیر نہ ہوئے۔ اگر دونوں بھائی دوستی کا طریقہ اختیار کریں۔ اور ہمدردی کے طریق پر عمل کریں تو محبت کی لڑی مکمل ہو جائے اور دوستی کا مقصد پورا ہو جائے۔ چاہیئے کہ آپ (شاہرخ میرزا کو) ہمارے حضرت کو مرادوں کا قبلہ اور نمازوں کا کعبہ سمجھیں۔ تاکہ دوست خوش اور دشمن رنجیدہ ہوویں اور ملک قائم رہے اور سلطنت کو پائیداری حاصل ہوئے۔

اس عرصے میں امیر سلیمان شاہ جس کو حضرت صاحبقران نے شام و روم کی جنگ سے واپسی کے وقت ملک رے کے حدود میں چھوڑ کر رستمداد اور فیروزکوہ اس کے سپرد کیا تھا۔ اس نے (امیر سلیمان نے) آنحضرت (امیر تیمور) کے مرنے کی خوفناک خبر سنکر اور میرزا امیر انشاہ کے دبدبہ سے خوف کھا کر اپنی ولایت چھوڑ دی اور حضرت خاقان سعید (شاہرخ میرزا) کی خدمت میں جا پہنچا۔ اور (شاہرخ کی) انگلیاں (ہاتھ) چوم کر عزت حاصل کی۔ اور مرتبہ و افتخار حاصل کر کے امرا کبار سے بھی اعزاز میں امتیاز حاصل کیا۔ اور جب امیر پیر محمد شنکوم نے جو ولایت ساری کی سرداری کے عہدہ پر فائز تھا امیر سلیمان شاہ کے بھاگ جانے کی خبر سنی تو وہ بھی ساری کو چھوڑ کر ایک ہزار سواروں کے ساتھ دارالخلافہ ہرات میں آ گیا۔ اور ایک روز ٹھہر کر دوسرے روز لشکر مبارک (شاہرخ) کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور امیر سلیمان شاہ اور امیر جہاں ملک کی کوشش سے جو کہ پرانی دشمنی کی وجہ سے اس (پیر محمد) کی طرف سے دل میں کینہ رکھتے تھے۔ اور انہوں نے (شاہرخ میرزا سے) اس کی شکائتیں کی تھیں (اس لئے)

Marfat.com

پیر محمدؒ کو لکڑی سے زد و کوب کیا گیا۔ اور امیر شیخ نور الدین نے میرزا خلیل سلطان سے جانبین (شاہرخ و خلیل سلطان) کی محبت کے استحکام اور الفت کی مضبوطی کے سلسلے میں بہت کوشش کی۔ اور میرزا خلیل سلطان نے عہد کیا اور قبول کیا کہ جو کچھ حضرت خاقان سعید حکم دیگا۔ اُس پر پورے طور پر عمل کیا کرے گا۔ اور امیر شیخ نور الدین نے واپسی پر عرض کیا کہ ایسا طے پایا ہے کہ خانیکہ بیگم کو بعض خزانے دے کر میرزا پیر محمد بن جہانگیر کے پاس جانب بلخ بھیج دیویں۔ اور میرزا اُلغ بیگ گورگان اور میرزا ابراہیم سلطان شاہزادوں کے خاص خزانے بھی اسی طرح خزانچیوں اور اُن کے نوکروں کے ساتھ جو کہ سمرقند میں رہ گئے ہیں لشکر مبارک کی طرف بھیج دیں۔ اور دریائے جیحوں کے دوسری طرف کے ممالک میرزا خلیل سلطان کو دئے جائیں۔ حضرت خاقان سعید نے جو کچھ کہ امیر شیخ نور الدین نے مناسب تجویز کیا تھا منظور فرما لیا۔ اور امیر شیخ نور الدین اور امیر عبد الصمد و یکتو بخشی اور الہ داد خلنجی کو مقرر فرمایا کہ جیحوں سے گذر کر اور تمام کاموں کو سرانجام دیکر واپس آئیں۔ اور ابھی آنحضرت کو دار السلطنۃ ہرات کی واپسی کا ارادہ مصمم ہو گیا۔ اور امیر سلیمان شاہ نے عرض کیا کہ اس کے لشکر راہ دور سے یہاں قریب ہی آپہنچے ہیں۔ اور اُن کے گھوڑے دبلے ہو گئے ہیں اگر حکم ہووے تو چند روز اندخود اور شبرغان کے گرد و نواح میں قیام کر لیویں۔ حضرت خاقان سعید نے یہ درخواست منظور کی اور حکم دیا کہ جب شاہ امیر جو کہ دریا کے اس پار ہو گئے ہیں واپس آئیں تو سب ملکر عالم پناہ (شاہرخ میرزا) کے دربار کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اور اس سے پیشتر نوکر امیر سعید خواجہ نے خراسان کی سرحد سے آکر عرض کیا تھا کہ خواجہ سلطان علی سبزواری نے اطاعت کے راستے سے منہ پھیر کر سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ بغاوت اور سرکشی کا اظہار کیا ہے۔ اور اسی زمانے میں امیر مضراب ہرات کی جانب سے آیا۔ حکم مبارک ہوا کہ وہ (امیر مضراب) امیر سعید خواجہ کی مدد کے لئے سبزوار جائے اور اُس علاقے میں کسی آدمی کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ اور فتحمندی کے نشانات والے جھنڈے (شاہرخ کے جھنڈے) مبارک دن اور مبارک گھڑی میں ہرات کی جانب واپس روانہ ہوئے اور چھبیسویں ذیقعدہ کو (ہرات میں) فروکش ہوئے۔

Marfat.com

خواجہ سلطان علی سبزواری کے باغی ہونے کا ذکر

فرہنگ، فروردین:- ماہ بیساکھ۔ منقلا:- تیز رفتار منقلا ہراول فوج۔
تعبیہ دہم:- مرہم پٹی کرنا۔ مشبک:- سوراخ دار۔ یلغار کردن:- حملہ کرنا۔
پاس داشتن:- پہرہ مقرر کرنا۔

ترجمہ:- جس وقت امیر سید قلعہ طوس کی تعمیر میں مشغول تھا۔ خبر پہنچی کہ خواجہ علی پسر خواجہ مسعود سبزواری نے حضرت صاحبقران کی نعمتوں کے حقوق کو بھلا کر سرداروں کی ایک جماعت کے ساتھ تھوڑے سے کمینوں کی مدد سے ولایت کے اطراف پر ناجائز قبضہ کا ہاتھ دراز کر کے (اس کو) اپنا موروثی اور ذاتی ملک خیال کر رہا ہے۔ امیر سید خواجہ علی فوراً اپنی سپاہ لیکر جو کہ اس وقت رکھتا تھا روانہ ہو گیا۔ اور ماہ ذیقعدہ میں جبکہ موسم بہار تھا۔ اور سبزہ اور پھولوں کی پیدائش ماہ فروردین کی برکت سے ہو رہی تھی۔ رادکان کے چراگاہ میں اترا۔ اور تیز رفتار قاصد قہستان، طوس، مشہد مقدس، دراہور، وو نسا دہاند کی طرف لشکروں کی حاضری (اکٹھا ہونے) کے لئے دوڑا دئے۔ اور امیر مضراب (بھی) پہنچ گیا۔ اور دونو امیروں نے مل کر چھ سو نامی سوار بطور ہراول سپاہ کے سبزوار کی طرف بھیجدے۔ اور خواجہ علی نے یہ خبر سنکر دو سو مسلح سوار ترکوں کے مقابلہ کے لئے بھیجدئے۔ اور بحرآباد کے نواح میں دونو فریق اکٹھے ہو گئے۔ ترک چھ گروہ تھے اور سبزواری (صرف) ایک گروہ۔ (سبزواریوں نے) ترکوں کے قلب لشکر پر حملہ کیا۔ لڑائی کی آگ بھڑکی اور جنگ وجدال کی آگ میں شعلے بھڑکنے لگے۔ سبزواری آزمودہ کار اور تجربہ کار سپاہی تھے۔ انہوں نے اکثر ترکوں کو قتل کیا اور بموجب آیہ مبارکہ "اور خداوند تعالٰے کے حکم سے بہت سی تھوڑی سی جماعتیں بہت سی بڑی جماعتوں پر غالب آتی ہیں" کا اظہار ہوا۔

بیت:- بلند آسمان یکساں گردش نہیں کرتا۔ کبھی خوش کرتا ہے اور کبھی رنجیدہ

جب امیر سید نو یہ کو خبر ہوئی انتقام کے لئے تیار ہو کر فوراً چل پڑا۔ اور بہت جلد دھاوا کر کے معدودہ ہزار سواروں کے اس مقام پر پہنچ گیا۔ لڑائی کے میدان میں بے سرتن دیکھے اور ان مقتولوں میں سے (سبزواریوں میں سے) کسی کو نہ پایا۔ اور وہاں سے جاجرم

Marfat.com

چلا گیا یہاں پر کہ) ناعاقبت اندیش لوگوں کا ایک گروہ لوٹنے کے لیئے سامنے آیا۔ اور سپاہی زخمی ہوئے امیر سید خواجہ کو (بھی) دو زخم لگے۔ لیکن (اُسنے) ظاہر نہیں کیا۔ اور باوجودیکہ روز مرہم پٹی کرتے تھے۔ نزدیکی لوگوں میں سے بھی کسی کو خبر نہ ہوئی۔ اور دو تین روز تک اُس قلعے میں نقب لگاتے رہے (یہاں تک کہ) بھڑوں کے چھتے کی مانند سوراخ دار بنایا۔ اور اُس کے در و دیوار گرا کر کثرت سے قتل و غارت کیا۔ اور وہاں سے فریومد کو روانہ ہوا۔ اور وہاں کے لوگوں نے بھی قلعہ میں پناہ لیکر سخت جنگ کی۔ امیر سید خواجہ نے حکم دیا کہ اُن کے باغات اور درختوں کو اُکھاڑ دیویں۔ فریومد کے لوگوں نے سادات اور علما کو اپنا سفارشی بنایا۔ امیر سید خواجہ اُن کے قصور سے درگذرا۔ اور تحائف پر قناعت کر کے مزینان کی طرف روانہ ہوا۔ اور اُن کے قلعہ کو فتح کر کے سبزوار کا ارادہ کیا اور سبزوار کے باہر حکم دیا کہ لشکر کو صف آرا کر کے ہر روز صبح سے شام تک نقارۂ جنگ بجاتے رہیں۔ اور رات کو پہرہ رکھیں۔ دس روز اسی طرح گذر گئے۔ ناگاہ خبر آئی کہ پیرک بادشاہ ولائیت مازندران سے جوجین میں آگیا۔ امیر سید خواجہ سبزوار کو چھوڑ کر پیرک بادشاہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور خواجہ سلطان علی بھی سبزوار سے باہر آکر پیرک سے مل گیا۔ اور طرفین سے فوجیں آراستہ ہوئیں۔ امیر سید خواجہ قلب میں۔ اور مظفر اسب میمنہ میں اور یوز لوقا و شیخ سلطان وابا کز میسرہ میں۔ اور (اُس طرف) پیرک بادشاہ قلب میں خواجہ سلطان علی میمنہ میں اور مازندرانیوں کا گروہ میسرہ پر قائم ہو گئے۔ اور دونوں جانب سے جنگ کے لیئے بڑھے۔ پیرک بادشاہ کے میمنہ نے خواجہ سلطان کی مدد سے امیر سید خواجہ کے میسرہ کو اُکھاڑ دیا۔ اور امیر سید خواجہ کے میمنہ نے امیر مظفر اسب کا بہادری کی مدد سے (ایسا تجھ بیکوار الٹی کے زور کہا جا سکتا ہے کہ زمین آسمان کو زیر کر دیوے) پیرک بادشاہ کے میسرہ کو اُکھاڑ دیا اور پیچھے سے اُسکے قلب میں در آیا۔ پیر بادشاہ نے جو کہ مردانگی کی ڈینگ مارتا تھا لڑائی کے میدان سے منہ پھیرا۔

بیت۔ اُس نیک بات کہنے والے بہادر نے کیا کہا کر بد دلی سے بادشاہی مت کر۔

خواجہ سلطان علی نے جب پیرک بادشاہ کے بھاگنے کی خبر سنی (وہ بھی) بھاگنے والوں کے پیچھے بھاگ گیا۔ اور فتحمند لشکر کے ہاتھ مال غنیمت لگا۔ امیر سید خواجہ نے دو روز اُن کے پیچھے تعاقب کیا۔ اور بہت سوں کو قتل کیا۔ اور سبزوار کی طرف واپس آیا۔

Marfat.com

میرزا امیرانشاہ گورگان اور اسکے بیٹوں امیرزادہ ابابکر و میرزا عمر کے حالات کا ذکر

تشریح مشکل الفاظ و جملات

صاحبقران۔ وہ شخص جس کی پیدائش زحل اور مشتری یا زہرہ اور مشتری سیاروں کے ایک ہی برج میں ہونے کے وقت میں ہو۔ ایسا شخص ضرور بادشاہ بنتا ہے امیر بھی صاحبقران کہلاتا ہے۔

یرلیغ ۔ فرمان شاہی، چانفی۔

قشلاق ۔ وہ گرم مقام جہاں اُمراء و بادشاہ موسم سرما میں قیام رکھتے ہیں۔

ییلاق ۔ وہ سرد مقام جہاں امراء و بادشاہ موسم گرما بسر کرتے ہیں۔

شادروان ۔ خیمے

صاعقہ ۔ گرنے والی بجلی۔

یورت ۔ منزل مقام ۔ جگہ

تواچی ۔ تو کا لفظ مراد نفر سے ہے ۔ اسلئے کہ تواچی جیسے نو کی تعداد میں پیش کئے جاتے تھے۔

ترجمہ ۔ حضرت صاحبقران (تیمور بادشاہ) نے روم اور شام سے واپسی کے وقت عراق عرب آذربائیجان اران موغان گرجستان اور شروان کو میرزا امیرانشاہ اور اس کے بیٹوں میرزا ابابکر و میرزا عمر کو عطا فرما دیا تھا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا اور جلد اوّل میں اس امر پہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ میرزا عمر اگرچہ بہت کم سن تھا۔ (لیکن) فرمان شاہی میں یہ لکھ دیا گیا تھا کہ چانفی اور جملہ دیگر امور میں اُس کے سامنے پیش ہوویں اور اس کی بہتر رائے سے باہر نہ جائیں۔ اور وہ (میرزا عمر) حکم شاہی کی رُو سے اپنے آپ کو اپنے بھائی اور اپنے باپ سے برتر سمجھتا تھا۔ اور وہ موسم سرما قراباغ کے گرم مقام میں بسر کرنے کے بعد موسم بہار میں ییلاق کے سرد مقام پر چلا گیا۔ اور وہاں امیر شیخ ابراہیم شروانی اور دیگر امراء حضور میں تحفے تواچی پیش کرتے تھے۔ میرزا ابابکر نے باوجود بڑا ہونے کے حضرت صاحبقرانی

Marfat.com

کے حکم کے بموجب باپ کو بکر کے علاقے میں چھوڑا اور اپنی والدہ خانیکہ کے ساتھ میرزا عمر
کے سامنے حاضر ہوا اور آداب تعظیم اور نذرانہ کی رسمیں بجا لایا۔ اور اجازت حاصل کر کے بکر
کے علاقے میں چلا گیا۔ اسی طرح شیخ ابراہیم اور دیگر امرا نے بھی اجازت حاصل کی اور میرزا
عمر امیر جہاں شاہ جاکو کو جو کہ ملازم تھا گوچہ تنگیز کے راستے سے قراباغ بھیج کر خود
دارالخلافہ تبریز کی طرف روانہ ہوا۔ نخچوان کے لوگوں نے مفسدوں کے ایک گروہ [illegible] قلعہ
آلنجق میں پناہ گزیں ہو کر لوٹ مار کر رکھی تھی۔ شکایت کی اور حضرت صاحبقران نے [illegible] میرزا
عمر کو علاقہ آذربائیجان عطا کرنے کے وقت فرمایا تھا کہ قلعہ آلنجق کو تباہ کر دینا چنانچہ میرزا
عمر نے امیر جہانشاہ کو بھیجا کہ قلعہ مذکور کو تباہ کر دے اور خود دارا قرہ کی حدود میں شکار
کرتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ دہم ماہ ربیع الآخر بروز جمعہ قازان میں مقام کیا۔ تبریز
کے قاضیوں نے استقبال کیا اور (میرزا عمر نے) ان سب کو اعلیٰ امتیازات اور انعامات
عطا کیے اور چند روز تبریز میں قیام کر کے فصل خزاں کے آغاز میں [illegible] کے راستے
سے قراباغ کے علاقے کے گرم مقام کی طرف روانہ ہو گیا اور ماہ رجب کے وسط میں باوجودیکہ ابھی
خریف کا آغاز تھا تین روز تک اس قدر برف اور بارش پڑی اور [illegible] ظاہر
ہو گیا اور بائیس جمادی الاول کو قراباغ میں وہ عمران کے مقام پر [illegible]
اور امیر شیخ ابراہیم نے شروان سے آکر چند تحفے [illegible]
نذرانہ کے طور پر (میرزا عمر) کے سامنے پیش کیے اور اجازت حاصل کر کے [illegible]
واپس چلا گیا۔ اور میرزا عمر نے وہ موسم سرما آرام سے بسر کیا۔ [illegible]
حضرت صاحبقران نے جہان فانی سے رحلت فرمائی۔

امیر جہانشاہ جاکو کی بغاوت اور اس کے [illegible]

فرہنگ: ایناق - مصاحب   جبہ - زرہ بکتر
پائے ثبات افشردن - پائے استقلال جمانا۔ [illegible]
[illegible] کردن - بہلانا / کمانا۔   طوی - شادی [illegible]

Marfat.com

اُغرق قول :- چنداول فوج۔ قلب کی فوج۔ اُغرق :- کیمپ،
انقیاد :- وفاداری۔ متابعت۔ قروق سلطانیہ۔ بادشاہ کے قیام کا خاص مقام۔
احشام :- خدمتگار لشکر وغیرہ۔

ترجمہ :- جب واقعہ کی خبر تحقیق ہو گئی تو مفسدوں کے ایک گروہ نے امیر جہانشاہ کو اس بات پہ اکسایا کہ چند معتبر ملازم میرزا عمر کو درمیان میں سے ہٹا دیویں (قتل کر دیویں) تاکہ ہمیں کلی اختیارات حاصل ہو جائیں۔ اور امیر جہانشاہ جو کہ بہت سے دن ہمیشہ شراب پینے میں گنواتا تھا۔ اور اس کی ہشیاری بھی عین مستی (کے مانند) ہوتی تھی۔ مفسدوں کی باتوں پہ فریفتہ ہو گیا (اور) بائیسویں رمضان کی صبح کو (میرزا عمر کے) دربار کی طرف روانہ ہو گیا اور مولانا قطب الدین اوبہی وزیر سلطنت اور امیر داراب قوچتی اور شیخ محمد قواچی اور عبدالخالق پسر تیمور سکورچی کو قتل کر کے (میرزا عمر کے) محلسرائے کی طرف رُخ کیا۔ میرزا عمر نے حوصلہ قائم رکھ کے پائے استقلال کو جمایا اور مصاحبوں اور غلاموں کو زرہ بکتر پہنا کر (مقابلے کیلئے) تیار ہو گئے۔ اور کمک ہر گھڑی زیادہ ہوتی جاتی تھی (چنانچہ) جہانشاہ بھاگ گیا۔ اور دندیہ ذیل اُمرا عمر تابال اور بابا حاجی اور اُسکا بھائی (یعنی) شیخ محمد قواچی مقتول کے بیٹے اور امیر عبدالرزاق اور حسین تیمور نقیب اور عاشق۔ جہانشاہ یا غی کے تعاقب میں گئے اور نماز عصر (کے وقت) اس کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک گروہ نے بابا حاجی پسر شیخ محمد مقتول کو بہکا کر اس کے باپ کے خون کے (بدلے) قصاص میں قتل کرا دیا۔ (اور) امیرزادہ عمر نے خبر سنکر تنبیہ کی۔ لیکن (اب) کیا ہو سکتا تھا۔ اور لڑکوں کے خیال کے برخلاف اُسکے (شیخ محمد کے) بیٹوں پہ مہربانی فرمائی۔ اور میرزا عمر نے گرم مقام سے کوچ کیا۔ اور دریائے ارس سے گذر کر عید رمضان کے روز نہر برلاس کے کنارے قصبہ نعمت آباد میں مقام کیا۔ اور بڑا جشن منانے کے بعد وہاں سے اوجان آیا۔ اور (پھر) خبر آئی کہ میرزا ابابکر پوری طاقت اور لشکر اور خدمتگاروں کے ساتھ عراق سے چل کر پراق کے سامنے پہنچ گیا۔ اور امیر جہانشاہ کے قتل کی وجہ سے مخالفت پہ آمادہ ہے۔ میرزا عمر نے سینتالیس دستے فوج مکمل جن میں ہر ایک دستہ فوج پانسو سوار تھے۔ علاوہ بریں پانچ ہزار چنداول فوج تیار کی۔ اسی عرصے میں امیر حسین برلاس نے میرزا ابابکر کے پاس سے آکر بیان کیا۔ کہ وہ (ابابکر) پوری اطاعت گذاری میں آپ کا (پورا) مطیع ہے۔ میرزا عمر نے امیر حسین کو انعام و اکرام سے سرفراز کیا اور

60320

Marfat.com

حکم دیا کہ خیمہ نو پایہ (بلند خیمہ) جو کہ اس سے پیشتر تیار کیا گیا تھا۔ اوجان میں لگائیں۔ اور سلطانیہ کو روانہ ہوا اور روز بروز چاروں طرف سے اُمرا کی آمد کی وجہ سے بڑی کثرت اور بھیڑ ہو گئی۔ اور زنجانہ رود میں جو کہ عراقِ عجم کی سرحد ہے۔ میرزا امیرانشاہ اور میرزا ابابکر کی جانب سے امیر سونجک اور امیر دولت خواجہ اناق نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرزا ابابکر وفاداری اور متابعت پر (قائم) ہے۔ میرزا عمر نے بائیس شوال کو قروتی سلطانیہ میں قیام کر کے حکم دیا کہ خندق کھود دیں۔ میرزا ابابکر لشکر کو چھوڑ کر چند آدمیوں کے ساتھ سامنے آیا۔ میرزا عمر نے اُس کے گرفتار کرنے کے بارے میں مشورہ کیا۔ امیرزادہ عمر تابان اور بعض امیروں نے منع کیا (لیکن) اور تمام امیروں نے (میرزا عمر کی رائے سے) موافقت کی۔ میرزا ابابکر بے فکری سے لشکر میں داخل ہوا۔ (لیکن) آتے ہی گرفتار ہو گیا۔ اور اُس کے نوکروں کو قتل کر کے اس کو قلعہ سلطانیہ میں قید کر لیا گیا۔ اور حکم ہوا کہ امیر حسین برلاس اُس کی فوج اور مستورات اور نوکروں کو گوزل درہ سلطانیہ میں نظر بند رکھے۔ اور میرزا عمر ماہ ذیقعد کے شروع میں درگجیں اور ہمدان کی طرف جا کر آخر ذی الحجہ تک وہیں قیام پذیر رہا۔ اور (وہاں) ساوہ اور قم اور لرستان اور کردستان کے بڑے بڑے لوگ نذریں پیش کرتے تھے۔ اور عنایتوں اور مہربانیوں سے سرفراز ہوتے تھے۔ میرزا امیرانشاہ نے جب میرزا ابابکر کی گرفتاری کی خبر سنی۔ تو خوفزدہ ہو کر ما بالامان خراسان چلا گیا اور کابوشش کی حدود میں پہنچ کر چند روز وہاں قیام کیا۔ جبکہ امیر سید خواجہ سلطان علی کے مقابلے میں مصروف تھا۔

میرزا عمر شیخ کے بیٹوں میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر و میرزا بایقرا کا ذکر

فرہنگ، یاساق ۔ قانون آغا ۔ کلاں، بزرگ اناغ ۔ گلان ۔

رؤس ۔ جمع راس بمعنی سر اور اوپر ۔ امناء ۔ جمع امین ۔ انجو ۔ غلام ۔

ترجمہ :۔ جب صاحبقران کے واقعہ (مرگ) کی خبر مملکت فارس میں پہنچی میرزا پیر محمد

چونکہ مرزا عمر شیخ مرحوم کا سب سے بڑا فرزند تھا۔ دار الخلافہ شیراز پر غلبہ (قبضہ) رکھتا تھا۔ اور اس کا بھائی میرزا رستم اصفہان میں اور دوسرا بھائی میرزا اسکندر ہمدان میں تھا۔ میرزا پیر محمد نے ... میرزا شاہ سلطان ... ولد بابا تیمور ولد تیوقا اور نیک سیرت امیر جلال شاہ برلاس وغیرہ کی تاریخ کے بعد ہر ایک سے مشورہ چاہا۔ بعضوں نے کہا امیر محمد مظفر کی پیروی کرتے ہوئے مصر کے سلطان سے بھی خاص ... سے ملک کا فرمان حاصل کر کے مغل کا قانون بدل ڈالیں۔ بعض نے کہا میرزا عمر کی فرمانبرداری کریں۔ اور بعض لوگوں کی رائے تھی کہ میرزا امیر شاہ کو بادشاہ مان لیں۔ میرزا پیر محمد نے جو کہ اس زمانہ کا بہت بڑا عقلمند آدمی تھا۔ ان کی رائے کی خرابیاں ان پر ظاہر کیں۔ اور کہا کہ حضرت صاحبقران نے اپنی زندگی میں ہماری سلطنت کو حضرت خاقان سعید کے سپرد فرمایا تھا اور ہم کو اس کا ماتحت بنایا تھا۔ اور اس کی بندگی مرتبہ ہے۔ مناسب یہی ہے کہ اس کو بزرگ اور آقا جان کر سکے پر اس کا نام کندہ کرائیں اور اس کے نام کا خطبہ بھی پڑھوائیں اور چونکہ اس کی ذات مبارک میں سلامت روی ہے شاید انہی باتوں سے راضی ہو کر (ہمارے کام میں) اور مداخلت نہ کرے۔ سب امیروں اور ارکان دولت نے (پیر محمد کو) آفرین کہی اور اس کی رائے قبول کی اور ایک ایلچی مقرر کر کے ایک خط دیا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ اس بندہ کے لئے آپ کی درگاہ کی غلامی کتاب دل کا نقش اور نامہ جان کا عنوان ہے۔ جب تک زندگی کا ایک سانس بھی باقی ہے۔ یہ غلام آپ کی ... سر تو ... رہے گا۔ اور اطاعت اور فرمانبرداری کرتا رہے گا۔ اور عمر بھر حال کے ... شاہنامہ کے ایک شعر کو بدل کر اس طریق پر لکھ دیا تھا۔

ایا رستم ... اور ہم سب کے سب شاہ رخ کے غلام اور پرستش
کی ...

اور ... حضرت کے نام اور القاب کا سکہ اور خطبہ رائج کر کے منبروں کے بلند مقامات اور دیناروں کے چہروں کو شاہ رخ کے القاب سے آراستہ کرے گا۔ اور ... دل سے انتظار کرتا رہے گا۔ کہ خدا کے حکم سے حضرت کے دربار سے کیا حکم ہوتا ہے۔ تاکہ اس کی تعمیل ... کوشش کی جائے۔ جب قاصد پہنچا۔ اور خط پہنچایا تو خاقان سعید نے ایلچی کی بہت تعظیم و تکریم کی اور فرمایا کہ اس فرزند سے زیادہ ... کون ہوگا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس طرف کے کام سے دل بالکل مطمئن ہو گیا

Marfat.com

کیونکہ وہ (میرزا پیر محمد) اُن علاقوں کی بہبودی میں اسی طریقہ پر قائم رہے گا کہ (ہمارے) بزرگ دل کے اطمینان کا سبب ہوسکے گا۔ اور اگرچہ وہ نیک فرزند عدل و انصاف اور اچھی صفات سے ایسا آراستہ ہے کہ اُس کے لئے نصیحتوں اور وعظوں کی ضرورت نہیں لیکن چاہیئے کہ اُن علاقوں کی رعایا کو جو کہ اُس فرزند کی درگاہ سے منسلک ہیں الشفقة علی خلق اللہ (اللہ کی مخلوق پر مہربانی کرنا) کی حمائت کے تعویذ میں رکھتے ہوئے رعایا پر مہربانی کی بخشش کو خداوند تعالےٰ کی رضا مندی کا وسیلہ سمجھے۔ کیونکہ الخلق عیال اللہ فاحبّھم الیہ ابرّھم بعیالہٗ (مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس مخلوق کے ساتھ زیادہ الفت کرنے والا اپنے عیال کے ساتھ زیادہ نیکی کرنے والا ہوتا ہے) اور اپنے بزرگ مرحوم باپ کے نیک سلوک کو اُن ممالک میں نئے سرے سے رائج اور قائم کرے کہ الولد الحرّ یقتدی باباۤئہ الغرّ (آزاد خیال بیٹا اپنے باپ کی تقلید کرتا ہے) تاکہ اُس کی یادگار اوراق زمانہ پر اخیر تک رہے اور اُس کا اثر صفات روز و شب پر ہمیشہ ہمیشہ قائم رہے۔

اور کرمان سے امیر ایدکو برلاس کی طرف سے بھی ایک قاصد نے آکر یہی عرض کیا کہ ممالک کرمان میں بھی آنحضرت (خاقان سعید) کے نام کے خطبے سے منبر دل کو زینت دی گئی اور سکوں پر نام کھدوا دیا گیا۔ اور شاہ رُخ کے نام کے سکے لایا۔ حضرت خاقان سعید نے ایلچیوں کو انعام و اکرام دیکر رخصت کیا۔

اور جب ایلچی شیراز میں واپس آیا۔ اور (شاہ رُخ کی) مہربانی اور بخشش کا ذکر کیا۔ تو میرزا پیر محمد نے ملکی کاموں کے انتظام کے لئے قیام رکھا۔ اور محمد سربدار اور امیر تیمور ملک کو یزد کے مقدس شہر بھیجدیا۔ اور یزد کی داروغگی کے واسطے عبدالرحمٰن ایلچیکدائی اور داروغہ ابرقوہ سلطان محمود کو خلعتیں بھیجکر دارالخلافہ شیراز میں طلب کیا اور انہوں نے سمعاً و طاعتہً (سنا اور تسلیم کیا) لیکر دروازوں کی کنجیاں اور خزانوں اور دفتروں کا انتساب ایلچیوں کو دیدیا۔ اور بھاری تحفے تیار کرکے شیراز کو روانہ ہوئے۔ اور میرزا پیر محمد نے اُن پر بڑی عنائت فرما کر بڑے امیروں میں شامل کیا۔ اور حکم دیا کہ فارس داعراق کے تمام پرانے سپاہیوں کو خواہ وہ کسی پیشہ کے ہوں متفرق علاقوں سے جمع کرکے اُن کے نام دفتر میں لکھیں اور تنخواہ یاب کریں۔ اور اس سال کے اموال اور آمدنیوں کو پرانے اور نئے لشکر کے راشن پر خرچ کیا۔ اور نیک خصلت رکن الدین محمد کو عہدۂ وزارت عطا فرمایا

Marfat.com

مثلاً امیر (رکن الدین) نے حیثیت کے کافی و وافی وظیفے ادا کر کے ملک کے قانونِ مال کو
[illegible] ترتیب کیا۔ اور دیگر ولایتوں میں امین بھیجے۔ اور میرزا پیر محمد نے چند مرتبہ
اپنا نمائندہ ان کی جانب بھیجے اور (امیر ایدکو کو) اطاعت کے لئے دعوت دی۔ (لیکن) امیر ایدکو
نے ان باتوں کو [illegible] سمجھا ہی نہ تھا (یعنی کوئی پرواہ نہ کی) اور ایلچیوں کا آنا جانا
[illegible] تھا۔

اور میرزا رستم اصفہان کی جانب سے آیا تو میرزا پیر محمد نے اس پر نظرِ التفات کی
اور [illegible] ٹھہرایا [illegible] اور شفقت فرما کر رخصت کی اجازت دی۔ اور واقعاً
میرزا پیر محمد کو [illegible] کرم۔ رعایت عدل و رحم مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے
[illegible] (یعنی حفاظت) بدرجۂ اتم عطا ہوئی تھیں اور (میرزا پیر محمد نے)
[illegible] ایک سیر گھاس بھی (مفت) نہ لے سکے گا۔ اور علاقوں
[illegible] کے اخراجات محکمہ مال (سرکار کی طرف سے)
ادا کئے گئے۔

اس سال میں میرزا اسکندر نے ہمدان سے ایلچی بھیجا اور پیغام دیا کہ میرزا عمر نے
اپنا نائب امیر جہانشاہ کو قتل کر دیا اور اپنے باپ میرزا امیرانشاہ کو ملک سے محروم کر دیا۔
[illegible] اس کے اس طرف سے گزرنے سے کوئی خرابی واقع ہوئے
[illegible] فارس و عراق کے کوچ کا ارادہ کیا ہے۔ جیسا مناسب سمجھیں حکم
[illegible] اس کا آنا فساد سے خالی نہ ہوگا۔ (اسلئے) ایک معتبر شخص
[illegible] کے ہاتھ ایک خط بھیج دیا۔ کہ اس طرف کی رعایا اور بڑے
[illegible] ہیں۔ شاید (آپ کے) وطن چھوڑنے سے گھبرا جائیں۔ اور ہے
[illegible] درمیان مخالفت ہو جائے۔ مناسب یہ ہے کہ آپ اپنے جائے قرار
(دار الخلافہ) میں بیٹھے رہیں۔ اور جب تک میرزا عمر سے کوئی نازیبا حرکت سرزد نہ
[illegible] (مانند فارس و عراق) نہ ہونا چاہیئے۔ میرزا اسکندر نے جواب کی پرواہ نہ
[illegible] عراق و فارس کا سفر اختیار کیا۔ اور اس کے امراء مثلاً توکل ارلس بوتا و
[illegible] و یونس جلایر و سید علی جلایر و سیف الدین و قمرالدین ذوالقرنین
[illegible] اسکندر بہادر کی رفاقت کر رہا ہے۔ اور دوسرے اسباب بھی

(اس کے) بھاگنے کا سبب ہیں تو یہ لوگ متفق ہوگئے اور کہنے لگے کہ (اس کے) مخالف ہونے کا سبب ہم قرار دیئے جائیں گے اور (میرزا پیر محمد کی) خفگی ہم پر ہوگی (اس لئے) اچھے اچھے گھوڑے اور مال و دولت لیکر (گھوڑوں پر سوار ہوکر) آدھی رات کے وقت روانہ ہو گئے۔ اور غلاموں اور خانہ زادوں نے ایک دوسرے کے ساتھ عہد کئے۔ اور [illegible] محمد صیبہ (بھی) جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں امیر اللہ داد نے میرزا پیر محمد کے [illegible] دیا تھا۔ جیسا کہ جلد اوّل میں لکھا جا چکا ہے۔ اور جسکو میرزا اسکندر نے [illegible] میرزا عمر شیخ کے خاندان کا پرانا ملازم ہونے کی وجہ سے بڑے امراء میں شامل کر رکھا تھا۔ مخالفوں کے ساتھ موافق ہوگیا۔ اور (سب) باہر نکل گئے۔ میرزا اسکندر کے لئے توقف کو [illegible] قوچی و شیخم مغول و ترمش و اللہ داد جو تیمور کا [illegible] علی شاہ آزاد و نیک خواجہ اور یک تقریباً پندرہ [illegible] کو ساتھ لیکر اصفہان [illegible] روانہ ہوا۔ اور بھاگی ہوئی جماعت میں سے [illegible] میرزا عمر کے پاس گئے اور یوسف اور شیر علی اور [illegible] خزانے کا بڑا حصہ تھا۔ میرزا امیرانشاہ سے جا ملے۔ اور میرزا اسکندر [illegible] اصفہان سے فارس کی طرف روانہ ہوا اور میرزا پیر محمد سے ملا۔

دو روز کے بعد ناگاہ آذربائیجان سے خبر آئی کہ میرزا عمر، میرزا ابابکر کے ساتھ [illegible] فارس کو روانہ ہوگیا ہے۔ اور ان ممالک میں [illegible] اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اصفہان میں [illegible] میرزا اسکندر کو دیدیا اور سلطانان کو یزد بھیجدیا۔ اور [illegible] اصفہان کی [illegible] میرزا عمر بھاری لشکر لیکر ہمدان آیا۔ میرزا رستم نے حاجی [illegible] میرزا عمر نے اس کی طرف توجہ کی اور صلح کی بات چیت [illegible] بھائی سے خوف ہوگئے اور میرزا اسکندر یزد چلا گیا۔

اور میرزا پیر محمد نے [illegible] اور میرزا اسکندر یزد سے باہر نکلا کہ میرزا پیر محمد [illegible] ہوا۔ خبر لگی کہ کرمان کے [illegible] میرزا اسکندر باگ اٹھا کے ان پر جا پڑا اور [illegible]

بہت سے گرفتار ہوگئے۔ اور اُس دلاورانہ حملے سے کرمانیوں کے دلوں پر ایسا خوف چھا گیا
کہ پھر کوئی سرحد سے باہر نہ نکلا۔ اور جناب بزرگوار و سردار امیر نعیم الدین سید نعمت اللہ کرمان
سے باہر آئے۔ اور اُن بزرگوار کے نفس کی برکت سے فریقین میں صلح ہوگئی۔ لیکن جب تک
صلح ہوئی (اُس وقت سے پیشتر) کرمان کے بیرونی علاقے ویران ہوکر چٹیل میدان بن چکے
تھے۔ امیر ایدکو نے شاہانہ تحفے بھیجے اور میرزا پیر محمد نے میرزا اسکندر پر مہربانی و نوازش
فرمانے کے بعد اُس کو یزد کے مقدس شہر جانے کی اجازت عطا کی۔ اور خود سلطنت شیراز
کے (پایۂ تخت) کیطرف واپس پھرا۔ ان دنوں دونو بھائیوں (میرزا پیر محمد اور میرزا رستم)
میں پورا اتفاق تھا۔ اور میرزا رستم اب سے پہلے واقعات کا واقع ہونا (جو اُس کے
اور اُس کے بھائی کے درمیان دشمنی کی وجہ سے ہوئے تھے) امیر سعید برلاس کی خبث
باطنی کیوجہ سے سمجھ چکا تھا (اسلئے) اُس کو (امیر سعید کو) دونو آنکھوں سے اندھا کرکے
قلعہ میں قید کردیا۔ لیکن چونکہ اُس کی ایک آنکھ میں کچھ بینائی باقی رہ گئی تھی۔ اسلئے ایک دن بوقت
دوپہر قلعے کے محافظوں کو دھوکے میں ڈالکر (بھاگ نکلا) اور غیر رستے سے چند ہی روز میں
خود کو شیراز پہنچا دیا۔ میرزا پیر محمد نے اس برائی سے کہ وہ بھائی کے دشمن کو پناہ دیتا ہے چشم
پوشی کی (یعنی اُس برائی کی کچھ پرواہ نہ کی) اور اس امر کا لحاظ کیا کہ اگرچہ وہ کسی زمانے میں میری
سلطنت کا دشمن تھا۔ (لیکن) اس وقت ادھ موا اور عاجز ہوکر ہماری حمایت میں آیا ہے (تو)
مروت مقتضی اُس امر کی ہے کہ گذشتہ (قصور دل) کا خیال نہ رکھتے ہوئے اُس پر مہربانی
کی جاتے۔ میرزا رستم کو یہ بات (میرزا پیر محمد کا امیر سعید سے مہربانی کا سلوک) بُرا معلوم ہوا
اور اُس نے پیغام بھیجا کہ وہ (امیر سعید) ہمارے خاندان سے چند بار نمکحرامی کرچکا ہے اور
خدائے بزرگ کی نیک توفیق سے (ہمنے) اُس کو اندھا کردیا۔ اب جبکہ وہ زخم خوردہ سُور اور
دُم کٹے سانپ جیسا ہوگیا ہے۔ کون عقلمند مان سکتا ہے کہ وہ اُس خاندان کی بھلائی میں
ہے۔ میرزا پیر محمد سمجھ گیا کہ اُس سے غلطی ہوئی لیکن عذر چاہنے کے پردے میں چند طریقوں
سے میرزا رستم کے اطمینان کے لئے پیغام بھیجے اور خطوط اور تبرکات بھیجے۔ اگرچہ اس نے
(میرزا رستم نے) قبول کر لئے لیکن دوستی کے تاگے میں گانٹھ پڑ گئی۔ (دل میں رنجش پیدا
ہوگئی) **بیت**

تاگہ اگر ٹوٹ جائے تو جڑ سکتا ہے لیکن بیچ میں گرہ ضرور رہ جاتی ہے؛

Marfat.com

دردناک واقعہ کے بعد میرزا جہانگیر بن حضرت صاحبقران (تیمور) کے بیٹوں کا ذکر

فرہنگ، ہالکہ - ہلاک کنندہ۔ مولی - ولی بنانے والا۔
مدینۃ الرجال - قابل آدمیوں کا شہر۔ عز شانہ - عزت اور شان والا۔

ترجمہ - میرزا جہانگیر ولد حضرت صاحبقران کے دو لڑکے تھے۔ بڑے کا نام محمد سلطان تھا۔ جس کو کہ آنحضرت (جہانگیر) نے اپنا ولی عہد بنایا تھا۔ اور خداوند تعالیٰ عزت اور شان والے کا حکم ولی عہد کو ولی بنانے والے سے پیشتر عالم بقا کو لے گیا (یعنی وفات پا گئے) چنانچہ روم کی لڑائی (کے ذکر میں) اُس کی تفصیل بیان کی گئی۔ اور اگر خدا نے چاہا تو اس کے لڑکوں کا حال بیان کیا جائے گا۔ اور میرزا جہانگیر کا چھوٹا لڑکا میرزا پیر محمد ہے جو کہ ممالک بلخ و طخارستان و قیلان و قندہار و کابل و غزنین و ساحل ہندوستان کا بادشاہ ہے۔ اور جب حضرت صاحبقران کی سلطنت کے آفتاب کو زوال آیا (تیمور کا انتقال ہوا) تو میرزا پیر محمد اس دردناک واقعہ کی خبر سنتے ہی جلیل القدر شہر بلخ کی طرف روانہ ہو گیا۔

۸۰۸ سنہ ہجری کے واقعات

(اُن واقعات کا بقیہ جو خراسانات میں واقع ہوئے

فرہنگ، مُنبی - خبر کرنے والا۔ اروق - خاندان۔ تعقل - سمجھ۔
مُؤدی - پہنچانے والا۔ تداوی - معالجہ کرنا۔ وقاد - روشن۔
اُمنیت - خواہش۔ مستسعد - سعادت مند۔ مرضی - پسندیدہ۔

Marfat.com

ربقہ ۔ رسی پٹہ فتراک ۔ شکار بند فیتول ۔ خیمہ، ڈیرہ،
کرۃ بعد آخری ۔ یکے بعد دیگرے، خسران ۔ گھاٹا۔ تازیک ۔ غیر ترک۔

ترجمہ ۔ پہلے ذکر کیا جا چکا کہ خواجہ سلطان علی سبزواری باغی ہو گیا تھا۔ اور امیر سید خواجہ نے لشکر کشی کر کے اس کو شکست (دی تھی)۔ اس سال کے شروع میں خبر آئی کہ میرزا امیرانشاہ خراسان کی طرف آ رہا ہے۔ حضرت خاقان سعید نے حکم دیا کہ امیر حسن صوفی ترخان و امیر جہان ملک و امیر فیروز شاہ پانچ ہزار نامی سوار لیکر مقابلہ کے لئے جاویں۔ (لیکن) اگر آں جناب (میرزا امیرانشاہ) ملک گیری اور بغاوت کے ارادے سے آ رہے ہوں تو ان کی مزاحمت کے لئے قیام کریں اور اگر بموجب تقاضائے وقت بھائی بندی کے طریق سے اس طرف آنے کا ارادہ کیا ہو تو جو کچھ فرض خدمت ہو بجا لائیں۔ اور ایک خط جو ننگ و ناموس کے قاعدوں پر مبنی اور قواعد صلح و جنگ کی خبر دینے والا تھا اُن کے ساتھ کیا۔ اُس خط کا مضمون مندرجہ ذیل تھا۔

"حضرت صاحبقران نے اپنے ہر ایک بیٹے کو ایک ملک عطا کیا ہے (اور) ہمارا فرض یہ ہے کہ اُن ممالک کی حفاظت اس طریق سے کریں کہ اُن میں کوئی خرابی واقع نہ ہوسکے اور خاندان مبارک میں کوئی تنازعہ نہ ہو سکے۔ اگرچہ صاحبزادہ عمر کی بے سمجھی کی حرکت سے (والعیاذ باللہ) (اُس کو) اپنے نفس کے غلبہ پر بینائی عطا کرے) ممالک آذربائیجان جو کہ پادشاہ ایران کا تخت گاہ ہے ہاتھ سے نکل گیا لیکن ولایات ایران و موغان وارمنہ و گرجستان آنحضرت کے غلاموں کے قبضہ میں ہیں۔ اگر اُن ولایات پر قبضہ کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو زیادہ مناسب ہوگا۔ خدا کے فضل سے جناب ایک عقلمند پادشاہ ہیں اس معاملہ میں پورا غور و فکر فرمائیں۔ شر اُٹھانے والے فتنہ پیشوں کے بہکانے سے جو ملک کے فساد میں اپنی بھلائی چاہتے ہیں۔ ایسے فساد کا آغاز نہ فرمائیں جو خاندان کی بربادی اور کنبے کی بیخ کنی کا باعث ہوتے۔

بیت ۔ اپنے شیشے پر پتھر مت مار۔ اور اپنے لشکر کے ساتھ جنگ نہ کر۔

اور صلح کے بارے میں (ہماری) یہ پیش قدمی عاجزی کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا پورا مدعا ننگ و ناموس کا قائم رکھنا ہے۔ اور اگر پناہ بخدا اتفاق کا چہرہ دشمنی کے ناخن سے خراشیدہ ہوا (ہمارے تمہارے درمیان لڑائی ہوئی) اور قتل و غارت کی آگ بھڑکی۔ تو بموجب

Marfat.com

(ضرب المثل) فطرت میں بدلہ لینا لازمی ہے۔ جب دشمنی کا مادہ حرکت میں آیا ممکن ہے ایسے مرض کا باعث بن جائے کہ اُس کا علاج نہ ہو سکے۔ اور اُس کا تدارک ناممکن ہو جائے (اسلئے) اس کے انجام پر غور فرمانا چاہیئے اور اُس کے فائدے نقصان کو روشن دل اور پرکھنے والی طبیعت کی ترازو سے جانچنا چاہیئے۔ ایسا طریقہ جو کہ بہبودی کا وسیلہ اور مقصد برآری کا ذریعہ ہو اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ دشمنوں کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔ اور ترک و غیر ترک طعنے نہ دیویں۔ اور اگر حضرت صاحبقران کے فرمان کے بموجب (اُن کے) فرزند ایک دوسرے کی ولایت میں مداخلت نہ کریں اور اپنی ولایت کے انتظام میں مصروف رہیں۔ اور عطا کئے ہوئے پر قناعت کر کے بخشش کا شکریہ بجا لاتے رہیں تو بموجب (آیہ مبارکہ) "اگر تم نے شکر کیا تو میں تمہیں اور نعمتیں بخشوں گا" اس ابتدا کا انجام واضح (ظاہر) ہوگا۔ خدا کے فضل سے (آپ کی) بے مثال ذات اقبال مند ہے اور بموجب تقاضائے وقت حالات اُمیدوں سے بھرپور) پوری اُمید اور دلی آرزو ہے کہ درگاہ خداوندی اور بارگاہ ایزدی سے فتحمندی کے مزید علامتوں اور مقصد (برآری) کے قرائنوں کا اضافہ ہوتا رہے! محمدؐ اور اُس کی آل کے صدقے سے۔

(تینوں) امیر روانہ ہو کر سبزوار میں امیر سید خواجہ سے مل گئے اور اکٹھے ہو کر کالپوشش کو روانہ ہوگئے کیونکہ میرزا امیرانشاہ اُس مقام پر تھا۔ اور خواجہ سلطان علی سبزواری شکست کھانے کے بعد استرآباد چلا گیا تھا۔ اور میرزا امیرانشاہ کے لشکر کے آنے کی خبر سنکر اُس کے پاس آیا۔ اور امرائے مذکور کالپوشش پہنچکر امیر سید خواجہ اور امیر مضراب نے آنجناب (امیرانشاہ) کی بساط بوسی (قدمبوسی) کا شرف حاصل کیا۔ اور حضرت خاقان سعید کا پیغام جس کی شرح بیان کی جا چکی ہے پہنچا دیا۔ اور میرزا امیرانشاہ نے مصالحت کا اظہار کر کے فرمایا کہ خدائے بزرگ نے حضرت خاقان سعید کو ازلی نیکی اور ہمیشگی سلطنت عطا فرمائی ہے۔ آسمان کی کچہری کے محرروں نے اسکے مُلک کا قانون تحریر کیا ہے۔ اور قضا و قدر کے منشیوں نے اس کی پادشاہی کا فرمان لکھا ہے۔ جب سے بساطِ سلطنت پر قابو پایا ہے ہر حال میں پسندیدہ خصلت اور نیک کام کرنے والا رہا ہے اور ہمیں بدہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے بازو کو مستحکم بنائیں گے" کی اُمید دلائی اور تحقیق کے کان سے "ہم تجھے بادشاہ بنائیں گے" کی بشارت سنوائی۔ امیر سید خواجہ اور امیر مضراب (امیرانشاہ کے لیے) دعا

اور ثنا کا وظیفہ بجا لائے اور عرض کیا کہ اگر کوئی شخص پادشاہی کی اطاعت سے منہ پھیرتے اور ولی نعمت (پادشاہ) کے حقوق فراموش کرے تو سب کے اوپر اُس کا دور کرنا واجب اور لازم ہے۔ اور آنجناب کو معلوم ہے کہ جیسی دلیری اور بغاوت سلطان علی نے اس خاندان کے ساتھ کی ہے کسی دوسرے نے (ابتک) نہیں کی۔ جنگ کے شکار بند میں پنجہ مارا (جنگ کے لئے تیار ہوا) اور جب گرفتاری کی کمند نے اس کو گرفتار کیا۔ تو حیلے حوالے کر کے بھاگ نکلا۔ اب اس در دولت (آپ کے آستانہ) پہ پناہ لی ہے۔ اگر اپنے گناہ کی سزا نہ پائے گا۔ تو اس کے دماغ میں خیالات فاسد اور زیادہ پیدا ہوں گے۔ اگر جناب سلطنت مآب اس کو (ہم) غلاموں کے سپرد فرمائیں۔ تو یہ امر حضور کی پادشاہی کے لئے نہایت موزوں ہوگا۔ ورنہ یہ غلام (ہم) جب تک اس کو گرفتار نہ کریں گے واپسی کا ارادہ نہ کریں گے۔ یہ درخواست قبول ہوئی اور سلطان علی و سلطان حسن پسر پیرک شاہ اور بادشاہ داد اور اس جماعت کو جو اُن کے ساتھ تھی امیر سید خواجہ کے سپرد کیا گیا۔ اور وہ فوراً اُن کو اپنے لشکر میں لے گئے۔ سلطان علی کو قید کر کے ہرات بھیجدیا۔ اور باقی سرداروں کو یاسا کی (لکڑی سے زد و کوب کی) سزا دی گئی۔ یہ ہے اس شخص کی سزا جس نے نعمت کے بدلے ناشکری کی۔ اس عرصے میں امیرزادہ ابابکر شاہی قیدخانہ سے رہائی پاکر باپ کے سامنے آیا۔ اور سلطان علی کا قصہ سنکر رنجیدہ ہوا۔ اور کہا کہ جب اس نے ہمارے پاس پناہ لی تھی۔ تو اس کو دشمن کے سپرد کرنا مروت سے دور تھا۔ دوسرے لوگوں کو پھر ہم پہ کیا اعتبار رہے گا۔ اور مشورہ کرنے کے بعد آذربایجان کو جانا بہتر سمجھا۔ اور وہ اُس طرف چلے گئے تو اُمرائے (خاقان سعید) اپنے ڈیرے کی طرف واپس پھرے اور ممالک خراسان پر پہلے کی طرح قبضہ کیا۔

ان واقعات کا ذکر جو عراق و آذربایجان میں واقع ہوئے

فرہنگ:۔ جیبا:۔ ہتھیار، زرہ بکتر۔ مصادرہ:۔ جرمانہ۔
مترصد:۔ منتظر۔ خواستداری کردن:۔ منگنی کرنا۔ ساوری:۔ تحفہ
جلا کردن:۔ جلاوطن کرنا۔ نُوّاب:۔ جمع نائب۔

Marfat.com

بیاسار سانیدن :- قتل کرنا۔ مصلوب گشت :- پھانسی پر چڑھا دیا گیا

کمرہ :- کمر کی پیٹی۔ از ہم فرو ریختن :- گر جانا ، ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔

ترجمہ :- میرزا عمر نے جب میرزا ابابکر کو قلعہ سلطانیہ میں قید کر دیا۔ تو فراغت سے ملک کے انتظام میں مشغول ہوا۔ اسی زمانے میں ایک متقی فقیر جس کا نام بابا یکی تھا [illegible] میں ظاہر ہوا۔ اُس کی کرامات یہ تھیں کہ مٹی کا ڈھیلا اس کے ہاتھ میں قند و مصری بن جاتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ اور میرزا عمر نے بھی اُس سے بہت اصرار کے بعد اسی قسم کی کرامات دیکھیں۔ (لیکن) باوجود اس کے بھی اس کے قتل کا حکم دیدیا۔ بابا نے مرتے وقت فرمایا۔ یہ مرنے کا دن [illegible] لئے مقرر تھا۔ لیکن میرے بعد تم دیکھو گے کہ کیا واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔

سترھویں محرم کو جبکہ بابا کے قتل کو تین روز گذر چلے تھے خبر آئی کہ امیرزادہ ابابکر نے قلعہ سلطانیہ میں ایک گروہ کو اپنا موافق بنا کر اور عادل خزانچی [illegible] کو جو اُس سے لڑنے کے لئے گئے تھے قتل کر کے قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور خزانہ اور اسلحہ [illegible] بکثرت حاصل کر لئے ہیں۔ اور لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے ہیں۔ اور امیر [illegible] اور میرزا ابابکر کی والدہ جو گوزل دره میں تھے۔ اُس کی رہائی کی خبر سنکر [illegible] کی تیاری [illegible] آگئے۔ اور میرزا ابابکر قلعہ کے مال غنیمت کو تقسیم کرنے کے [illegible] خراسان کو روانہ ہوا۔ اور میرزا عمر یہ حالات سنکر [illegible] کر کے [illegible] سلطانیہ پہنچ گیا۔ اور امیر عبدالرزاق ولد خداداد کو اس کے تعاقب میں بھیجا۔ [illegible] سرحد میں دونوں فریق مقابل ہوئے اور صبح سے شام تک لڑائی [illegible] میرزا ابابکر [illegible] کی طرف چلا گیا۔ اور امیر عبدالرزاق واپس آیا۔ میرزا عمر ایک [illegible] جماعت [illegible] کر سجاس اور سرایتے اباقا کے راستے سے روانہ ہوا۔ اسی اثنا میں شیخ [illegible] شاہ [illegible] پہنچا اور میرزا عمر کے سامنے اقرار کیا کہ جو کچھ خزانہ سلطانیہ سے لے گئے ہیں [illegible] عرصے میں حاصل کر لے گا اور کارندوں پر جرمانہ کیا۔

اور میرزا عمر اوجان کے راستے سے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا [illegible] بسطام جاگیر کو جس نے اس سے پیشتر مخالفت کی تھی [illegible] کے راستے سے امیر شیخ ابراہیم سے جا ملا۔ اور دونوں [illegible] گز [illegible] بیٹھے۔ میرزا عمر نے امیر شیخ ابراہیم کے پاس پیغام بھیجا [illegible]

پاس بھیج دیے۔ امیر شیخ ابراہیم نے یہ عذر کیا کہ ابھی گرمی کا موسم ہے آنحضرت جب موسم سرما میں قراباغ تشریف لائیں گے تو بندہ امیر بسطام کو (آپ کے) مبارک لشکر میں پہنچا دے گا۔ میرزا عمر غضب آلود ہوا اور دریائے ارس سے گذر کر بابی کے مقام پر منزل کی۔ اور امیر شیخ ابراہیم اور امیر بسطام اور میرزا ان کے بیٹے اور سید احمد شکی بدرع سے دریا کے کنارے پہنچ گئے۔ اور دریا کی پناہ لے کر اور خندق کھود کر جنگ کی انتظار میں بیٹھ گئے۔ اور میرزا عمر نے دریا عبور کر کے نزدیک جا اترا۔ اور ایک ہفتہ تک دونوں لشکر آمنے سامنے رہے۔

اسی زمانے میں خبر پہنچی کہ میرزا امیرانشاہ اور میرزا ابابکر دونوں خراسان سے واپس ہو کر عراق عجم کے مرغزار میں آپہنچے۔ اور سلطان بخت بیگم بھی اُن کے ساتھ ہے۔ انہی دنوں میرزا ابابکر نے توکل اوردن بوتا کی لڑکی سے شادی کر کے خوشیاں منائیں۔ اور بسطام سے تین روز میں دامغان آگئے۔ اور دامغان والوں نے تحفے اور نذرانے پیش کیں۔ اور لشکریوں کو شہر میں نہ چھوڑا اور سمنان کے لوگ جنہوں نے پہلے میرزا امیرانشاہ کے لشکریوں کے ساتھ بیہودگی کی تھی۔ اور بعضوں کو لوٹ لیا تھا۔ اس مرتبہ سب کے سب جلاوطن ہو کر پہاڑوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ چنانچہ سمنان میں کوئی نہ رہا۔ اور لشکری لوگ سمنان کو لوٹ کر تہران آگئے۔ میرزا امیرانشاہ اور میرزا ابابکر نے امیر حسین برلاس کو قلعہ شہریار بھیجکر بعد میں خود بھی پہنچ گئے اور قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ وہاں پہنچکر اُن کو معلوم ہوا کہ میرزا عمر باوجود موسم گرما کے امیر شیخ ابراہیم سے لڑائی کے لئے قراباغ گیا ہوا ہے۔ میرزا ابابکر کیمپ کو سوق بلاق میں چھوڑ کر دو ہزار جوانوں کے ساتھ سلطانیہ چلا گیا۔ جو لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے قلعہ ابابکر کے حوالے کر دیا۔ میرزا ابابکر نے میرزا عمر اور دیگر امرا کی خواتین کو اپنے آدمیوں کو بخشدیا۔ اور میرزا عمر کے امیر اور لشکری میدان میں یہ خبر سنکر میرزا عمر سے پھر گئے اور میرزا ابابکر کے پاس چلے گئے۔

میرزا عمر شیخ ابراہیم سے ٹوٹی ہوئی صلح کو ادھورا جوڑ کر واپس پھرا۔ اور اُس کے نائب شیخ خسرو شاہی اور دوسرے بدطینت لوگوں نے ایک تدبیر سوچ کر کہا۔ امیر لوگوں سے آئندہ کی ادائیگی کا کاغذ تحریر کر کے کچھ روپیہ قرض لینا چاہیے۔ کیونکہ لشکر کے خرچ کے لئے درکار ہے میرزا عمر نے اپنی رضامندی کے خلاف اجازت دیدی اور بیان قوچین و شیخ خسرو شاہی و دوسرے

Marfat.com

تمام ظالم تبریز چلے گئے۔ اور دو روز میں دو سو تومان عراقی حاصل کر لئے۔ تبریز کے اکثر اہل لوگ برباد ہو گئے۔ اور ایک گروہ کو حکم دیا کر قلعہ سلطانیہ چلے جائیں۔ امیر بیان نے ڈانٹ ڈپٹ دے کر ان کو تبریز سے نکال کر اوجان پہنچا دیا اور میرزا عمر کو اردبیل کے راستے سے میانج گرم رود پہنچ کر معلوم ہوا کہ لشکریوں نے رعایا کے تمام مویشی لوٹ لئے تھے۔ اور (وہاں سے) سلطانیہ کو چلا گیا۔ اور وہاں پہنچکر سلطانیہ پر میرزا ابابکر کا قبضہ کرنا تحقیق ہو گیا۔ امیر لوگ مثلاً عمر تاباں و سلطان سنجر امیر سیف الدین و عبدالرزاق خداداد وغیرہ بھی میرزا امیر انشاہ اور میرزا ابابکر کی طرف چلے گئے۔ اور باقی متفرق ہو گئے۔ ملک کے زوال کی نشانی یہ ہے کہ کمزوروں پر ظلم روا رکھا جائے کس کے دل میں خیال ہو سکتا تھا کہ ایسی مضبوط سلطنت کی بنیاد (عمارت) تھوڑے سے عرصے میں پاش پاش ہو جائے گی۔ اور میرزا ابابکر نے عمر تاباں اور اس کے بیٹوں کی اصلاح کر کے باقی امیروں کو قتل کرا دیا اور امیر بیان اور شیخ خسرو شاہی اوجان میں میرزا عمر کے تباہ ہونے کی خبر سنکر وقت کے ساتھی ہو گئے۔ اور میرزا ابابکر کے پاس سلطانیہ کے تمام اموال لے گئے۔ اور میرزا ابابکر کے حکم کے بموجب شیخ ظالم کو پھانسی پر چڑھا یا گیا۔ اور امیرزا ابابکر نے ایک سنہری تخت تیار کر کے میرزا امیر انشاہ کو (تخت) پادشاہی پر بٹھایا اور (پھر) چند روز عیش میں بسر کئے۔

اور میرزا عمر گاورود کی طرف سے مراغہ چلا گیا۔ اور امیر خالق ترکمان اور سالق برلاس اور سلدوز کے کچھ آدمیوں کی مدد سے تبریز چلا گیا۔ علیکہ ولد خالق بطور ہراول فوج کے تبریز آیا۔ اور ترکمان لوگ بداخلاقی سے لوگوں کی عورتوں کو لیجاتے تھے۔ رعایا نے شورش برپا کر کے خواجہ پیر علی کو مار ڈالا اور دروازوں کو مستحکم بنا کر کھڑا کیا گیا میرزا عمر نے لوگوں کو نصیحت کے لئے بھیجا۔ شہریوں نے جواب دیا کہ میرزا عمر ہمارا بادشاہ اور شہزادہ ہے۔ اگر شہر میں آجائے تو (ہمارا) حاکم ہے۔ لیکن ہم ترکمانوں کو نہ چھوڑیں گے ترکمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی وہ مسلح ہو کر شہر کیطرف بڑھے۔ اور قاضی غیاث الدین اور خواجہ عبدالحی قزوینی نے جان کو بیٹی کی طرح کمر پر باندھا۔ اور مردانہ وار لڑائی لڑ کر ترکمانوں کو شہر میں داخل ہونے نہ دیا۔ اور اسی وقت میرزا ابابکر کے آنے کی خبر تحقیق ہو گئی۔ میرزا عمر مراغہ کیطرف روانہ ہوا۔

Marfat.com

مظفر الدین میرزا ابابکر اور اُس کے تختِ سلطنت پر بیٹھنے کا ذکر

فرہنگ

تملّع کردن: عورت کا طلاق حاصل کرنا۔ اُتارنا۔ اعلام: ظاہر کرنا۔
رنود: جمع رند۔ تکاپشی کردن: جلدی کرنا۔ تعاقب کرنا۔
سیاست کردن: سزا دینا۔ مارنا۔

ترجمہ: میرزا ابابکر کے خاص مصاحبوں نے اس کو اس بات پر اُکسایا کہ سلطنت اپنے نام کرکے اس میں کسی دوسرے کی مداخلت نہ ہونے دے (ابابکر) اس پر رضامند ہو گیا۔ بڑا جشن منایا اور تخت پر بیٹھ کر باپ کو تخت سے اُتار دیا۔ اور اس کی مشتہری کے لئے چاروں طرف حکم بھیجے۔ اور امیر بیان تبریز میں آیا۔ ان بد معاشوں نے جنہوں نے پہلے ترکمانوں کو شہر میں گھسنے دیا تھا امیر بیان کو بھی اس خیال سے کہ ابابکر ابھی رَے میں ہے اور یہ جماعت اپنی مرضی سے تبریز آئی ہے (شہر میں) داخل نہ ہونے دیا۔ امیر بیان شنب غازان میں اُترا اور وہاں یہ خبر سنی کہ امیر دولدائی و خواجہ بردی مدد کے لئے آرہے ہیں۔ اس کو قوت حاصل ہوئی دوسرے روز سپاہی نے خبر دی کہ شیخ قبائی اور قاضی عماد الدین دو ہزار سوار لے کر دشمن کی طرف سے پہنچے۔ اور اسی روز خواجہ بردی خبر لایا کہ کل امیر دولدائی لشکروں سمیت پہنچ جائے گا۔ دیگر: آج کی رات آنکھوں سے نیند جاتی رہی کہ کل کب تک ہوتی ہے۔

امیر بیان نے توقف نہ کیا اور چار سو سواروں سے ہی اُن دو ہزار پر حملہ کر دیا۔ اسی وقت امیر بیان نے سنا کہ شیخ قصاب ایک گروہ کے ساتھ اس جماعت کی مدد کے لئے آرہا ہے۔ (دشمن کا) تعاقب چھوڑ کر شیخ قصاب کی طرف رُخ کیا۔ اور ایک ہی حملے میں اُس کا لشکر بھی بیان کی سنان کے خوف سے بھیڑوں کی طرح بھاگ نکلا۔ اور امیر بیان غازان واپس پھرا دوسرے روز امیر دولدائی آپہنچا۔ تبریزیوں نے جانا کہ میرزا ابابکر آرہا ہے۔ امیر دولدائی کے استقبال کو آئے اور اس کو شہر میں لے گئے۔ امیر دولدائی نے راستے میں شیخ قصاب و خواجہ عبدالحسن قزوینی اور رہنماؤں کے ایک گروہ

Marfat.com

کو پکڑنا چاہا کہ (اُن کو) قتل کر ڈالے۔ (لیکن) امیر بیان مانع ہوا۔ اور آمراء دو رات تک شہر میں رہے۔ اور مولاسس کو شہر میں داروغہ کرکے چھوڑ دیا۔ اور ہرات کی طرف چلے گئے۔

میرزا ابابکر کے دارالخلافہ تبریز میں پہنچنے کا ذکر

فرہنگ: **دو دل:** متذبذب میں ہونا۔ **معاونت:** مدد پہنچانا۔
ناراضی: خفا ہونا۔ **غارتیدن:** لوٹنا۔

ترجمہ: میرزا ابابکر ماہ جمادی الآخر کے آخر میں بڑی شان و شوکت سے دارالخلافہ تبریز میں اُترا۔ لشکری جاڑے کے موسم میں تبریز والوں کے گھروں میں گھس گئے۔ اور رعایا کا حال بڑا ابتر ہو گیا۔ ناگہاں خبر آئی کہ میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر نے میرزا عمر کو مدد دینے میں اتفاق کر لیا ہے۔ اور میرزا رستم میرزا ابابکر کا کیمپ جو سوق بلاق میں تھا لوٹ لیا۔ میرزا ابابکر نے امیر کہ منجان کو ایک گروہ کے ساتھ آگے بھیجا۔ اور خود بھی تبریز سے روانہ ہو گیا۔ اور اُس کے لشکر نے راستے میں (جو کچھ پایا لوٹ لیا۔ (چنانچہ) ایک دولت خانہ بھی جو کہ سلطانیہ سے آرہا تھا لوٹا گیا۔ اور سلطانیہ کے راستے سے اصفہان کا ارادہ کرکے جرباد قان پہنچا۔ اور میرزا عمر و میرزا پیر محمد و میرزا رستم و میرزا اسکندر آگئے [illegible] دو تین منزل کے فاصلے پر پہنچ گئے۔

اسی عرصے میں خبر آئی کہ امیر بسطام نے تبریز پر قبضہ کر لیا۔ میرزا ابابکر نے تبریز کی لڑائی کو (زیادہ) اہم سمجھ کر شاہزادوں کے پاس ایلچی بھیجا اور (خود) آذربائیجان کی طرف واپس ہوا۔ شاہزادوں نے مشورہ کرکے کہا کہ تقریباً پچاس ہزار سوار و پیادے رہ [illegible] جمع ہو چکے ہیں۔ اور میرزا ابابکر منہ پھیرے ہوئے (دوسری طرف متوجہ ہے) اور باپ اور ماں اُس سے ناراض ہیں۔ اور لشکری مذبذب حالت میں اور دشمن (اُس کے) [illegible] ہیں۔ موقع نہایت غنیمت ہے (چنانچہ) اس امر پر سب متفق ہو گئے اور اس کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ میرزا ابابکر نے ولایت سجاس میں ارغون کے کیمپ میں اُن کے آنے کی خبر سن کر واپسی کی۔ اور اصفہان کی طرف روانہ ہوا۔ اور امیروں اور لشکریوں سے کہا کہ اس لڑائی

Marfat.com

میں میرے ساتھی رہو۔ اگر خدا تعالے نے مجھے موقع دیا تو آئندہ تمہاری بات کو ضرور مانوں گا۔ اور جو کچھ تم مناسب سمجھو گے۔ اس پر عمل کروں گا۔ اور جس طرف تم چاہو گے وہیں کا ارادہ کروں گا۔ اور درگزینی کی حدود میں پہنچ گئے۔

میرزا عمر کا عراق فارس کی طرف جانے اور میرزا پیر محمد کے ساتھ تعلقات اور بھائیوں کے لڑائی لڑنے کا ذکر

فرہنگ :- نکبات :- جمع نکبت۔ ذلت۔ اشفاق :- مہربانی کرنا۔
بعد مرالہ ہور :- زمانہ گزرنے پر۔ گردپیچ کردان :- گھیرنا۔ گھیرا ڈالنا
نمایاں :- جمع نما۔ نوکری دہادہ :- کثرت۔ زور شور۔
منجنی :- گبرا جناح :- بازو تورہا :- مکڑیے رہے اور لکڑی کے بج کو ملا کر سپاہی ان کی آڑ میں لڑتے ہیں ممکن ہے یہ لفظ توریہ کی جمع ہو جس کے معنی چھپنے کے ہیں۔ گرگ آشتی :- بھیڑیے جیسی صلح یعنی دھوکہ دہی کی صلح۔

ترجمہ :- میرزا عمر مراغہ کے راستے سے تبریز سے ہمدان آیا۔ وہاں کے حاکم اور رفیقوں نے کہا۔ ہم کو میرزا ابابکر کے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔ طوفان بلا کے آنے سے پہلے نجات کی فکر کرنی چاہیئے۔ غور و تامل کرنے کے بعد شیراز کو روانہ ہو گئے تاکہ میرزا پیر محمد سے مدد چاہیں۔ جب یادقان کے قریب سے قاصد بھیجکر میرزا رستم کو خبر دی۔ میرزا رستم نے اپنے خاص آدمیوں کو پانچ روز پیشتر روانہ کر دیا (جنہوں نے) مناسب خدمات انجام دیں۔ اور اصفہان کی سرحد پہ میرزا رستم نے سادات اور علما کی ساتھ اُس کی پیشوائی کی اور اُس کو پورے احترام کے ساتھ شہر میں لاکر ضیافتیں کیں۔ اور خوشیاں منائیں۔ میرزا عمر نے میرزا رستم سے کہا۔ گذشتہ زمانے کے بادشاہ آفتوں اور مصیبتوں کے زمانے میں ایک دوسرے سے مدد چاہ کر مہربانی کی امیدیں رکھتے تھے ہیں۔ اور اگر اس بارے میں سستی کی ہے۔ تو وقت گزرنے کے بعد دور و نزدیک کے لوگوں سے طعنے تشنیع سنتے رہے ہیں۔ اور میں بھاری مہم کے

سکتا آیا ہوں۔ اور جب تک تم (حبیب) بھائی (میری مدد کے لئے) جمع نہ ہو میرزا ابابکر کے مقابلے کے لئے نہیں جا سکتے۔ اب کام یہ ہے کہ ایلچی بھیجکر ہم میرزا پیر محمد اور میرزا اسکندر کو بلا بھیجیں۔ اور اُن کے آنے تک میرزا ابابکر کے کیمپ پر جو کہ سرق بلاق میں غافل پڑا ہوا ہے۔ قبضہ کر لیں۔ اس بات پر متفق ہو کر انہوں نے ایلچی روانہ کر دئے۔ اور اصفہان سے کوچ کر کے میرزا ابابکر کے کیمپ پر پہنچ گئے۔ اور اصفہانیوں نے سب کا گھیرا ڈال کر عورتوں بچوں۔ باندیوں۔ گھوڑوں۔ خچروں اور اونٹوں کو پکڑ لیا۔ اور سلطان بخت بیگم اور میرزا امیرانشاہ کی ایک زوجہ کو ساتھ لے کر حاجی قوش سے رَے واپس پھرے۔ اور توکل برلاس و امیرک منجم اور دیگر اُمرا نے جو کیمپ کی محافظت پر متعین تھے۔ اور وہاں سے فاصلہ پر میخواری میں مصروف تھے۔ باوجود نشہ شراب پیچھے سے آ کر سخت لڑائی کی۔ لیکن چونکہ میرزا عمر کا لشکر بھاری تھا۔ وہ کوئی چیز واپس نہ لے سکے۔ اور تمام مال و اسباب اصفہان پہنچ گیا۔

میرزا عمر شیراز کو روانہ ہوا اور میرزا پیر محمد نے خود استقبال کیا۔ بازار سجائے اور اُن کو بڑی عزت سے شہر میں لایا۔ چند روز جشن منائے۔ اور اس کے نوکروں کو بادشاہانہ تحفوں سے اعزاز بخشا۔ اور جاڑا آرام سے گذار کر بہار کے شروع میں اصفہان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور میرزا اسکندر یزد کی طرف سے پہنچ گیا۔ (پھر) سب مل کر جربادقانی [illegible] اور میرزا ابابکر بھی اپنی سپاہ لیکر آگے بڑھا۔ اور درگزین کی نواح میں [illegible] ہو گئے اور دونوں نیلے سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے پر حملہ کیا۔

بیت :- بہادروں اور سپاہیوں کے ہجوم کی کثرت [illegible] کی گرد سے دنیا تاریک ہوگئی۔

ایک لشکر نے دوسرے لشکر پر اتنی تیغیں چلائیں کہ لوہے کے دل والی شمشیر بھی طرفین کے جوانوں کے حال پر خون روئی اور اتنے جان کے لینے والے تیر برسائے کہ کمان [illegible] اُس کے غم کے بوجھ سے کبڑی ہوگئی۔ اس بات سے کہ صبح کی تیغ [illegible] اُس وقت تک کہ شام کے خیمے لگائے گئے۔ قتل کی آگ اور لڑائی کے شعلے بھڑکتے رہے [illegible] طرفین سے چار ہزار سوار مارے گئے۔ اور دونوں لشکر (شام کو) باگیں پھیر کر اپنی منزلوں کو واپس پھرے۔ اور طرفین نے اُس رات کو صبح تک (اپنے اپنے لشکر پر) پہرہ لگایا۔ صبح کو دونوں لشکروں نے پھر حرکت کی۔ میرزا ابابکر نے سات [illegible] سے میرزا پیر محمد [illegible]

لشکر کے قلب پر حملہ کر کے بھگا دیا۔ پھر دوسروں کو ٹھہرنے کی طاقت نہ رہی۔ اور شکست خوردہ لوگ اصفہان تک بھاگے چلے گئے۔

اور بہت سا مال غنیمت میرزا ابابکر کے لشکر کے ہاتھ لگا۔ اور (پھر) چند روز ہوا گرم ہونے کی وجہ سے امیر باقی نے سرد مقام میں قیام فرمایا۔ اور امیر زیرک اور امیر عمر تابان کو اس کے بھائی اور بیٹے سمیت اس وجہ سے کہ وہ خراسان کا خیال رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے لڑائی میں سستی ظاہر کی ہے قتل کر کے اصفہان کو روانہ ہوا۔ اور امیر سید حسین برلاس اور چند دیگر امرا امیر زیرک اور امیر عمر [illegible] شکست خوردہ ہو کر بھاگ گئے۔ اور اصفہان پہنچ گئے۔ اصفہانی لوگ باہر کی [illegible] کے ہاتھ لگے مکان شہر میں لے آئے۔ اور قلعہ طبرک کو مستحکم بنایا۔ میرزا ابابکر [illegible] ایک فرسخ کے فاصلہ پر پہنچ کر حکم دیا کہ کوئی باغات اور عمارات کو نقصان نہ پہنچائے تاکہ شاید اصفہانی اطاعت قبول کر لیں اور تین روز قیام کر کے خاص نوکروں کے ساتھ سلطان غات کی طرف گیا شہر کے لوگوں نے موقع پا کر جنگ میں پیشقدمی کی طرفین سے بہت سے لوگ زخمی ہو کر واپس پھرے۔ رات کو صبح تک پہرا رکھا گیا۔ اگلے روز میرزا ابابکر نے تمام میمنہ میسرہ قلب و پہلوؤں کے لشکر کو آراستہ کر کے سلطان باغ کی طرف آ گیا۔ اور جنگ میں مشغول ہوا۔ شہری لوگوں میں سے دو ہزار آدمی قتل ہوئے اور تین افسر گرفتار ہوئے۔ اور شہر کے لوگ بھاگ پڑے۔ اور لشکریوں کے دروازہ لبنان تک تعاقب کرنے سے بہت سے لوگ گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندے گئے اور میرزا ابابکر رحم نہ کرتا تو بہت ممکن تھا کہ شہر فتح ہو جاتا۔ دوسرے روز سادات و اکابر شہر نے امان مانگ کر قبول کیا کہ جو کچھ [illegible] بلاق علاقہ سے لائے ہیں۔ واپس [illegible] اور خطبہ و سکہ میرزا امیرانشاہ کے نام کا جاری کریں گے۔ اور [illegible] سے جو کچھ مال و اسباب [illegible] لے گئے تھے واپس کر دیں گے۔ اور دوسرے روز چاہتے تھے کہ ان تمام شرائط [illegible] میرزا ابابکر نے اس عہد نامہ سے پھر کر کہا۔ اب ہمیں چاہیئے کہ شہر کو زبردستی فتح کر لیں۔ اور جو کچھ ہاتھ لگے لے لیں۔ اور صبح ہی توپ اور سیڑھیاں اٹھا کر شہر کے دروازہ [illegible] آ گئے۔ دونوں طرف سے شدت کی لڑائی ہوئی۔ شہریوں نے جب جانا کہ میرزا ابابکر [illegible] ہاتھ [illegible] چھوڑ کر انہوں نے اپنی حفاظت کی۔ اور لشکریوں نے شہر کے باہر بہت [illegible] گیا کہ یہ شاہزادے میرزا ابابکر کے مقابلے پر کچھ نہیں کر سکتے۔ (اسلئے) [illegible] واپس چلا گیا۔

Marfat.com

اسی وقت میرزا ابابکر نے سنا کہ شیخ حاجی عراقی نے سلطانیہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور امیر شیخ ابراہیم تبریز آ گیا اور امیر بسطام جاکیر تبریز میں ہے۔ میرزا ابابکر اصفہانیوں سے حیلہ آمیز صلح کر کے واپس پھرا اور درگزین پہنچا۔ شیخ حاجی سلطانیہ کے دروازے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بسطام چلا گیا۔ اور سلطان احمد کے تبریز آنے کی خبر گرم ہوئی۔ باقی واقعات انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال کے حالات میں لکھے جائیں گے۔

اُن واقعات کا ذکر جو خراسان میں واقع ہوئے اور میرزا سلطان حسین کے قتل کا حال

فرہنگ: نبیرہ: لڑکی کا بیٹا۔ خستگی: [illegible]

قضا مشاہد: قضا کی جاری ہونے والا۔ غلط نظر: [illegible]

الکلکا: بخشش۔ خلود: ہمیشگی۔ [illegible]

فضائح: جمع فضیحت، ذلت۔ خباطت: [illegible]

بادِ عاصف: تند و تیز ہوا۔ [illegible]

فتان: فتنہ انگیز۔ کسیر: شکستہ۔ [illegible]

شقاق: دشمنی۔ میثاق: پیمان۔

ترجمہ: میرزا سلطان حسین حضرت صاحبقران کا نواسہ تھا۔ وہ بہادر جوان تھا لیکن نہایت جنگ کرنے والا اور نا عاقبت اندیش۔ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے [illegible] سے بلا سبب حضرت خاقان سعید کے لشکر سے بھاگ [illegible] میرزا خلیل سلطان کے پاس جا کر عنایت سے سرفراز ہوا۔ اور میرزا خلیل سلطان نے چونکہ وہ وظیفہ جد میرزا پیر محمد بن میرزا جہانگیر کے لئے خزانے سے [illegible] تھا دیا [illegible] میرزا پیر محمد بلخ میں تھا۔ میرزا خلیل سلطان نے امیروں کی ایک جماعت [illegible] امیر اللہ داد و امیر نور ان شاہ و [illegible] بوسف کو میرزا سلطان حسین کے [illegible]

دریائے جیحوں کے کنارے بھیجا۔ تاکہ میرزا پیر محمد کی طرف سے باخبر رہیں۔
ناگاہ میرزا سلطان حسین کے دماغ میں سلطنت (حاصل کرنے) کا خیال پیدا ہوا۔ امیروں کو بلایا اور فرمایا کہ ایک ایسا واقعہ پیش آگیا ہے جس میں سوا اُمرا کے اور کوئی محرم (رازدار) نہیں ہو سکتا۔ (پس) تمام امیر اُسکے گھر میں جمع ہو گئے۔ اور اس نے اپنے خیمہ کے دروازے پر بیٹھ کر اپنے بیس نوکروں کو جن کے ہاتھ میں سانپ جیسے نیزے اور جو اپنی جلدی میں قضا کی طرح پار ہو جانیوالے تیر اور تیغ خنجر گرز اور ڈھال لئے ہوئے تھے۔ حکم دیا کہ امیروں کو قید کر لیویں۔ اور اُنہوں نے امیر تیمور خواجہ اور خواجہ یوسف کو قتل کر دیا۔ اور باقی اُمرا امیر اللہ داد و امیر ارغون شاہ و معتبر اور سعادت کے جسم پر لرزہ ہو گیا اور وہ گڑگڑانے لگے۔ عہد و پیمان کرنے اور سخت قسمیں کھلانے کے بعد اُن کی جان بخشی کی۔ اور اپنا نائب بنا لیا۔ اور خانیکہ میرزا محمد سلطان کی زوجہ کو جو کہ سمرقند سے بلخ کی طرف میرزا پیر محمد کے پاس جاتی تھی لوٹ لیا اور پادشاہی مال و دولت چھین کر نوکروں میں تقسیم کر دی۔ لشکر والوں نے بادلِ ناخواستہ اُس کے حکم کی اطاعت کی اور لشکر آراستہ کر کے سمرقند کا ارادہ کیا اور میرزا خلیل سلطان نے خبر پا کر لشکریوں کو بہت سے عطیے عطا کئے اور آخر ذوالحجہ میں سمرقند سے باہر نکلا۔ ع ایسے طالع کے ساتھ کہ قضا اُس کی بشارت دینے والی ہو، اور اس طرح پر کہ

بیت ؎ زین پر بیٹھا اور زین کو نہ دیکھا۔ اور اس کے گھوڑے کے نعل نے زمین کو نہ دیکھا (اس شعر میں تیز رفتاری سوار و اسپ ظاہر کی گئی ہے)
اور کش کے قریب موضع چکدالک میں ع وہ دونو لشکر ایک دوسرے کے قریب پہنچ گئے۔

اور پیشتر اس کے کہ صف آرائی ہوتی۔ امیر اللہ داد و امیر ارغون شاہ اور باقی امیر خلیل سلطان کی طرف چلے گئے۔ اور بہت سے لشکر نے بھی (خلیل سلطان سے) موافقت کی (مل گیا)۔ اور یہ آٹھویں محرم ۸۰۸ھ میں (ہوا) میرزا سلطان حسین نے بھاگ جانے میں ہی بچت دیکھی۔ اور میرزا خلیل سلطان مظفر و فتحمند سمرقند واپس پھرا۔ اور میرزا سلطان حسین اندخود و شبرغان کے قریب امیر شاہ سلیمان شاہ سے جا ملا۔ اور خوبی تدبیر اور لطف تقریر سے امیر سلیمان شاہ کو راستے سے بھٹکا دیا اور

Marfat.com

اُن دونوں کے درمیان قسموں سے مستحکم اور پکے عہد و پیمان ہوگئے۔ اور ہمیشہ کے لئے عہد نامے قرار پائے۔ میرزا پیر محمد نے امیر سلیمان شاہ کے پاس پیغام بھیجا۔ اور اُس کے (سلطان حسین کے) بُرے کام اور ذلیل اعمال بتلائے (اور کہلا بھیجا) کہ سلطان حسین میرا دشمن ہے۔ اس کو پکڑ کر میرے پاس بھیجدے۔ امیر سلیمان شاہ نے اُس کے پیغام پر کوئی توجہ نہ دی۔ امیرزا پیر محمد اس شرمندگی سے آگ کی مانند بھڑک اُٹھا۔ اور آنکھیں چندھیا دینے والی بجلی اور تند ہوا کی مانند تیزی سے اُن پر شبخون مارا۔ ع

لومڑی کو شیروں سے لڑنے کی طاقت نہ تھی (اس لئے وہ امیر سلیمان شاہ

اور سلطان حسین)

ہرات کی طرف بھاگ گئے۔ اور حضرت خاقان سعید کی دستبوسی کا شرف حاصل کر کے پادشاہانہ مہربانیوں سے سرفراز کئے گئے۔ اور آنحضرت نے اُن کے بارے میں مشورہ کر کے حکم دیا کہ ولایتِ سرخس سلیمان شاہ کو بطور عطیہ دی جائے گی۔ اور اُس وقت میرزا امیرانشاہ کالبوش کی حدود میں تھا۔ اور اُس خود رائے یعنی میرزا سلطان حسین کے بارے میں اُمرا و اکابر سلطنت نے (حضرت خاقان سعید سے) عرض کیا۔ کہ یہ فتنہ انگیز توہین کرنے والا اور نڈر حضرت صاحبقراں کی زندگی کے زمانے میں (بھی) سمرقند اور پھر شام میں باغی ہوا۔ اور آنحضرت کی وفات کے بعد اُمرا سے بغاوت کی۔ اور موجودہ زمانے میں بے سبب (حضور کے) فتح کے جھنڈوں والے لشکر سے منہ پھیر کر میرزا خلیل سلطان کے پاس چلا گیا۔ اور اُس کے امیروں کو قتل کر کے اس کے مارنے کا ارادہ کیا۔ اور خزانہ کا مال و اسباب (بھی) لوٹ لیا۔ اب ایسا نہ ہو کہ ناگاہ خدانخواستہ کوئی بڑا فتنہ پیدا ہو جائے۔ کیونکہ خدا کے حکم کے سوا کوئی تدبیر کسی کی فطرت کو نہیں سنوار سکتی اور اس کے حالات سے نفاق کے ثبوت اور اس کے کاموں سے دشمنی کے آثار ظاہر و ہویدا ہیں۔ ع دشمنی کے آثار اُس کی پیشانی سے ظاہر تھے۔

(حضرت خاقان سعید کا) مبارک حکم جاری ہوا۔ اور امیر نوشیرواں برلاس نے میرزا سلطان کو عراق کے دروازے کے باہر قتل کر دیا۔ امیر سلیمان شاہ جس نے اس کے عہد و پیمان کئے ہوئے تھے طوس میں یہ خبر سنکر رنجیدہ ہوا اور مخالفت ظاہر کی۔

Marfat.com

امیر سلیمان شاہ کے باغی ہونے اور اُن تمام واقعات کا ذکر جو خراسان میں واقع ہوئے

فرہنگ: معارک: جمع معرکہ۔ مترشح: ٹپکنے والا۔
متوشح: وشاح بمعنی ہار۔ لہٰذا متوشح کے معنی مزین و آراستہ۔
سماحت: مردانگی۔ غزارت: فراوانی۔ رزانت: بھاری پن۔
نباہت: بزرگی۔ اضاعت: ضائع کرنا۔ بہجت: حسن۔
توشہ: عطیہ، [illegible]۔ استمالت: اکسا دینا۔ رغبت دلانا۔
تمرد: سرکشی۔

ترجمہ: امیر سلیمان شاہ نے قاصد بھیجکر پیغام دیا۔ کہ اگر خاقان سعید اس بندے کی (سعادت) خدمت کا خواہاں ہے۔ تو امیر شاہ ملک کو پاس سے نکال دیوے اور نوشیروان [illegible] کو قتل کر دیوے۔ جب یہ ناپسندیدہ پیغام خاقان سعید کے مبارک کانوں (نصرت [illegible]) بشارت دینے والوں تک پہنچا۔ غصے کی آگ بھڑک اٹھی۔ لشکروں کی تیاری کا حکم دیا۔ اور طوس و مشہد جانے کا مصمم ارادہ کیا۔ اور مبارک جھنڈے لشکروں اور پوری شان و شکوہ کے ساتھ ساری قمش جام پہنچے۔ اور وہاں امیر سلیمان شاہ کے نوکر نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ (امیر سلیمان شاہ نے) امیر عبدالصمد بن امیر سیف الدین کو جو کہ اُس کا داماد اور قابل اعتبار آدمی ہے۔ بلایا ہے۔ حضرت خاقان سعید نے امیر عبدالصمد کو اجازت دی اور فرمایا کہ امیر سلیمان شاہ سے کہہ دیوے کہ تو نے لڑائیاں اور مشہور معرکوں پر پسندیدہ خدمات انجام دی ہیں۔ اور وہ حقوق جو کہ تجھے سلطنت بزرگ میں حاصل ہیں۔ شرح اور تفصیل کی حاجت نہیں رکھتے۔ اور (تو) ہمیشہ زیور ہنر سے آراستہ اور کمال عقل سے پیراستہ۔ فضیلتوں کے وسائل سے ملا ہوا۔ آبا کے پیوندوں (طریقوں) سے پیوستہ۔ اور خلق فصاحت، نظافت و پاکیزگی کی مردانگی (کمالات) سے وابستہ (رہا ہے)۔ اور فضیلتوں کی زیادتی ماسے کی کم [illegible] عقل کی

Marfat.com

سنجیدگی۔ نفس کی پاکیزگی اور عزت کی بڑھوتری میں زمانے کے دوسرے امیروں سے ممتاز اور بزرگ تر رہا ہے۔ اور حضرت صاحبقراں (امیر تیمور) تجھکو بیٹوں اور بھائیوں کے برابر سمجھتے تھے۔ اور (تو) دربار میں اہلِ اعتبار لوگوں سے اور کاسم (لڑائی) کے وقت شمشیر آبدار (کی مانند رہا ہے)۔ اور جہاں اعتقاد اور بھروسہ (تیری) اچھی خصلتوں اور پسندیدہ عادتوں پر (ہمیشہ) زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ (تجھے) چاہیئے کہ بلے خوف ہمارے پاس چلا آئے۔ اور اگر کسی کے بارے میں شکایت کرنی ہے۔ تو ہم اُس پر غور فرمائیں گے۔

امیر عبدالصمد نے یہ پیغام پہنچایا۔ امیر سلیمان شاہ نے چند ناقابل سماعت عذر بیان کئے اور کہا کہ کچھ لوگ میرے حقوق کے ضائع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اب سے اُن (خاقانِ سعید) کی ملازمت اُس خاص شہد کی مانند ہے جس کو بھڑوں کے ڈنک کی خوف سے کھا نہیں سکتے۔ (ہم نے) اُس دولت خانے سے بہت سی [illegible] اور بہت سی نعمتیں حاصل کی ہیں۔ اب جب کہ علوے میں [illegible] اور فالودہ میں [illegible] اور میاں میں دشمنی ہو گئی ہے) تو کیا مزہ آئے گا۔ امیر عبدالصمد نے پہلے کی زیادہ کوشش کرتا تھا۔ امیر سلیمان شاہ نے فیصلہ کیا کہ امیر جہان ملک آئے تو دیکھیں کہ کیا مصلحت ہے اور امیر جہان شاہ نے قلعہ کلات پہنچ کر اُس کو مضبوط بنایا اور بعض سرکش لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔

حضرت خاقان سعید نے میرزا الغ بیگ کو کیمپ کی حفاظت کے لئے ولایت بادغیس میں چھوڑا اور امیر شاہ ملک کو اپنے ہمراہ لے کر موضع خرجرد سے کوچ فرمایا۔ اور [illegible] جیسے نشان والے جھنڈے نے طوس و مشہد مقدس کے صحرا پر سایہ ڈالا [illegible] پہنچے۔ اُن امیروں کو جو کہ خراسان کی سرحدوں پر تھے۔ اور میرزا امیر انشاہ [illegible] کو پورے طور پر تیار کرکے عراق کی طرف روانہ فرمایا۔ اسی وقت [illegible] (لوگوں نے) قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔ اور امیر عبدالصمد نے [illegible] پاس سے آکر ان کا پیغام دیا۔ اور آنحضرت نے اُس کی درخواست کے بموجب امیر جہان ملک کو اس کے پاس بھیج دیا۔ اور میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک [illegible] مبارک لشکر سے جا ملے امیر جہان ملک گیا۔ اور پیغام پہنچایا [illegible]

Marfat.com

نے وعدہ دفا نہ کیا۔ اور جب جہان ملک واپس آیا۔ آنحضرت (خاقان سعید) نے امیر مضراب کو کلات کی طرف بھیجدیا۔

اسی عرصے میں امیر چرکس ولد امیر تومان کا قاصد پہنچا۔ اور عرض کیا۔ کہ قرا تتار ترکمان جن کو حضرت صاحبقران نے روم کی ولایت سے نکال کر ماوراءالنہر میں پہنچا دیا تھا وہاں سے بھاگ کر اس سرحد میں آرہے ہیں۔ حضرت شاہرخ نے امیر سید خواجہ امیر شاہ ملک اور امیر جہاں ملک کو حکم دیا کہ ڈبل مارچ کر کے اُن کا راستہ روک لیویں۔ اور امیر سید خواجہ نے پیر بادشاہ کے بیٹے سلطان علی کو جو کہ سمرقند سے بھاگ کر استرآباد جارہا تھا۔ راستہ میں گرفتار کر کے حضرت (شاہرخ) کے پاس بھیجدیا۔ آنحضرت نے اُس کی اصلاح کی اور اُس کے باپ کی خاتون کے ساتھ پیر بادشاہ کے پاس بھیجدیا اور سلطان علی کے بھائی سلطان حسین کو اپنی حفاظت میں رکھا۔ اور پیر بادشاہ کو تسلی دے کر پیغام دیا کہ حضرت صاحبقران کے عہد کے موافق وہ ولایت اُنہی (تمہارے پاس) کی رہے گی۔ چاہیئے کہ دل میں تردد کو راہ نہ دیویں۔ اور مدد کی امید پر ہمارے پاس آئیں۔ کیونکہ اس کے اوپر مزید مہربانی کی جائے گی۔ اور (شاہرخ) کے مبارک جھنڈے کلات کی طرف روانہ ہوئے۔ امیر سلیمان شاہ کلات کو چھوڑ کر سمرقند کی طرف بھاگ گیا۔

اور حضرت خاقان سعید نے سلطان ابو سعید ولد ابوالخیر قدس سرہ کے مزار شریف کی زیارت سے مشرف ہو کر زیارت کی سعادت حاصل کی۔ اور اُن بزرگوار (ابو سعید ابوالخیر) کی اولاد پر نوازش فرمائی۔ اور وہ امیر جو کہ اقوام قرا تتار کا راستہ روکنے کے لئے گئے تھے۔ اُن میں سے ایک جماعت کو قیدی بنا کر حضرت (خاقان سعید) کی خدمت میں پہنچا دیا۔ اور آنحضرت نے امیر سید خواجہ کو کلات کی طرف بھیجدیا تاکہ امیر سلیمان شاہ کا جو سامان وہاں رہ گیا ہو اُس پر قبضہ کر لیوے۔ اور اُس علاقہ کو مفسدوں سے پاک کر کے اُس قلعہ کو جو سلیمان شاہ نے تعمیر کیا تھا۔ مسمار کر دیوے۔ اور فتح کی نشانیوں والے جھنڈے دارالخلافہ ہرات کی طرف واپس ہو کر (حضرت خاقان سعید) ساتویں جمادی الاوّل کو ہرات میں) وارد ہوئے۔

اسی زمانے میں شاہ قطب الدین کا ایلچی سیستان سے آیا۔ اور عرض کی۔ شاہ جلال الدین کے بیٹے قرا شاہ علی اور شاہ غیاث الدین باغی ہوگئے اور بعد میں یہی خبر پہنچی

Marfat.com

(کہ وہ باغی ہو گئے)

امیر حسن جاندار وہاں کے لئے متعین ہوا تاکہ اُس فساد کو دبا دیوے۔ اور دونو باغی بھائیوں کو گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا۔ اور وہ ملک اُن ناپاکوں سے پاک ہو گیا۔

میرزا اُلغ بیگ کا اندخود و شبرغان کیطرف جانے کا ذکر اور خراسان کے باقی واقعات کی تفصیل

فرہنگ: زبان گیر۔ جاسوس، اشراق۔ چمکنا، روشن ہونا۔

ترجمہ:۔ آفتاب جیسی روشن رائے والے سلطانِ عالم نے یہ مصلحت سمجھی کہ میرزا الغ بیگ و امیر شاہ ملک کو اندخود و شبرغان کی طرف بھیجکر اُس علاقہ پر قبضہ کر لیویں۔ اور حکومت و فرمانروائی کے بارے میں جس طرح مصلحت سمجھیں رعیت کو حکم دیویں۔ اور انہوں نے اُس سرحد میں پہنچ کر چند جاسوس دریائے جیحون سے پار بھیجدئے۔ اور وہ سوار علی و خضر خواجہ کو گرفتار کر کے واپس آ گئے۔ میرزا اُلغ بیگ نے خضر خواجہ کو خاقان سعید کے پاس بھیجدیا۔ اور علی کو میرزا پیر محمد کے پاس بھیجدیا جو کہ شہر مقدس بلخ میں تھا۔ اور امیر سید خواجہ نے قلعہ کلات کی مہمات کو سر کرنے کے بعد جو اُس کے سپرد کی گئی تھیں (حضرت خاقان سعید کی) قدمبوسی حاصل کی اور اُس کے کارنامے مقبول ہوئے۔ اور چونکہ اُس نے دوبارہ بیرک بادشاہ کو بھگا کر اُس کے پسر کو گرفتار کر کے اور سرغنہ لوگوں کو تباہ و برباد کر کے خراسانات پر قبضہ کیا تھا۔ اور وہ (امیر سید خواجہ) خود امیر شیخ علی بہادر کا بیٹا تھا جس کی بہادری و شجاعت محتاج بیان نہیں اور حضرت خاقان سعید نے اس کی پرورش کی تھی (اس لئے) اس کو تمام مہمات ملکی و مالی میں پورا اختیار دیدیا گیا۔ اور امیر الامرا بنا دیا گیا۔ اور ملک کے انتظام کیطرف متوجہ ہو کر اُس نے عرض کیا کہ مودود والئے گرمسیر نے اب تک شرفِ قدمبوسی حاصل نہیں کیا۔ (پھر) حضرت خاقان سعید نے حکم دیا کہ امیر جہاں ملک غور اور گرمسیر کی طرف جا کر وہاں کے سرکشوں اور باغیوں کا انتظام کریں۔ اور اسی عرصے میں امیر موسیکا اور

Marfat.com

امیر شاہ ملک نے ولایت خوارزم چھوڑ کر ملازمت کی سعادت حاصل کی۔ اور بادشاہانہ مہربانیوں سے عزت حاصل کی۔ اور جب سردی کا موسم ختم ہوگیا تو حضرت خاقان کی فتح مند فوج ... بیلاق (مقام گرم سیر) باغ دلکشا کی طرف روانہ ہوئی۔ اور قزل رباط کی منزل پر میرزا پیر محمد اور میرزا خلیل سلطان کے درمیان جنگ کی خبر سنی اور موقع ... کیا اور اسی جانب سے امیر تیمور کی بیٹی مہد علیا رقیہ خانیکہ پہنچی اور فرزند سعادتمند میرزا شاہ سلطان کو الہ بیگی کے پاس جو کہ میرزا الغ بیگ کی حرم محترم تھی پہنچا دیا۔ اور حضرت خاقان جشن و شادی منعقد ہوئے چند روز عیش و عشرت میں بسر کئے

شعر — دنیا میں عیش سے بہتر کوئی کام نہیں ہے۔

میرزا پیر محمد جہانگیر اور میرزا خلیل سلطان کی لڑائی کا حال

فرہنگ الفاظ

روان: روح، جاری ہونا۔ مجروح: مارا ہوا۔
ضارب: ضرب لگانے والا۔ برانغار: دائیں فوج۔ جوانغار: بائیں فوج۔
اعمال: ... جمع عمل۔ واجری: اکڑا ہوا۔
مستاصل: بیخ کنی کیا ہوا۔ الغنیمہ: مال غنیمت۔

ترجمہ: اس زمانہ میں جبکہ میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اندخود اور شبرغان پہنچے۔ امیر شاہ ملک نے دریا کے کنارے پہنچ کر پل باندھ لیا۔ اور میرزا خلیل سلطان ... دریا کے کنارے جا پہنچا۔ اور اس کے سپاہیوں نے اس پل سے جو کہ امیر شاہ ملک نے بنوایا تھا۔ گذر کر امیر شاہ ملک کے لشکر کے ساتھ جنگ کی اور مشارالیہ امیر شاہ ملک کا ... سردار ... قتل کیا گیا۔ اور دونوں طرف سے ایلچی پیغام کے ذریعہ صلح قرار پائی۔ میرزا خلیل سلطان سمرقند کی جانب واپس چلا گیا۔ اور امیر شاہ ملک بھی واپس چلا گیا۔ اور میرزا پیر محمد نے امیر شاہ ملک کو طلب کیا۔ اور بلخ میں ملاقات کی۔ میرزا پیر محمد

Marfat.com

نے میرزا خلیل سے بہت شکایت کی اور اس کے خاص آدمیوں نے کہا میرزا پیر محمد حضرت
صاحبقران کا ولیعہد ہے اور تخت اکا وارث اُس کو پہنچتا ہے کیونکہ وہ بڑا بھائی ہے۔ اور
میرزا پیر محمد نے میرزا خلیل کے پاس ایلچی بھیجکر پیغام بھیجا کہ حضرت صاحبقران نے
کب دیا وصیت کی تھی کہ ملک وتخت کا مالک خلیل سلطان ہوگا۔ میرزا خلیل سلطان
نے جواب دیا کہ جس قادر (خدائے بزرگ) نے حضرت امیر (تیمور) کو تخت اور ملک
دیا تھا۔ اُسی نے مجھے بھی عطا فرمایا۔ اور میرزا پیر محمد اور امیر شاہ ملک اس جواب سے
غضبناک ہوئے اور اس بات پر دونو طرف سے لڑائی کی باتیں پیدا ہو گئیں۔

مصرع — ایک ذرا سی بات لڑائی کا سبب بن جاتی ہے

لشکروں کو ترتیب دے کر دریا سے گذرے۔ اور اس طرف میرزا خلیل سلطان
نے لشکریوں پر بے انتہا بخششیں کیں

نظم — اور جس نے احسان کی قید پایا قید ہوا۔

اور نسف کے قریب دونو جنگجو اور شیر خو فوجیں آمنے سامنے ہو کر لڑنے لگیں۔
اور نیزوں تیروں گرزوں اور شمشیروں کے زخموں کی وجہ سے بہادر سپاہی چلانے لگے

بیت: تیروں نے دماغوں میں عقل کی طرح جگہ لی۔ اور نیزے انسانوں
کے جسم میں روح کی طرح جاری ہوئے (داخل ہوئے)

غالب ومغلوب گتھم گتھا ہو گئے اور مارنے والے اور مضروب گڈمڈ ہو گئے۔ میرزا
خلیل سلطان نے بہادران ماوراء النہر کے بازوؤں کی طاقت سے اور خراسانی پہلوانوں اور
عراقی بہادروں کی جوانمردی سے جنمیں سے ہر ایک تیغ کے وار سے بجلی کی مانند آگ برساتا
تھا۔ اور لڑائی کی گرد کو خون کی بارش سے دباتا تھا۔ میرزا پیر محمد کے قلب لشکر پر حملہ
کر کے اُس کے پاؤں اُکھاڑ دیے۔ اول ارلات کی جماعت بھاگ پڑی۔ پھر دائیں جانب
اور بائیں جانب کی فوجیں تتر بتر ہو گئیں۔ میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک نے جب
دیکھا کہ قلب لشکر بھاگ گیا۔ تو انہوں نے بھی گھوڑوں کی باگیں موڑلیں اور بہتیوں کے
مال وسامان سمرقندیوں کے ہاتھ لگے۔ اور خدا نیک کرتا ہے۔ میرزا خلیل نے قیدیوں پر
رحم فرما کر ان کو امن کا چارہ دیا۔ اور احسان کے بہشت میں جگہ دی۔ (ان پر مہربانی
فرمائی) اور یہ دوسری ماہ رمضان کا واقعہ ہے۔ اور حضرت خاقان سعید نے یہ خبر سنکر

Marfat.com

عنان ملک گیری اُس جانب کو موڑی۔ اور میرزا اُلغ بیگ اور امیر شاہ ملک نے حاضر خدمت ہونے کی عزت حاصل کی۔ اور اجازت حاصل کرکے ولایت بادغیس میں ایک ماہ تک قیام کیا تاکہ اُن کے گھوڑے فربہ ہو جائیں۔ اور منزل ناری میں امیر قتا شیریں کا لشکر جسے) کو آنحضرت نے میرزا خلیل سلطان کے پاس بھیجا تھا اُس کے نوکر کے ساتھ واپس آیا اور نوکر نے) عرض کیا کہ میرزا خلیل نے عذر خواہی کرتے ہوئے پیغام دیا ہے کہ ہم اُسی عہد و پیمان پر قائم ہیں۔ لیکن چونکہ میرزا پیر محمد دریا پار کرکے ہماری ولایت میں گھس آیا تھا (اسلئے) ہم نے بھی جنگ کی۔ اور خدائی بزرگ و برتر نے ہیں فتح بخشی۔ حضرت خاقان سعید نے مزید جادقی قربانی کو میرزا خلیل سلطان کے ہمراہ بھیجا اور پیغام دیا۔ کہ ہم بھی اُسی عہد پر (قائم) ہیں۔

ع ہم اُسی پہ ہیں جس پہ کہ تھے اور وہی (قائم) رہیگا۔

لیکن امیر سلیمان شاہ اور ارغون شاہ اور احمد جہرہ نے ہماری ولایت میں داخل ہو کر خرابی پھیلائی اور جب ہماری سپاہ کی کثرت دیکھی تو گویا وہ گدھے ہیں اور شیر سے ڈر کر بھاگ گئے ہیں" بھاگ گئے۔ اب ہم دریا کے کنارے تک آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چاہیئے کہ خلیل سلطان بھی دریا کے کنارے تک آئے (تاکہ) پچھلی باتوں کو بھول کر

ع تازہ عہد و پیمان کریں

اور اگر خود نہ آسکیں تو معتبر امیروں کو بھیجدیں۔ تاکہ ہمارے آدمیوں سے بات چیت کریں۔ اور جو کچھ طے پائے (ہم) اُس کے مطابق عمل کریں۔ اور چند روز فتحمند لشکر نے پورا تان اور اپلار کے سرد مقامات میں قیام کیا۔ اور وہاں پر مزید جادقی قربانی آیا اور دولت خواجہ چنگیز خان کو بھی ہمراہ لایا اور عرض کیا کہ آنحضرت جس کو مناسب سمجھیں۔ دریا کے کنارے بھیج دیں۔ کیونکہ ہم نے امیر اللہ داد اور امیر ارغون شاہ کو مقرر کر دیا ہے۔ آنحضرت نے امیر مضراب کو اس مہم کے لئے نامزد کیا۔ اور جناب قاضی قطب الدین کو بھی اس کی ہمراہ بھیجدیا۔ اور امیر جہاں ملک نے جو کہ گرمسیر کی طرف گیا ہوا تھا۔ مودود روالئے گرمسیر کو) شکست دے کر اور اُس کی بیخ کنی کرکے اور اُس کو حدود ولایت سے باہر نکال کر اور قلعہ درفشانی کو تعمیر کرکے اور امیر سیفل گرمسیری اور حسام الدین غوری کو کوتوال مقرر کرکے اور بہت سا مال غنیمت لے کر مبارک لشکر سے آملا۔ اور علی بیگ نے

Marfat.com

ہوکہ جہاں ملک کے ساتھ تھا حاضر ہوکر امیر شاہ ملک سے بیان کیا کہ میں سید خواجہ کی بزرگی کے سبب سے لشکر میں نہیں گیا۔ آنحضرت نے بہت غصہ ہوکر فرمایا کہ اس کو ایسی بات کہنے کا کیا استحقاق حاصل ہے۔ اور بایسنغر تواچی کو اُس کے پاس بھیجکر حکم دیا کہ اُس کے لئے صرف ایک ماہ بادغیس میں ٹھہرنے کا حکم تھا۔ اب چند روز زیادہ گذر چکے چاہیئے کہ فوراً لشکر میں آجائے۔ اور اگر لشکر میں نہ آئے تو ہماری مملکت میں نہ رہے اور جہاں بھی چاہے چلا جائے۔ اور آنحضرت نے ایلار سے دارالخلافہ ہرات کا رُخ کیا۔ اور دریائے مرغاب سے گذر کر ڈبل مارچ کر کے لشکر سے پہلے منزل پر آ گئے۔ اور امیر شاہ ملک یکہ اُلنگ کے راستے سے میرزا پیر محمد جہانگیر کی طرف چلا گیا۔

امیر سیّد خواجہ بن امیر شیخ علی بہادر کی بغاوت کا ذکر

فرہنگ: منوط:- وابستہ۔ غرّہ:- پہلی تاریخ۔ موجب:- سبب۔

اکراہ:- جبر۔ **افواہ:-** منہ۔ **تفہیم:-** سمجھانا۔

مستخلص گردانیدن:- خالی کرانا، حاصل کرنا۔

ترجمہ:- جیسا کہ ذکر کیا جا چکا امیر سید خواجہ نے عہدہ امیر الامرائی حاصل کر لیا تھا اور تمام امورات جزوی اور کلی طور پر اُس کی زبان اور قلم (کے اشارے) سے منوط تھے اور اُس نے اپنے آپ کو با اختیار دیکھ کر (بموجب اس کے کہ تحقیق یہ انسان بے پروائی سے باغی ہوگیا) اُس کا مزاج اعتدال کے راستے سے پھر گیا۔ اور امیر شاہ ملک کے جانے نے (اُس کے غرور میں) یہ اضافہ کیا کہ مستقل طور پر حکمرانی کا خیال اُس کے دماغ میں پیدا ہوگیا۔ اور امیرزادوں کا ایک گروہ مثلاً امیر سیف الدین کے بیٹے عبداللہ اور طاہر و فضل اور امیر ایدکو قرا کے بیٹے شمس الدین و شیر علی و ابو المسلم و محمد بیگ و تیمور ملک و دولت و محمد فضل اللہ اُس کے وعدوں پر فریفتہ ہوگئے اور حضرت (خاقان سعید) سے پھر گئے۔

Marfat.com

اور امیر سید خواجہ پہلی ذی الحجہ کی شام کی نماز کے وقت اس جماعت کے ساتھ جو قانقت سے سوار ہو کر جام کی طرف روانہ ہوا۔

جب یہ حالت حضرت (خاقان سعید) کو جس کے نور کا ایک ذرہ آفتاب ہے۔ معلوم ہوئی۔ فوراً آدھی رات کے وقت ایک گروہ کیساتھ جو کہ اُس وقت موجود تھا اُس کے پیچھے روانہ ہوئے۔ اور صبح ہی صحرائے زیرگ میں اُن تک پہنچکر ایک آدمی (پیغامبر) کو بھیجا (اور پیغام دیا) کہ تم کیوں باغی ہوئے ہو۔ اور آنحضرت سوار ہوکر تنہا اُن کے پاس چلے۔ وہ سب پیادہ ہوکر روانہ ہوگئے۔ اور اپنے قصور کا اقرار کر کے آنحضرت کے پاؤں میں گر پڑے۔ آنحضرت نے مہربانی فرما کر اُن کو معاف کر دیا اور سب کو (جو) ... کر ... سے نسبت رکھنے والی (رہائی) رکاب کے ہمراہ واپس چلیں۔ (چنانچہ پل سالار پہنچ گئے) اور آنحضرت نے اُن پر اعتبار کیا اور پہلے خود شہر میں داخل ہوگئے۔ وہ لوگ جو سید خواجہ سے ملے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے (سید خواجہ سے) کہا کہ اگر تجھے معاف (بھی) کر دیگا تو ہم میں سے ہر ایک کو ایسی سزا دے گا کہ پرندوں کو بھی ہمارے حال پر رونا آئے گا۔ ہم تجھ کو اپنے سے علیحدہ نہ جانے دیں گے پھر سب متفق ہوگئے اور جام (طوس) کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور حضرت خاقان سعید نے انتقام لینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اسی زمانے میں ... تیمور قواچی نے ... مرزا ... کے پاس سے آکر عرض کیا کہ ہم عرصے تک دریا کے کنارے پر رہے لیکن میرزا ... نے ... نہیں کیا اور (حضرت خاقان سعید نے) حکم دیا کہ امیر ... (ہمارے) اعلیٰ تخت (دربار) کے روبرو حاضر آئے۔ اور آنحضرت نے امیر حسن صوفی ترخان اور امیر فیروز شاہ کو سید خواجہ کے پاس بھیجکر پیغام دیا (تو کون ہے اور تو کیا ہو جائے گا۔ اور مجھ سے بہتر کس طرح ہو جائیگا۔ جو کچھ ہوا سو ہوا گذشتہ باتوں پر خاک ڈالکر ہم نے تیرا قصور معاف کیا اور تیرا وہی وعدہ اور منصب برقرار رکھا

بیت:- آؤ اپنے عہد پر اُسی طرح رہو۔ تو ہم کو پہلے سے بھی زیادہ عزیز ہوگا۔

اُمراء سید خواجہ کے پاس گئے۔ اور نصیحت کی۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آنحضرت چاہتے تھے کہ اس کو مہربانی سے راہِ راست پر لے آئیں

نظم:- وہ ظلم و ستم سے کسی کو کام کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ اُس نے دنیا کو انصاف اور

مہربانی سے اپنا تابع بنایا ہے۔ اُس کی درگاہ کی خاک مرتبہ میں آسمانوں تک پہنچی۔ اور سخاوت میں اُس کا بلند نام زبان زد عام ہو گیا۔

کیونکہ لوگوں نے کہا ہے۔

بیت۔ وہ شخص جو کہ کسی درخت کو عمر بھر پالتا ہے۔ بے ضرورت اُس کو جڑ سے نہیں اُکھاڑتا۔

اسی زمانے میں خبر آئی کہ مودود گرمسیری پسر غور کی سرحدوں میں داخل ہو کر تباہی کر رہا ہے آنحضرت نے امیر اویس بن امیر آتبو اور طغائی رکن کو اُس طرف مامور کیا۔ اور ظفر کی نشانی والے جھنڈے تیسری ذی الحجہ کو ہرات سے جانب مقصود روانہ ہوئے۔ اور مرغزار شبرتو جس کو نصف روزہ سبزے کے پھولوں نے دیبائے ہفت رنگ کی مانند بنا رکھا تھا حضرت خاقان سعید کا خیمہ گاہ و لشکرگاہ ہوا۔ اور امیر مضراب جو کہ دریا کے آمویہ کے کنارے پر تھا (حضرت سے) آملا۔ اور طبس سے امیر یوسف جلیل کا نوکر جو کہ وہاں کا داروغہ تھا ایک خط لیکر آیا جو کہ امیر سید خواجہ نے اپنے بھائی کے نوکر یوسف خواجہ کے ہاتھ میرزا اسکندر کو بھیجا تھا۔ اُس کا مضمون یہ تھا کہ عراق ایران کو تمہارے لئے مسخر کر رہا ہوں۔ جب یہ بات معلوم ہوئی تو پھر حضرت خاقان سعید کو اُس کی اصلاح کی امید جاتی رہی اور سید خواجہ کی طرف سے ایک معتبر آدمی نے آکر بیان کیا کہ وہ مخالفت پر جما ہوا ہے۔

Marfat.com

۸۰۹ھ ہجری کے واقعات

طوس اور مشہد مقدس کی طرف خاقان سعید کے جانے کا ذکر

فرہنگ:

بقعہ:- مقام۔ مکلل:- ملمع کیا ہوا۔
مہلل:- منقش، آراستہ۔ ہبوط:- اترنے کی جگہ
قطب:- وہ کیلی جس پر چکی کا پاٹ گھومتا ہے۔ قراب:- نیام
لمعان:- جمع لمعہ شعاع۔ استمرار:- ہمیشگی۔ حصین:- مضبوط
فیہ:- گویا مکان۔ تواجی:- نقیب، انسپکٹر۔ سان:- تعداد،
[illegible] آحاد:- معمولی۔ فئہ:- گروہ۔
بوقلموں:- تصویر دار۔ عواصف:- تند ہوائیں۔

ترجمہ:- آسمان جیسے مرتبے والی (خاقان سعید کی) فوج نے پہلی محرم الحرام کو جام کی طرف حرکت کی۔ اور آٹھویں تاریخ بروز جمعہ کو وہ متبرک جگہ (جام) لشکروں کے سایہ افگن جھنڈوں کے پھریروں سے آراستہ اور منقش ہوئی (یعنی لشکر جام میں پہنچ گئے)۔ اور حضرت خاقان سعید نے عقیدے کی صداقت اور خوبیٔ یقین سے کشف و الہام کے انوار کے اترنے کے مقام یعنی شیخ الاسلام احمد جام (خدا اس کے بھید کو پاک کرے) کے مبارک و متبرک مزار پر اترے اور زیارت کی شرائط بجا لا کر اس ہدایت کے آفتاب اور آسمان ولایت کے قطب کی روح مقدس سے فیض حاصل کیا۔ اور اس بزرگوار کی اولاد پر مہربانی فرمائی۔ اور مستحق لوگوں کو صدقے اور انعامات دیئے۔ اور وہاں سے قصبہ زرجرد میں تشریف لائے۔ (جہاں پر کہ) میرزا عمر کا ملازم پہنچا اور عرض کی کہ (میرزا عمر)

Marfat.com

حاضر خدمت ہونے کے لئے آ رہا ہے لیکن اسباب سفر کی کمی کی وجہ سے آہستہ آہستہ آ رہا ہے۔ آنحضرت نے دلجوئی کر کے فرمایا کہ (وہ) بھائی اور بیٹے کے برابر ہے اُس سے (کوئی چیز) ملک اور خزانہ عزیز نہ رکھا جائے گا۔ دوسرے روز جبکہ آفتاب نے اپنی سنہری تلوار آسمان کی نیلی نیام سے نکالی (سورج نکلا) اور اس کی شعاعوں سے روئے زمین منور ہوئی۔ تو دنیا کو آراستہ کرنے والے (خاقان سعید) نے مناسب سمجھا کہ لشکروں ہتھیاروں اور زرہ بکتر کا معائنہ فرمائیں

نظم:۔ حکم دیا گیا اور تمام لشکر کے سپاہی، زرہ بکتر کے معائنہ کرانے کے لئے سوار ہو گئے (اور) سب کے سب صف بندی کر کے ہاتھوں میں تلواریں اور نیزے لے کر آراستہ ہو گئے۔ جھنڈوں اور رنگ برنگ کے نشانات (کے عکس) سے زمین و آسمان کا درمیانی حصہ سرخ زرد نیلا اور بنفشی رنگ ہو گیا گویا کہ تمام دنیا دلہا بن گئی یا کرۂ ہوا نے تمام پہن لی۔ زمین و آسمان کا درمیانی حصہ گرد و غبار کی وجہ سے آبنوس کی مانند سیاہ ہو گیا۔ اور طبل کی آواز سے عناصر اربعہ کانپ اٹھے۔

آنحضرت نے (خاقان سعید) آفتاب کی مانند آسمان کی سیر کرنے والے گھوڑے پر سوار ہو کر لشکروں اور فوجوں کا معائنہ فرمایا اور لشکر والوں نے۔

شعر:۔ سب نے ایک دم نعرہ لگایا اور نعرہ گردوں تک بلند کیا۔ (اور دعا کی) کہ اے بادشاہ زمانہ تیرے مقصد کے موافق ہو۔ اے آسمان اور ستارے تیرے غلام ہوں۔

جب آنحضرت نے اسلحہ و زرہ بکتر کے ملاحظہ سے فراغت حاصل کی تو آنحضرت کی مہربانی کے آفتاب نے دوبارہ سید خواجہ کے حال پر سایۂ کرم ڈالا۔ کیونکہ آپ کی شرافت کی بزرگی اجازت نہ دیتی تھی کہ وہ لوگ بھی جو بجبوراً اس کے محکوم بن گئے ہیں تکلیف اور مصیبت کی آگ میں جل جائیں۔

بیت:۔ کیونکہ جب کسی جنگل میں آگ لگتی ہے تو اس جنگل میں نہ کوئی خشک چیز باقی رہتی ہے نہ تر۔

اس (سید خواجہ) کے نوکر یا غلام باندی کو اس کے پاس بھیجا۔ اس کی درخواست

منظور کیں اور اُس کے مطالب پورا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اور باغار باقدی نے جو کچھ (آنحضرت سے) سنا تھا۔ (سید خواجہ تک) پہنچا دیا لیکن شعر

جب عقل کی بات سننے والے کان ہی نہ ہوں تو اچھی باتیں کہنے کا کیا فائدہ۔

حضرت خاقان سعید نے جب معلوم کیا کہ وہ دشمنی کے طریقے پر قائم ہے۔ تو حمیت کی آگ بھڑکی۔ اور برق وش باد رفتار گھوڑے پر سوار ہوا۔ (آسمان کے) فتح ونصرت کرنے کے دامن کی طرف حرکت کی۔ اور قصبہ خجند کے نواح سے کوچ کر کے مولہ میں محرم کو رباط سنگ بست میں نزول فرمایا۔ اسی منزل سے منزل یافتہ میں (آنحضرت نے) سنا کہ سید خواجہ قاہر کلات کی جانب کہ آسمان کی آنکھ نے اُس مضبوط قلعے جیسا دوسرا قلعہ نہ دیکھا تھا چلا گیا ہے۔ اور وہاں پر قلعہ بند ہو بیٹھا ہے۔ اُن بیوقوف لوگوں میں سے جو اُس کے ساتھ تھے۔ سعادت ازلی نے کچھ لوگوں کی رہنمائی کی۔ اور ارکان دولت کو اپنا سفارشی بنا کر (حاضر ہوئے)

بیت :- بہادر دل نے تیغ و کفن لیا اور زمین پر پیشانی رکھی۔

آنحضرت کے بزرگ اخلاق نے سب کو معافی دی اور امان بخشی۔ اور آسمان ولایت کے قطب۔ برج سیادت کے ستارے دریائے سعادت کے موتی۔ شجرِ نبوت کے پھل۔ امامت کے باغ کے پودے۔ رسالت کی آنکھ کے نور

بیت :- علی ابن موسیٰ رضا کہ اہل بصیرت کی نگاہ القاب اُس کے نام سے عزت پاتے ہیں۔

کی زیارت کے ارادے سے مشہد مقدس آیا۔ اور انوار کے اُترنے کی جگہ والے مزار کے بزرگ مراسم و شرائط بجا لایا۔ اور (پھر) رادکان روانہ ہوئے۔ اور (وہاں پہنچ کر) اُس دلکشا میدان میں سورج اور چاند جیسی بلندی والے خیمہ و بارگاہ قائم کیے

اسی زمانے میں خاقان سعید کے مبارک کانوں تک یہ خبر پہنچی کہ خواجہ علی نصر اللہ ترشیزی قلعہ پر وارد کو تیار کر کے امیر سید خواجہ کی دوستی کا دم بھرتا ہے آنحضرت نے امیر مضراب کو اُس طرف نامزد کیا (بھیجا) علی نصر اللہ بھاگ گیا اور امیر مضراب اُس کا مال و سامان لے کر (آنحضرت کے) حکم کے بموجب ہرات کو روانہ ہوا۔

اور آنحضرت نے امیر ... کو حکم دیا۔ کہ سید خواجہ کے حالات کی تحقیق کرے

امیر بوتہ نے جستجو سے تحقیق کیا کہ امیر سید خواجہ کلات کی طرف چلا گیا تھا۔ اور وہاں جاکر اُس نے سُنا کہ امیر علیکہ اور امیروں کا ایک گروہ سرخس و مرو کے لشکروں کی ساتھ (آنحضرت کے) مبارک لشکر کی طرف چلے گئے ہیں۔ (یہ خبر سنکر) حیرت سے عاجز ہوکر "موقع پر بھاگ جانا بھی فتح ہے" کہتا ہوا سخت گرمی میں مازندران کیطرف بھاگ گیا۔ اور امیر عبدالصمد و امیر شمس الدین لوچ قرا کو پہلے ہی پیرک بادشاہ کے پاس مازندران روانہ کردیا تھا۔ پس جب امیر بوتہ کی معلومات کی خبر (آنحضرت کو) ملی۔ اور امیر علیکہ جو کہ آنحضرت کا دودھ شریک بھائی تھا۔ بڑے لشکر کے ساتھ آنحضرت کے لشکر سے آ ملا۔ (زمبارک) حکم جاری ہوا کہ فسپکبٹر لشکروں کو ترتیب دیں اور لشکروں کی تعداد سے مطلع کریں۔ اور حضرت خاقان سعید نے فوجوں اور لشکروں کے سرداروں کو۔ سو سپاہیوں اور دس سپاہیوں کے افسروں کو حتٰے کہ معمولی سپاہیوں کو بھی انعامات و اکرامات عطا فرمائے۔

اور دسویں ماہ صفر کو مرغزار رادکان سے مازندران کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ربلغہ آغاج خیر شاں میں امیر شاہ ملک بلخ کی طرف سے بزرگ لشکر میں پہنچا۔ اور ملغان کے سرد مقام سے آنحضرت نے منگلی تیمور نایاں کو جوکہ آداب پیغامبری میں مشہور تھا۔ پیرک پادشاہ کے پاس بھیجا۔ پیغام یہ تھا کہ "ہم نے سید خواجہ کو غلامی کے گڑھے سے نکال کر آسمان امارت و سرداری کی بلندی تک پہنچایا۔ (لیکن) حکومت قائم کرنے کے فاسد خیال کے جنون نے اس کے دماغ پر ایسا قابو پا لیا کہ لاعلاج ہوگیا۔ اور دشمنی کا گندہ مواد اس کے مزاج میں اتنا شامل ہوا کہ دعاؤں اور نصیحتوں کے عمدہ شربت بھی کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اور (اُسنے) شہروں کی بربادی اور بندگان خدا کو تکلیف پہنچانے کیلئے فساد کا ہاتھ دراز کیا۔ اور جب ہماری تشریف آوری کی خبر سنی۔

بیت :- تو تلوار کی بجلی دیکھے بغیر ہی اس طرح بھاگا جیسے لومڑی شیر کو دیکھکر (بھاگتی ہے)۔

اب سنا گیا ہے کہ آپ اس طرف (تمہاری طرف) کا ارادہ کیا ہے۔ اُمید ہے کہ دوستی کے باغ کو محبت کے پانی سے تازہ رکھوگے اور باغی فوج کو جنہوں نے متابعت کی ... سے سر پھیر لیا ہے اور خدمت کے دائرہ سے پاؤں باہر نکال لیا ہے اپنے ملک کی سرحد میں داخل نہ ہونے دوگے۔

بیت :- عقلمند لوگ دشمن کے دوستوں سے اور دوست کے دشمنوں سے

میل جول نہیں رکھتے۔

اور یقین رکھو کہ (ہم) خدا کے بزرگ کی مہربانی اور تائید آسمانی سے دوستوں پر شفقت کرنے اور دشمنوں سے بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور " اللہ تعالے نیکی کی ہدایت دینے والا ہے " اگر یہ بات عقل کے کان سے نہ سنو گے اور ہماری دشمنی کی بری تصویر کو عقل کی نظر سے برا نہ سمجھو گے تو ہماری مہربانیاں ہمارے قہر و عتاب سے مبدل ہو جائیں گی۔ اور خدا کی مرضی کے بموجب ایسی (خطرناک حالت) ظہور پذیر ہوگی کہ اس کا تدارک نا ممکن ہو جائے گا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہے بہت جلد انقلاب سے خیر و باد ہو جائیں گے " اور جب منگلی تیمور مازندران کی طرف روانہ ہوا تو مبارک لشکر نے شدتِ گرما کی وجہ سے کچھ عرصہ قیام کیا۔ اور شکار کھیلنے کا ارادہ کیا۔

سمرقند (سمرقند) میں حضرت خاقان سعید کے شکار کھیلنے کا ذکر

فرہنگ:

قمر سیر: چاند جیسی رفتار والا۔ عنان دادن: گھوڑے کو دوڑانا

زہرہ: رقاصہ فلک۔ عطارد: دبیر فلک۔ مریخ: جلاد فلک۔

یازان: بانند بڑھانا۔ رُمان: انار۔

ترجمہ: حضرت خاقان سعید نے سمرقند کے نواح میں شکار کی خواہش فرمائی۔ اور نقیبوں نے ڈھنڈورا پٹوایا کہ لشکر بیرکہ صحراؤں اور پہاڑوں کے شکاروں کو اکٹھا کریں اور وحشیوں اور حیوانات کو صحرا میں ہنکا دیں۔ اور آنحضرت بجلی جیسے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ماہ رفتار اور زہرہ جبیں گھوڑے کو دوڑا دیا۔ آفتاب پیکر شاہزادے ستاروں جیسے امیر عطارد جیسے عاقل وزرار مریخ جیسے جنگجو سپاہی۔ باد رفتار گھوڑے اور شیر جیسے دبدبے والے کتے شکار کے نشان پر دوڑتے تھے۔ اور ہر طرف شادمانی کے تیر پھینکتے تھے (اتنا شکار حاصل کیا کہ) سرین آہو عقاب کے پر کی مانند نظر نہ آتا تھا اور آسمان اور صحن صحرا پرندوں

Marfat.com

اور چرندوں سے خالی ہو گیا

نظم: (جب) انہوں نے شکار کے لئے ہاتھ کھولا تو زمانے نے شکار کو گھیر لیا چیتے نے ہرن کی گردن پکڑی اور باز نے بٹیر کا سینہ چاک کیا۔ کمند نے گورخر کی طرف ہاتھ پھیلایا جیسے دیو کی لبس گردن سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے) باز و باشہ اور شاہین کے پر آسمان پر ماہ فروردین کے ابر کی مانند پھیل گئے۔ شکارگاہ کی زمین شکاروں کے خون سے لعل بدخشاں جیسی (سرخ) ہو گئی اور سخت پتھر یاقوت جیسے سرخ رنگ والے ہو گئے۔ اور (اسی طرح) چند روز خوشی خوشی شکار میں گزرے۔ اسی زمانے میں قاصد پہنچا اور (اس نے) عرض کیا کہ میرزا عمر بہادر (آنحضرت کے) مبارک لشکر کے قریب پہنچ گیا۔ ع

حضرت اعلیٰ کی دست بوسی کی امید پر آ پہنچا۔

حضرت خاقانِ سعید کی خدمت میں میرزا عمر کے پہنچنے کا ذکر

فرہنگ، مآرب: ضروریات۔ مایحتاج: وہ چیزیں جن کی ضرورت ہو۔ مآثر: صفات، خوبیاں۔ خدم: جمع خادم۔ راسخ: پکا

ترجمہ: میرزا عمر بہادر کو جب باپ اور بھائی کے ساتھ صلح کی امید نہ رہی (جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے) اور ممالک فارس میں ٹھہرنے کی قوت نہ رہی تو (آنحضرت کی) سلاطین کو پناہ دینے والی بارگاہ کی طرف رخ کیا اور درخواست بھیجی جس کا مضمون یہ تھا کہ حضرت خاقان سعید کے اور کوئی وسیلہ اور سہارا نہیں رکھتا۔

بیت: تیری چوکھٹ کے سوائے میرے لئے دنیا میں اور کوئی پناہ نہیں ہے میرے سر کیلئے اس در کے سوا اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے

اور اس وقت ہر قسم کی ضروریات کی کمی اور گھوڑوں کی کمزوری کی وجہ سے تنگدستی کی

Marfat.com

سعادت سے دُور عاجزی کی منزل میں پڑا ہوں۔ حضرت خاقان سعید نے فوراً خاص خلعتیں نامور گھوڑے تاج اور کمر بند بھیجکر حکم دیا کہ اُس کی گذرگاہ سبزوار میں اُس کی ضرورت پوری کر کے عزت و احترام کی شرائط بجالائیں۔

نظم :- خیمے تنبو اور سونا اور چاندی (سواریوں اور اونٹوں کی) قطاریں اور مہاریں اور تاج اور کمر بند اور ایسے تازی گھوڑے جو دوڑ کر گذشتہ روز کو بھی پکڑ لیتے تھے۔

میرزا عمر سبزوار میں تمام ضروری چیزیں مرتب کرنے کے بعد (آنحضرت کے) مبارک لشکر کی طرف روانہ ہوا اور پہلی ربیع الاول کو سیلاق سملقان میں خواجہ قینر کے مقام پہ دستبوسی کی سعادت حاصل کی۔ اور پادشاہانہ خوبیوں سے بلند اعزاز و افتخار حاصل کیا۔ اور نوکر و سامان اور عمدہ خلعتوں اور نامور گھوڑوں کے انعام سے بزرگی حاصل کی اور جب اپنے اوپر نہایت مہربانی دیکھی تو یہ مضمون کہ "کاش کہ میری قوم میرے بارے میں یہ جانتی کہ میرے رب نے مجھے معاف کر دیا اور مجھے مکرمین سے منتخب کیا"، ظاہر ہوا اور زبان حال سے یہ بات کہتا تھا۔

بیت :- بندہ کی حالت نے نیا قوام حاصل کیا (حالت بہتر ہوئی) امن اور عیش کے سامان کا نیا انتظام ہوا۔

اور اسی زمانے میں منگلی تیمور خواجہ کی کو ساتھ لیکر جسکو پیر پادشاہ نے استر آباد سے بھیجا تھا، پہنچا۔ اور اُنھوں نے پیر پادشاہ کا پیغام پہنچایا۔ جو اس مضمون پر مشتمل تھا چونکہ آنحضرت نے یہ ولایت مجھے سونپ رکھی ہے۔ (اسلئے) وہ جماعت جنہوں نے پناہ لی ہے بندے کے سپرد فرمائیں اور خود دارالخلافہ ہرات کی طرف واپس تشریف لے جائیں۔ بندہ اُن کو اپنے بیٹے کے ساتھ (حضور کی) خدمت میں بھیجدے گا۔ تاکہ بندگی میں پختہ ہو جائیں" چونکہ پیر پادشاہ کی طرف سے معمول سے زیادہ عاجزی کا اظہار تھا (اسلئے) آنحضرت نے استر آباد کی طرف کوچ فرمایا لیکن گرمی اور لو کی وجہ سے سفر میں جلدی نہ کرتے تھے۔

ع

کیونکہ گرمی بہت نقصان پہنچاتی ہے

Marfat.com

اُس جنگ کا ذکر جو مازندران میں واقع ہوئی اور پیر پادشاہ اور امیر سید خواجہ کی شکست (کا ذکر)

فرہنگ: چلکا :- چراگاہ۔ ربع مسکون :- دنیا

مطرات :- بارش عصفور :- چڑیا۔

ترجمہ :- خزاں کے آغاز میں جبکہ سورج نے اپنا مبارک سایہ برج میزان پر ڈالا۔ اور دوبارہ مغربی ترازو نے (سورج کے) سونے سے رات اور دن کے ترازو کے دونو پلڑوں کو برابر کیا۔ اور ہوا کے فراش نے زربفت اور دیبائے سرخ کے فرش سے صحن بوستان کو سنوارا۔ اور گرمی کی شکست کے لئے (گرمی کو دور کرنے کے لئے) اعتدال رکھنے والی ہوا چلی۔ حضرت خاقان سعید مازندران کے سبزہ زار میں تشریف فرما ہوئے۔ اور ربیع الاخر کے وسط میں قلعہ شہاسیاں کے گرد و نواح میں ورود فرمایا۔ اور پیر پادشاہ کا نوکر بایزید چوبان بھی وہاں موجود تھا۔ (آنحضرت کی) بندگی رائے اس امر پر قرار پائی کہ چونکہ اس گروہ کی زندگی کا منبع سرچشمہ استرآباد ہے۔ تو جس وقت خدائے بزرگ کی مہربانی سے یہ چشمہ بند ہو جائے گا۔ لازمی طور پر یہ لوگ ماہی بے آب کی مانند ہو جائیں گے۔

قطعہ :- حیف ہے کہ شاہ جہانگیر کا لشکر کمزور دشمن دل سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو۔ بازوں کے لئے وہ دن ننگ ہے کہ وہ چڑیوں کا شکار کریں۔ اور شیر دل کے لئے وہ روز باعث شرم ہے کہ وہ گیدڑوں کا شکار کریں۔

اور بھاری سپاہ استرآباد کی طرف روانہ ہوئی۔ اور سپاہیوں نے خراسخانہ کے مقام پر لڑائی کر کے پیر بادشاہ کے چند بہادروں کو گرفتار کر لیا اور قتل کر دیا۔ اور ظفر پیکر جھنڈے کا سورج صحرائے استرآباد پر چمکا (استرآباد پہنچا) پیر پادشاہ نے بہت سے لشکر کے ساتھ جنکی تعداد درختوں کے پتوں اور بارش کے قطروں کے برابر تھی۔ استرآباد کے بیرونی حصہ کو لشکر گاہ بنایا۔ (آنحضرت کا) فتحمند لشکر موضع سیاہ بلاد پہنچکر احتیاطاً خندق کھود رہا تھا۔ کہ ناگاہ پیر بادشاہ اور اس کا لشکر جنکی سپاہی غنچے جیسی فیروزی زرہ بکتر اور لالہ

Marfat.com

جیسے سرخ خفتان پہنے ہوئے اور نرگس کی طرح سنہری خود سر پر رکھے ہوئے اور بید جیسی دشمنی کی تلواریں برہنہ کئے جنگل سے باہر نکلے۔

بیت :- جب سپاہ کے ساتھ جنگل سے باہر نکلا۔ تو گویا زمین آسمان کی طرح گردش کرنے لگی۔

پھر بادشاہ قطب الشکر میر شمس الدین امیر فرا اور شیر علی وجعفر صاحب بائیں طرف اور امیر سید خواجہ عبد الصمد اور سید شمس الدین دائیں طرف (اور اس طرح پر امیمنہ میسرہ قلب اور بائیں سرا کے) میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے۔

اور فتحمند لشکر خندق چھوڑ کر مقابلے پر آیا۔ میمنہ سے میرزا عمر بہادر اور امیر یوسف جلیل اور امیر جہاں ملک نے حملہ کیا۔ اور قلب سے امیر علی ترخان اور تمام بہادر ترخانیوں نے لڑائی کا پختہ ارادہ کیا۔ اور میمنہ سے میرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اور امیر موسیٰ کا برلے دشمنوں پر حملہ کیا دونوں لشکر موجیں مارنے والے دو دریاؤں کی طرح حملہ کی یا تندی سے حرکت میں آئے۔ اور دریا کی موجوں کی طرح ایک دوسرے سے مل گئے۔

نظم :- دونوں بھاری فوجیں حرکت میں آئیں۔ گویا کہ پہاڑ اور جنگل چلنے لگے

اور خون بہانے والی سنانوں کے عکس اور شعلے جیسی تیغوں کی چمک سے ہوا (خلا) چمکنے والے ستاروں سے بھر گئی۔ اور زخمیوں اور مقتولوں سے جنگل اور ٹیلے بھر گئے۔

آخر کار خدا کی تائید سے حضرت خاقان سعید کی مشرق سے خوشی کی صبح کی سپیدی ظاہر ہوئی (خوشی کی مسکراہٹ ظاہر ہوئی) اور خدا کی مہربانی کی ہوا چلنے کے رخ سے عنایت کی ہوا چلی اور پیر بادشاہ نہایت غم و رنج کی حالت میں بھاگ گیا۔ اور جب لڑائی کا ہاتھ بندھا ہوا اور بھاگنے کا پاؤں کھلا ہوا پایا۔ لڑائی کی صف سے منہ پھرا کر جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ اور فتحمند سپاہ نے غلبہ کا ہاتھ دراز کر کے دشمنوں کو عاجز کر دیا۔ اور ملک استرآباد و جرجان بلکہ تمام مازندران کا انتظام (آنحضرت کے) فتحمند غلاموں کے ہاتھ میں آگیا۔ اور تمام لشکری پہاڑوں اور دریاؤں کی طرح جواہرات سے مالا مال ہوگئے اور چونکہ آنحضرت کی نہایت مہربانی حق قہر و غضب سے ہاتھ روک کر اور جہان کو جلانے والی غصے کی آگ کو لطف کے پانی سے بجھا کر اس ملک کے لوگوں کے جرموں کے صفحوں پر آج کے دن تم پر کوئی سرزنش نہیں" کا خط کھینچ دیا۔ اور پیر بادشاہ خوارزم کی طرف چلا گیا اور سید خواجہ عبد الصمد نے شیراز

Marfat.com

کا دور دراز کا سفر اختیار کیا۔ ع

سب کے سب کبود لب نزد رد اور گریاں (تھے)

اور شمس الدین اوج قرا اور سید خواجہ کا بھانجا سید جام نے آنحضرت کی درگاہ میں پناہ لی۔ اور (آنحضرت کی) عنایت سے سرفراز ہوئے۔

اور سب ملکوں میں فتح نامے بھیجے گئے اور اس مبارک فتح کی شہرت دنیا کے شہروں میں پھیل گئی۔ اور سید عزالدین ہزارہ جریبی نے جو کہ سادات عظام میں سے تھا۔ اور بزرگ صفات سے ممتاز تھا۔ اور اُس کا خاندان ہمیشہ سے اُس ولایت کی رعیت کی نگہداشت پر مقرر تھا۔ اپنے بھائی کو (آنحضرت خاقان سعید) کی خدمت میں بھیجکر مناسب تحفے پیش کیں۔ اور اُن تمام ولایتوں میں (آنحضرت کے) مبارک نام و القاب کا سکہ و خطبہ رائج ہوا۔

اور مولانا جلال الدین لطف اللہ صدر جوکہ اُس زمانے میں دنیا کے سرداروں کا سردار تھا بحیثیت ایلچی ولایت ساری کو روانہ ہوا۔ اور ایلچی گری کی شرائط بجا لایا۔ وہاں کے حاکم مرتضیٰ اعظم رضی الدین سید مرتضیٰ نے قسموں سے عہد و پیمان کیا کہ تمام عمر فرمانبرداری سے سر نہ پھیرے گا۔ اور مولانا جلال الدین کی اس خدمت کی بہت اچھی جزا ملی۔

اور اسی طرح مولانا عمدالدین ابراہیم (ہزارہ جریب کا صدر) سید عزالدین کے پاس گیا اور وہ بھی اطاعت و فرمانبرداری کی شرائط بجا لانے۔ ع

جلدی ہی تمام دنیا اُس کی تابع ہو جائیگی۔

میرزا عمر بہادر کو ممالک مازندراں اور میرزا الغ بیگ گورگاں کو ولایت خراسان دینے کا ذکر

فرہنگ، ایالت، نگہبانی۔ ضرغام: شیر۔ محاذات: بالمقابل
لآلی: جمع لولو: موتی۔ غلا: مہنگائی، قحط۔ منتقال: الہام مانند

موفق:۔ توفیق دینے والا۔ **معین**:۔ مدد کرنے والا۔

ترجمہ:۔ جب ملک مازندران فتح ہوا تو اس ولایت کی حکومت اور سرداری میرزا عمر بہادر کو سونپی گئی۔ اور اُس علاقہ کا انتظام وانصرام نواب میرزا عمر بہادر کو دے کر دامغان واستر آباد ودہستان وگرگاں کی ولائتیں مشارٌالیہ کے سپرد کی گئیں۔ اور اس کے لئے سامان حکومت مہیّا کر کے بہادر اور شیر دل اُمرا اُس کی ملازمت میں دیئے گئے۔ اور حضرت خاقان سعید نے بادشاہانہ نصیحتیں اور مشفقانہ باتیں فرما کر اس کی عقل کے کانوں کو شفقت کے موتیوں سے بھر دیا۔ اور جب (آنحضرت کے) بزرگ دل نے اس بڑے کام سے فراغت پائی۔ تو فتحمندی کی باگ مملکت خراسان کی طرف موڑی۔

ع فتح ونصرت کو ساتھ لئے ہوئے مازندران سے واپس آیا۔

اور ولایت خراسان آکر (بموجب " اپنی اولاد کی عزت کرو اور اُن کے آداب کو بہ نظرِ قبول دیکھو" ولایات طوس وخبوشان وکلات وباورد ونسا ویازر وسبزوار ونیشاپور کو پادشاہی کے آسمان کے ستارے خدا کی مہربانیوں کے سایہ سلطنت ودین کے مددگار میرزا اُلغ بیگ گورگاں کے سپرد کی۔ اور شہروں اور بندگانِ الٰہی پر انصاف اور مہربانی سے حکومت کرنے کی تعلیم دی۔ اور دارالخلافہ ہرات کی طرف جانے کا مصمم ارادہ کیا۔ اسی عرصے میں (آنحضرت) نے سنا کہ امیر موسیٰ نے اپنی محافظ فوج کو خوارزم بھیجدیا اور خود بھی اُن کے پیچھے جائیگا۔ اُس کے ملازموں (محافظ فوج) کو قید کر کے ہرات پہنچا دیا گیا۔ اور آنحضرت نے چوتھی جمادی الاوّل کو دارالخلافہ ہرات میں نزول فرمایا۔ اور سلطنت کی پوری ترقی سورج سیارے کے تکمیل کے بموجب تھی اور نقطۂ انقلاب بالمقابل کے علاقوں پر جھکا ہوا تھا۔ اور اُن دنوں خراسان میں ایسا بڑا قحط پڑا۔ کہ کسی تاریخ میں اُس کی مثال نہ ملتی تھی۔ خاصکر شہر ہرات میں (بڑا قحط تھا) چنانچہ ایک من گیہوں یعنی ڈھائی سو مثقال گیہوں تین دینار کپکی (کہ دو مثقال نقرہ مسکوک کے برابر تھے) کے عوض خریدے جا سکتے تھے۔ حضرت خاقان سعید نے بموجب حدیث شریف "خلق اللہ پر شفقت کرو" حکم دیا کہ ذخیرے کھولدئے جائیں اور لوگوں کو ایک من غلہ (صرف) ایک دینار کپکی کے عوض دیا جائے۔

ع اگر اپنی نیکنامی چاہتا ہے تو خلقت کا بھلا چاہنے والا ہو۔ (اور اللہ توفیق دینے والا اور مددگار ہے)

میرزا پیر محمد بن میرزا جہانگیر کی پیر علی تاز لعین کے ہاتھ سے شہادت کا ذکر

فرہنگ، اطلاق:۔ آزادی دینا۔ موفق:۔ توفیق دینے والا۔
رواح:۔ شام اوتار:۔ جمع وتر افطار:۔ جمع قطر
مناہی:۔ وہ چیزیں جن کا استعمال روکا جائے۔ انابت:۔ توبہ کرنا۔
طوبیٰ:۔ بہشت کا ایک درخت تزویر:۔ مکر و فریب

ترجمہ:۔ میرزا پیر محمد بن میرزا جہانگیر بن سلطان صاحبقراں امیر تیمور گورگان نے پیر علی تاز کو خدمتگاری کے گڑھے سے سرداری کی بلندی تک پہنچایا اور اُس کو ملک اور رعیت کے کاموں میں پورا صاحب اختیار بنایا۔ اور اس نکتے سے غافل ہو گیا کہ جس وقت بادشاہ دوسرے شخص کو پوری آزادی دیدیتا ہے تو پھر اُس پر قابو پانے کی قوت نہیں رہتی اور کمزوری خرابی ضعف اور قصور کا سبب ہو جاتا ہے۔ بلکہ واقعی طور پر ملک میں دوسرے کی شرکت ہو جاتی ہے۔ اور اُس سے ایسی آفتیں آتی ہیں۔ جنکا علاج ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور ایسے فساد اُٹھتے ہیں جن کا دبایا جانا قوتِ خیال میں نہیں آسکتا۔ القصہ پیر محمد نے میدان جنگ چھوڑ کر ایوان بزم کے خلوتگاہ عیش میں رہنا شروع کیا۔ اور خوشی کے اسباب مہیا کئے۔ بوستان خرمی میں خوشی کے پودے کو آتش رنگ پانی سے پرورش کرتا تھا (شراب پیتا تھا) اور خوشدلی کے غنچے کو شادمانی کی نسیم سے کھلاتا تھا۔ (عیش کرتا تھا) اور صبح سے شام تک شاہانہ گانوں (ناچ رنگ) کے شغل کی وجہ سے بادشاہی کے فرائض سے غافل اور بادشاہی کے کاموں کو چھوڑ کر لہو و لعب کے کاموں میں مشغول رہتا تھا۔ ستار کا راگ اُس کی سلطنت کو کاٹتا تھا۔ اور وہ ہو رہا تھا۔ اور سارنگی کا سُر اس کا مرثیہ پڑھتا تھا اور وہ شراب میں مست رہتا تھا۔ جب اُس کا عیش حد سے گزرا۔ تو ملک کے کاموں میں خرابی ظاہر ہونے لگی۔ اور پیر علی تاز کی قوت زیادہ ہوئی اور سلطنت قائم کرنے کے خیال نے اُس کے دماغ میں جگہ پکڑی۔ بعض معتبر لوگوں کو اپنا ہم خیال بنایا اور (قرآن پاک کے) اس حکم کو "تم اپنے وعدوں کو پورا کرو۔ بیشک وعدے پوچھے جاتے ہیں"

خیال میں نہ لایا۔ ماہ مبارک رمضان شریف کے آغاز پر شرع شریف کے کوتوال دنیا کے بازار میں عالم سفلی (دنیا) کے رہنے والوں کے کانوں تک یہ آواز کہ "جس نے تم میں سے ماہ رمضان کا چاند دیکھا۔ اُس پر روزے واجب ہوجاتے ہیں" پہنچاتا تھا اور خدائے بزرگ کی کچہری سے یہ نیک فرمان کہ "اے ایمان والو تم پر روزے واجب کئے گئے" آراستہ ہوتا تھا عیش منانے والوں کے عیش کا باغ خشک ہوگیا۔ اور لہو و لعب میں مشغول رہنے والوں اور ممنوعہ باتوں پر عمل کرنے والوں کا آفتاب درہم پڑا۔

شعر:- "رمضان آیا اور صراحی کا شغل جاتا رہا۔ اور بیشک ساغر کا نازک دل ٹوٹ گیا۔"

میرزا پیر محمد نے رمضان مبارک کی روشنی سے اپنے دل کی خلوتگاہ میں توبہ کی شمع روشن کی ہوئی تھی اور شرمندگی کے آنسوؤں کے قطرات سے شمع کی طرح جلتا تھا (اپنے گناہوں کیلئے معافی چاہتا تھا) ان ایام میں پیر علی تاز بیخوف ناپاک نے چودھویں رمضان کو اُس نیک دل شاہزادے کے خیمہ کو گھیر لیا اس کو اور اس کے خاص لوگوں کو جام شہادت پلا دیا۔ (قتل کر دیا) اور اُس کی روح کا پرندہ جسم کے پنجرے سے پرواز کرکے شاخ طوبیٰ پر آ بیٹھا۔ اور شہیدوں کی ساتھ درگاہ خداوند تعالیٰ میں آرام کیا۔ میرزا سعید احمد شبرغان میں تھا۔ خوفزدہ ہوکر حضرت خاقان سعید کی خدمت میں پہنچا۔ اور واقعہ کی تفصیل بیان کی۔ آنحضرت کے دل کے سمندر میں غم کی موجیں جوش مارنے لگیں اور الم کی فوجوں نے سینہ میں قیامگاہ بنایا۔ آخرکار حکم خداوندی پر رضامند ہوکر گردن تسلیم خم کی۔

نظم:- اگرچہ واقعہ نہایت سخت ہے۔ لیکن کیا کر سکتے ہیں۔ جب خداوند تعالیٰ کا حکم یہی تھا۔

اور امیر مضراب و امیر حسن صوفی ترخان و امیر زنمیرشاں بموجب حکم (آنحضرت) میرزا سعید احمد میرک کے ساتھ بلخ کی طرف روانہ ہوئے۔

اسی عرصہ میں غور کی طرف سے خبر آئی کہ اسپہبد غوری غوریوں اور سیستانیوں کے ایک گروہ کو جمع کئے ہوئے ہے اور اُس علاقے میں فتنہ و فساد کر رہا ہے۔ آنحضرت نے شروع ماہ رمضان کو اسفزار کا ارادہ کیا اور امیر حسن جاندار اور امیر جہان ملک کو غور کی طرف بھیجکر پہلی شوال کو دارالسلطنت کی طرف واپس ہوئے۔ اور اسپہبد غوری سپاہ (شاہی) کی آمد کی

Marfat.com

خیر سنگ فرار ہوگیا۔ اور (شاہی) امیروں نے اس کا سامان لوٹ کر اس کے ساتھیوں کو قتل کر ڈالا اور اس علاقے پر قبضہ جما کر واپس لوٹے۔ میرزا پیر محمد تاز نے جب پیر محمد کو درمیان سے ہٹا دیا (قتل کر دیا) اور وسیع ملک اس کے قبضے میں آگیا۔ تو سرداری کی مدارج کی بلندی کے جنون نے اس کے دماغ پہ قابو پایا۔ اور اس کا سر غرور کی شراب سے بھر گیا۔ اور اس نے بے شرم سر سے شرم کی ٹوپی اتارلی (بے شرم ہوگیا) اور اس نے اپنے سر کو جس میں ایک بال برابر بھی عقل نہ تھی غرور کے تاج سے سنوارا (بادشاہ بن گیا) اور اس نے اپنے نفس کی آنکھ کو جو عقل کے نور سے بے نصیب تھی شرارت کے سرمے سے روشن کیا۔ اور نہیں سمجھا کہ ظلم و بغاوت کے لئے ہمیشگی اور مکر و جھوٹ کے لئے کوئی نظام نہیں ہوتا۔ اور عارضی زلف جو کہ مکر و غرور کے رخسار پر رکھی جاتی ہے۔ دنیا کے دانشمندی کے بینا لوگوں کے لئے انگشت نمائی کا سبب بن جاتی ہے۔

نظم:۔ جو کوئی اپنے رخسار پر مصنوعی بالوں کی زلف رکھتا ہے۔ تو شادی کے روز کنگھی (اس کے مصنوعی بالوں کی) حکایت بیان کر دیتی ہے۔ (اس کی قلعی کھول دیتی ہے)

اور حضرت خاقان سعید کی غصے کی آگ بھڑکی اور قہر و حمیت کی تیز ہوا چلی۔ اور سرکشوں کی سرکوبی کے لئے بلخ جانے کا ارادہ کر رہا تھا۔ کہ ناگاہ یہ خبر آئی کہ میرزا عمر بہادر نے بغاوت کر کے خراسان پر چڑھائی کر دی ہے۔

میرزا عمر بہادر بن میرزا میرانشاہ گورگان کی بغاوت کا ذکر

فرہنگ، **مسرع**:۔ تیز رفتار، **لقا**:۔ خال بنا۔
عیوق:۔ ایک بلند ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے۔
طغرا:۔ ایک قسم کا پیچیدہ خط۔ **مادی**:۔ ہمارے نام **عاصب**:۔ دشمن [illegible]

Marfat.com

غنائم :- جمع غنیمت　　　طغیانی :- بغاوت

ماہ منجوق :- سونے یا چاندی کا چاند جو فوج کے نشان پر نصب کرتے ہیں

ترجمہ :- جب میرزا عمر بہادر مازندران پر قابض ہوا اور اُس نے اپنے ملازموں کو علاقوں پر حاکم مقرر کیا۔ ایک بہت بڑی جماعت اُس کے پاس جمع ہوگئی۔ اُس نے ایک لشکر ملک رے کی طرف بھیجا (اور) دوہزار اہل خانہ کو جو کہ میرزا ابا بکر کے کیمپ میں تھے۔ کوچ کرا کر مازندران میں لایا۔ اور اس سے دلیر ہوکر خراسان کی فتح کا ارادہ کیا۔ اور شیخ حسن مخنچی اُس گروہ کے ساتھ جو کہ امیر شاہ ملک کے ملازم تھے۔ دل بدل کر (بغاوت پر آمادہ ہوکر) میرزا عمر بہادر کے پاس آیا۔ اور اُن لوگوں نے کہا کہ خراسان کا لشکر امیر شاہ ملک سے رنجیدہ ہے۔ جو وقت تمہارا سایہ اُس ملک پر پڑے گا (تم وہاں جاؤ گے) فوراً سب تمہارے پاس آئیں گے۔ میرزا عمر حضرت خاقان سعید کی مہربانیوں کو بھلا کر غداروں کے دھوکے میں آگیا۔ اور خیرہ کر دینے والی بجلی کی مانند تیزی سے مازندران سے خراسان کی طرف چلا۔ اور امیر شاہ ملک نے میرزا عمر کی چڑھائی کی خبر ولایت طوس میں سنی۔ اور ایک ہوا جیسا تیز رفتار (قاصد) حضرت (خاقان سعید) کی خدمت میں بھیجا۔ ان اوراق (اس کتاب) کے مؤلف عبدالرزاق نے ایک معتبر آدمی سے سنا کہ جب میرزا عمر کی چڑھائی کی خبر حضرت خاقان سعید کے پاس پہنچی۔ ایک مقرب نے حضرت سے عرض کی کہ میں نے اُس وقت (جبکہ میرزا عمر (مغفور کی پناہ میں) آیا تھا عرض کیا تھا کہ اس پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ اُس نے اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ (ہی) وفا نہیں کی۔

ع　کس کے ساتھ وفا کرے گا ہماری ساتھ کرے گا۔

آنحضرت نے (میری) اُس عرض کی طرف توجہ نہ فرمائی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ اور یہ بات کہ میں نے اُس کو ملک دیا۔ یا ملک میرا ہے (غلط ہے) یہ بات نہیں ہے

ع　صرف خدا ہی کو بقا ہے اور تمام ملک خدا ہی کا ہے

جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے لے لیتا ہے "خدائے تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے" اس عقیدہ کی برکت سے اور اس نیت کی خوبی سے

ع　تمام بادشاہ اور سلاطین اس کے مطیع ہوگئے

القصہ آنحضرت دارالخلافہ ہرات سے سعادت اور اقبال کے ساتھ اٹھارہ دیں شوال کو بادرفتار اور کوہ پیکر گھوڑے پہ سوار ہوکر بادغیس کے مرغزار میں تشریف لائے۔ اور منزل

Marfat.com

قزل رباط میں امیر مضراب کے نوکر نے آکر عرض کی کہ پیر علی تاز نے اسلات کا ارادہ کیا تھا اور رلالت کا امیر یادگار شاہ اس کے خوف سے بھاگ گیا اور امیر مضراب سے جا ملا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ امیر مضراب نے لشکروں کے ساتھ دریائے مرغاب کے کنارے نہیں سنا کہ اس وقت ہمارا فتحمند جھنڈا میرزا عمر کی طرف متوجہ ہے (ہم میرزا عمر پر حملہ کر رہے ہیں) اور اسی زمانے میں مہد عالیہ خانزادہ سمرقند کی طرف سے پہنچی۔ اور میرزا محمد جوگی بہادر کو پہنچا دیا۔ اور حضرت خاقان سعید نے اس سفر کے آغاز میں اسی خوشی سے (نیک) فال لی۔ اور بڑی شادی منا کر اُن کو (مہد عالیہ اور محمد جوگی کو) دارالخلافہ ہرات کی طرف بھیجدیا۔ اور (آنحضرت کے) مبارک جھنڈے جام کی طرف روانہ ہوئے۔ اور قریہ بردوبہ کے نواح میں دونوں لشکر اکٹھے ہوئے۔ اور میرزا عمر فوراً ہی مقابلہ اور جنگ کے لئے سامنے آیا۔ اور اس طرف سے فتح کی آگاہی دینے والے جھنڈے بلند ہوئے۔ اور صفیں سیدھی قایم ہوئیں۔ کلر نواجی جو میرزا عمر کے لشکر کے قلب کا ستون تھا قلب گاہ کو چیر کر دوڑتا ہوا آنحضرت کے پاس آ پہنچا۔ جب دشمن نے یہ حال دیکھا فوراً ہر طرف کو تتر بتر ہو گئے۔

نظم:۔ نیزے اور تیروں کے استعمال کے بغیر ہی ایسی فتح جو کہ امان کی
کنجی تھی حاصل ہو گئی۔

اور خداوند تعالےٰ کی قوت اور مدد سے شاہ جہاں (خاقان سعید) کا ماہ منجوق عیوق تعالےٰ کی بلندی تک پہنچا۔ اور کاتب تقدیر نے فتح و نصرت کا حکم آنحضرت کی سلطنت کے علم کیلئے تحریر کیا۔ اور میرزا عمر نے جب (آنحضرت کے) مبارک چتر کے شہباز کو اقبال کا پر کھولے ہوئے دیکھا تو پرندے کی مانند اضطراب کے جال میں قید ہوا۔ اور میدان جنگ سے پاؤں باہر نکال کر نا اُمیدی کے ہاتھ میں باگ دیدی۔ اور تھوڑی سی جماعت کیساتھ بھاگ نکلا اور یہ فتح پیر کے روز نویں ذیقعد کو بردوبہ جام کے قریب حاصل ہوئی۔ اور بہت سا مال (خاقان سعید کی) ظفر شعار فوج کے ہاتھ آیا۔ اور حضرت خاقان نے پکے ارادے سے خداوند تعالےٰ کا شکر یہ ادا کیا۔ قیدیوں کو امن و امان کی چار دیواری میں جگہ دی۔ اور خراسان کا علاقہ ظلم و استبداد کی تکلیف سے محفوظ ہوا۔ اور ہر طرف ملکوں میں فتح نامے بھیجے گئے۔ اور (آنحضرت کی) سواری بہت جلد ہرات کی طرف روانہ ہوئی۔ جہتہ عمر تبادگانی جو کہ میرزا بایسنغر کا ایلچی تھا۔ خبر پہنچانے کی طرف متوجہ ہوا۔ اور ہر ایک کو یہ دعوے تھا۔ کہ ایک روز ہی ہرات

پہنچے گا۔ اور وہ مسافت جو کہ تیس فرسخ سے زیادہ ہے ایک روز میں طے کرے گا۔ مہتر عمر تومان آغا کی سرائے جو کہ کوسویہ کے قریب ہے پہنچا اور سوار کو وہاں دیکھا اور اپنے آپ کو لنگڑا بنا کر اس کے سامنے آیا۔ اور کہا مجھے بھی فتح کی خبر پہنچانے کے واسطے رسوا لے آیا۔ اور انعام و اکرام سے ایسا ممتاز ہوا کہ تمام عمر کے لئے بے نیاز ہو گیا۔ اور آنحضرت نے میرزا آلغ بیگ کو نئے سرے سے حکومت خراسان و مازندران پہ مقرر کیا شہزادہ عالی مقام جام سے ولایت طوس کو روانہ ہوا اور سلطنت و اقبال کے ساتھی اور فتح و ظفر کے مددگار مبارک جھنڈے دارالخلافہ ہرات کی طرف متوجہ ہوئے (آنحضرت ہرات کی طرف روانہ ہوئے) اور منزل امرد ک میں ایک قاصد کرمان سے آیا اور عرض کیا کہ امیر ایدکو برلاس پر سخت مرض طاری ہوا اور زندگی کی امانت اجل کو سونپ دی۔ ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

امیر ایل کا غور کی طرف جانے اور میرزا عمر کا مرغاب کی طرف سے لانے کا ذکر

فرہنگ: کیوان :- ستارے جو ساتویں آسمان پر ہے۔
محفہ :- پالکی ہودج۔ نحر :- ذبح کرنا۔ منتصف :- آدھا کرنا۔
دیار :- رہنے والا۔ دارالبوار :- ہلاکت کا گھر یعنی دوزخ۔ مصلوب :- سولی دیا ہوا

ترجمہ :- اسی عرصے میں غور کی طرف سے خبر آئی کہ مفسدوں کا ایک گروہ ملک صالح وار ملک اسمٰعیل کے ساتھ ہندوستان سے غور آیا اور محمد سپہ غوری جس کے بزرگ کرت کے بادشاہوں کے زمانے میں غور کے حاکم رہے ہیں۔ اس کے ساتھ مل گئے اور فتنہ و فساد ظلم ستم کر رہے ہیں۔ اور اُن حاکموں کو جو مال و دولت کے محافظ تھے قتل کر دیا ہے۔ اور رعایا کو جور و ظلم سے پامال کر دیا ہے۔ حضرت خاقان سعید نے چاہا کہ اُس طرف کا ارادہ کریں لیکن امیر ایل نے عرض کیا کہ ایسے معمولی فسادات کا تدارک حضور کی بزرگ بارگاہ کے کسی ادنٰے ملازم کے

Marfat.com

سپرد ہونا چاہیئے۔

نظم - تیغ شاہی کو ہر کس و ناکس کے خون سے آلودہ کرنے کی کیا ضرورت ہے

تو بیٹھ اور آنکھ یا ابرو سے صرف اشارہ کر دے۔

(آنحضرت کا) مبارک حکم نافذ ہوا کہ امیر شیخ برلاس اور امیر حسن جاندار اس فساد کے رفع کرنے کیلئے مقرر کئے جاتے ہیں۔

اور میرزا بہادر جس نے کہ صحرائے بودیہ جام میں شکست کھائی تھی۔ اگرچہ داؤدی زرہ کے بغیر نہ سوتا تھا۔ اور سیمابی جوشن کے بغیر نہ جاتا تھا اور نیزے کے شعلے سے کیوان ستارے کے دل میں روشنی پیدا کرتا تھا اور تیر کے زخم سے اہرن کا سینہ چیرتا تھا۔ آخر کار جب قضا پہنچی اس تمام احتیاط سے کوئی فائدہ نہ دیکھا اور امیر مضراب کے نوکروں سے دریائے مرغاب کے قریب گرفتار ہوا۔ ع داؤدی زرہ اُسی جگہ پھینک دی۔

(میرزا عمر) سر پر ایک سخت زخم کھائے ہوئے اور پاؤں میں بھاری بیڑی پہنے ہوئے (آنحضرت کے) مبارک لشکر میں جو کہ منزل اسر... میں تھا پہنچایا گیا۔ اور حضرت خاقان نے مہربانی فرماکر (میرزا عمر کیلئے) بادشاہانہ پالکی عنایت فرمائی اور طبیب و جراح کے ساتھ دارالخلافہ ہرات بھیجدیا۔ وہ شاہزادہ (میرزا عمر) نے تقوند رباط میں ہزاروں حسرتوں کے ساتھ جان دی اور پچیسویں ذیقعد کو امام فخرالدین الرازی کے مزار میں دفن کیا گیا۔

ع اُمیدیں لمبی اور عمر بہت کم کیا فائدہ

اور آنحضرت نے ذی الحجہ کے آغاز میں دارالسلطنت میں قیام فرمایا۔ اور عید الضحیٰ کے ستارے کا اثر دشمنوں کے قتل (قربانی) کے موافق ہوا۔ اور نصف ماہ تک بادغیس کا میدان (آنحضرت کی) فتحمند سواری کے ظہور کے نور سے آراستہ رہا۔ اور وہاں لوگوں نے (آنحضرت سے) عرض کیا کہ وہ امیر جو کہ غور کی جانب گئے ہیں۔ عرض کرتے ہیں کہ باغی گروہ بہت بڑا ہے۔ جیسا حکم ہو عمل کریں۔ آنحضرت نے کیتو کے سرد مقام سے امیر جہان ملک امیر سید احمد ترخان اور امیر شیخ فرمان کو روانہ فرمایا۔ اور اُمرا اکٹھے ہو کر باغیوں کے پاس پہنچے۔ اور انتقام کی تلوار کھینچکر ایک دم میں اُن کا کام تمام کر دیا۔ اور اُس علاقے میں کوئی آدمی باقی نہ چھوڑا۔ محمد ... بھاگ گیا۔ ملک صالح گرفتار ہوا۔ اور اُسکو قید کر کے ہرات لائے اور دوسروں کی عبرت کیلئے میدان کے دروازے پر پھانسی دیا گیا۔

بیت :- تیرا دشمن آسمان سے بڑھکر ہے۔ لیکن پھانسی سے نہیں بچ سکتا۔

اور باقی گنہگار ظالموں کو ہلاک کر دیا۔ اور امیر اور سپاہی بہت سامان و دولت لیکر (آنحضرت کے) دربار میں حاضر ہوئے۔

ممالک آذربائیجان کے واقعات کا ذکر

فرہنگ، بارو :- فصیل، استمالت :- تسلی و دلاسا۔

قیتول :- ڈیرہ، کیمپ، اواسط :- جمع اوسط، چنداول :- ساقہ فوج،

تالان :- لوٹ مار۔

ترجمہ۔ میرزا ابابکر سال گزشتہ ماہ شعبان میں تبریز میں تھا کہ خبر آئی کہ میرزا عمر و میرزا رستم نے اُس کے کیمپ کو جو کرے کے علاقہ میں تھا غارت کر کے اصفہان لے گئے۔ میرزا ابابکر محمد دواتی و زین الدین قزوینی کو تعمیر فصیل کیلئے تبریز میں چھوڑ کر اصفہان کو روانہ ہوا۔ محمد دواتی نے دروازوں فصیل سنگ انداز اور تیر گزار ہا کی تعمیر کرا کر راستے بند کر دئیے اور رعایا کو تسلی و دلاسا دے کر زراعت و تعمیر میں مشغول ہوئے۔ ناگاہ خبر آئی کہ امیر بسطام جاگیر تبریز کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور امیر شیخ ابراہیم بھی آرہا ہے۔ دواتی کو بالکل مقابلے کی طاقت نہ تھی۔ لوگوں کو بسطام کے پاس بھیجکر صلح کی اور بسطام بیسویں شوال کو تبریز میں آیا۔ اور چند روز عیش سے زندگی گذاری اور چغلخور لوگوں نے شیخ ابراہیم سے جوکہ تبریز کے باہر بیٹھا ہوا تھا امیر بسطام کی چند ایسی چغلیاں کیں کہ شیخ ابراہیم کو خطرہ پیدا ہوا (اور) شیخ ابراہیم نے بسطام کے بھائی منصور اور اُس کے بیٹے محمد کو قید کر لیا۔ اور امیر بسطام سنکر فوراً غرّہ ذی الحجہ کو اس ارادے سے کہ لڑائی اور شبخون سے کام نکال لیوے شہر سے باہر آیا۔ (لیکن) ایک گروہ نے اُسے منع کیا۔ (اور وہ) مراغہ کی طرف چلا گیا۔ اور محمد دواتی و شیخ قصاب خواجہ شیخ محمد کججی و خواجہ محمد مشتقی اور خواجہ زین الدین قزوینی کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اور اوشکین پہنچا۔ اور نخشقابر کے سر دمقام پر ایک بلند پہاڑ کے چراگاہ میں اُترا۔ اور شیخ قصاب اور قاسم انکوتی جوکہ فوج کے ہراول تھے اُس سامان میں سے جوکہ امیر شیخ ابراہیم لے جا رہا تھا۔ چند خیمے اور کچھ مویشی واپس لے آئے

Marfat.com

امیر بسطام نے جب جان لیا کہ امیر شیخ ابراہیم تبریز جا رہا ہے تو وہ تبریزیوں کو اجازت دے کر اردبیل کی طرف چلا گیا۔ اور محمد دمشقی اور زین الدین قزوینی بغداد چلے گئے۔ اور محمد دواتی اور کججی ساتویں ذی الحجہ کو امیر شیخ ابراہیم کے کیمپ میں پہنچ گئے۔ اور (اس نے) فوراً ان کو گرفتار کر کے بڑا مال حاصل کیا۔ اور مہینے کے آخر میں تبریز آیا۔ اور چند روز عیش میں گذارے۔ اور وہاں سے اوجان چلا گیا۔ اس اثنا میں سلطان احمد کے آنے کی خبر سنی۔ فرمایا کہ ہمیں اس خاندان مبارک سے عرصہ دراز سے سچی محبت رہی ہے۔ چونکہ ملک کا میدان خالی تھا۔ اور ہر حکمران شخص اکی طمع کی وجہ سے رعایا تکلیف میں تھی اس لئے ہم آگئے تھے۔ اور ہمنے ملک کی حفاظت کی تھی۔ اب جبکہ گھر کا مالک (سلطان احمد) تشریف لے آیا ہم اپنے گھر کو جاتے ہیں۔ اوجان سے کوچ کر کے منصور جاگیر اور اس کے بیٹے کو جن کو قید کر رکھا تھا۔ رہا کر کے امیر بسطام کے پاس بھیجدیا۔ اور شروانات کو روانہ ہوا۔ اور سلطان احمد وسط محرم میں دارالملک تبریز میں آیا۔ ور تبریزیوں اور آذربائیجان کے تمام بڑے بڑے آدمیوں نے خوشی مناکر شہر کو سجایا۔ اور پرانے زمانے کو تازہ کیا۔ اور شیخ علی اویرات اور محمد سار ترکمان نے سلطان احمد کے پاس آکر گھوڑے روکے۔ سلطان نے کہا۔

بیت:۔ تم حق نمک بجالائے (تم نے نمک حلالی کی) آسمان کی گردش تمہارے مقصد کے موافق ہو۔

خواجہ محمد کججی و امیر جعفر و خواجہ مسعود شاہ و خواجہ زین الدین قزوینی کو دیوان (افسراں) بنایا۔ پھر (کسی بات پر) مواخذہ کر کے (دفاتر) مال لے لئے۔ اور پھر دوبارہ ان کو تربیت دے کر کام پر لگایا (بحال کیا) اور اسی زمانے میں خبر آئی کہ میرزا امیرانشاہ اور میرزا ابابکر اصفہان کی لڑائی میں فتح حاصل کر کے واپس تبریز آرہے ہیں۔ سلطان احمد۔ باوجود پوری قوت رکھنے کے خوفزدہ ہو کر اوجان کی طرف چلا گیا۔ اور امیروں سے مشورہ کرنے کے بعد بغداد جانے کا ارادہ کیا۔ سلطان کے جاتے ہی آذربائیجان کے لشکری تتر بتر ہو گئے۔

میرزا ابابکر آٹھویں ماہ ربیع الاوّل کو تبریز میں آیا۔ اور طاعون کی وجہ سے شہر میں داخل نہ ہوا۔ بلکہ شنب غازان میں قیام کیا۔ اور وہاں سے نخجواں کی طرف چلا گیا۔ اور ملک عزالدین کے پاس کردستان میں قاصد بھیجا۔ اور ملک آیا تو قرا یوسف کے بارے میں بات چیت ہوئی اور (قرا یوسف سے) لڑائی کرنے پر آمادہ ہوئے۔ اور دونو فوجیں ایک دوسرے کے نزدیک

Marfat.com

پہنچ گئیں۔ (صرف) دریائے ارس بیچ میں حائل تھا۔ پہلی جمادی الاوّل کو طرفین کے دلیر پہلوان کو قاصد بنا کر گفت و شنید کرتے تھے۔ دوسرے روز میرزا ابا بکر دریا سے گذرا اور صفیں آراستہ کر کے لڑائی میں مشغول ہوئے۔

نظم :- ابا بکر بہت سے لشکر کے ساتھ اسفندیار کی طرح لڑائی کے لئے آیا۔ اور بہادر قرا یوسف پہلوان، رستم پہلوان کی طرح میدان میں آیا۔

میرزا ابا بکر نے مردانہ وار لڑائیاں لڑیں۔ لیکن اس کا لشکر اس سے پھر گیا کچھ لوگ گرفتار ہو گئے اور میرزا ابا بکر بھی پھر کہ مرند میں آیا اور تبریز کو لوٹ لیا۔ اور اس کے لشکریوں نے کوئی مال و اسباب نہ چھوڑا۔ اور فقیر اور مسکین لوگ مکانات چھوڑ کر سخت تکلیف میں ہلاک ہو گئے۔ اور شیخ قصاب نے امیر مزید بکن کے دو لڑکوں کو جو کہ فوج کے چنداول تھے قتل کر دیا۔ اور دوسرے لوٹ مار چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور شیخ قصاب نے صحرا میں بہت سی آگ روشن کی اور میرزا ابا بکر نے ترکمانوں کے آنے کے خیال سے کوچ کیا۔ اور شیخ قصاب پیچھے سعید آباد تک آیا اور میرزا ابا بکر نے سلطانیہ پہنچکر قلعہ کو مستحکم کیا۔ اور وہ جاڑا ملک رے میں گزارا۔

بیان توچین کی بغاوت اس کے قتل اور باقی واقعات کا ذکر

فرہنگ ، یساول ، نقیب ، چوبدار ۔ **تعلقات** ، جمع تعلقہ ، علاقہ ،

ترجمہ - میرزا ابا بکر نے رے میں سنا کہ بیان توچین قلعہ شہریار میں باغی ہو گیا ہے۔ اور میرزا عمر کے پاس مازندراں میں پیغام بھیجا کہ تیرا بھائی ترکمانوں کے لشکر سے شکست یافتہ اور کمزوری اور تباہی کی حالت میں قزوین میں غافل بیٹھا ہوا ہے۔ کچھ فوج میرے پاس بھیج تاکہ اس پر حملہ کریں۔ میرزا ابا بکر خبردار ہوا۔ اور نسیرین بیگ کو قزوین میں چھوڑ کر شہریار کو روانہ ہوا۔ اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور امیر بیان توچین نے سخت لڑائیاں لڑیں۔ اور میرزا

Marfat.com

ابابکر کے لشکری لوگوں نے بہادرانہ آگے جاکر فصیل پر قبضہ کر لیا۔ اس پر قلعہ والے بددل اور ہراساں ہو گئے۔ اور پناہ مانگ کر قلعہ کو (ابابکر کے) حوالے کر دیا۔ اور میرزا ابابکر نے قلعہ کو علی صدیق کے سپرد کر کے بیان اور اُس کے آدمیوں کو قتل کر دیا۔ اور جس وقت میرزا ابابکر نے قلعہ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ میرزا عمر نے ایک لشکر مازندراں سے لے کر اُسے کو بھیجا یہاں تک کہ انہوں نے میرزا ابابکر کے کیمپ پر جاکر دو ہزار صاحب عیال مغلوں کو استرآباد کی طرف نکال دیا۔ جس کی شرح لکھی جا چکی۔ اور میرزا ابابکر نے ساوہ جاکر امانت کا مال رعایا کے حوالہ کیا۔ اور امیرں کو کردستان کی طرف روانہ کیا۔ جو بہت سے مال لائے۔ اور خود درگزین اور ہمدان کی طرف روانہ ہوا۔

اسی عرصے میں عمر کتوک نے میرزا ابابکر کو سنایا کہ امیروں کے ایک گروہ نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ میرزا ابابکر کو درمیان سے ہٹا کر (قتل کر کے) میرزا امیرانشاہ کو تقویت دیں۔ اور سلطانیہ و قزوین کو لوٹ کر خراسان چلیں۔ میرزا ابابکر نے عمر کتوک سے کہا کہ قطعاً یہ بات کسی سے نہ کہنا کہ میں نے بھی سنا ہے۔ اور امیروں نے توکل ارس بوقا امیر حسین برلاس اور اسمٰعیل اتگہ کو طلب کر کے سب کو گرفتار کر لیا اور ان کے علاقے علی صدیق کے سپرد کر دئے اور چاہا کہ نوشیرواں برلاس اور خواجہ بردی کو بھی گرفتار کرے (لیکن) وہ خبر پاتے ہی بھاگ گئے۔ جن لوگوں کو گرفتار کیا تھا۔ اُنہیں بلا کر حال پوچھا۔ توکل ارس بوقا نے کہا کہ اسمٰعیل اتگہ نے ہمیں اس بات پر آمادہ کیا تھا۔ پھر ابابکر نے پوچھا تم نے میری بجائے کس کو مقرر کیا تھا۔ اُنہوں نے کہا۔ میرزا امیرانشاہ کو۔ ابابکر نے پوچھا۔ کیا اُس کو خبر تھی اُنہوں نے کہا، نہیں۔ (پھر ابابکر نے اُن) سب کو قتل کر دیا۔ اور ہر ایک کا سر ایک ایک ولایت میں بھیجدیا۔ اور (اپنے) باپ کو قید کر دیا۔ اور قتلغ خواجہ چہ بدر اور عمر کتوک کو جنہوں نے یہ خبر دی تھی۔ ایک ایک جڑاؤ پیٹی جو کہ ایک ملک کے خراج کے برابر قیمتی تھی عنایت کی۔ اور باپ کے امیروں میں سے جس کسی کو بھی اس واقعہ کی خبر تھی قتل کر دیا۔ اور سرزمین درگزین سے قروان ارغون چلا گیا۔

ع چند روز عیش میں گزارے۔

Marfat.com

ان لڑائیوں کا ذکر جو میرزا عمر کے بیٹوں کے درمیان واقع ہوئیں

فرہنگ، **استدعا**:۔ خواہش کرنا مدد چاہنا۔ **انتزاع**:۔ باہر کرنا چھین لینا۔
سعایت:۔ چغلی کھانا۔ **ارا قم**:۔ جمع ارقم بمعنی سانپ۔ **قورچی**:۔ داروغہ
فوز:۔ کامیابی، **فزع**: مصیبت، **صاحب فراش**:۔ بیمار جوکہ فرش پر دراز ہو۔

ترجمہ، میرزا اسکندر نے امیر ایدکو کی وفات کی خبر سنکر ملک کرمان پر لالچ کیا۔ (قبضہ کرنا چاہا) اور ایک ایلچی شیراز بھیجکر میرزا پیر محمد سے مدد چاہی۔ اور شیراز کا جواب آنے سے بیشتر ہی حملے کے لئے رفسنجان پہنچا۔ وہاں کے آدمیوں نے کرمان کی مدد کی اُمید پر لڑائی کی جب کرمان کی طرف سے مایوس ہوئے تو امان چاہی۔ میرزا اسکندر نے اُن کا قصور معاف کرکے کسی کو نہیں ستایا اور کوہنان آیا۔ وہاں کا حاکم بھاگ گیا۔ اور وہ (اسکندر) اُس جگہ پر بھی قابض ہوگیا اور رفسنجان، وکوہناں کے قلعوں پر معتبر (حاکم) چھوڑ کر یزد کو روانہ ہوا۔ اور امیر ایدکو کا بیٹا صاحب سلطان پوری طاقت کے ساتھ کوہناں آیا۔ اور میرزا اسکندر وہ اموال جوکہ اُس نے حاصل کئے تھے۔ یزد بھیجکر تین فرسخ سے کوہناں واپس آیا۔ اور کرمان کے لشکر کے مقابل تھوڑی دیر لڑکر بوقت شام کوہناں میں داخل ہوا۔ کرمان کا لشکر باوجود کثیر ہونے کے رات ہی کو کرمان کی طرف واپس لوٹا اور اسکندر کے سپاہی ایک فرسنگ تک پیچھے گئے مگر کسی کو نہ دیکھا اور میرزا اسکندر یزد کو روانہ ہوا۔ اور بعد میں میرزا اسکندر کے عاملوں نے رفسنجان وکوہناں سے کرمانیوں کو باہر نکال دیا۔ اور اسی سال میرزا عمر کے بیٹوں کے درمیان مفسدوں کی چغلخوری اور حاسدوں کی بدباطنی کے سبب سے باہمی نفرت کے سانپ لہرانے لگے اور فتنہ کی آگ بھڑک اُٹھی۔ یہانتک کہ میرزا پیر محمد کے حکم کے بموجب میرزا اسکندر کو قید کردیا اور یزد کو ایک معتمد حاکم کے سپرد کرکے وہاں کے خزانے شیراز بھیجدیے۔ اور دیہات اور سرحدوں کے حاکم میرزا پیر محمد کے سامنے حاضر ہوئے۔ صرف عمر داروغہ نے جوکہ نائیں کا داروغہ (یا معزول داروغہ) تھا۔ حاضر ہونے سے انکار کیا۔

Marfat.com

اور میرزا پیر محمد اصفہان کو چلاگیا۔ اور فیروزاں کے راستے سے داخل ہوکر بندوں کے توڑنے اور عمارتوں اور زراعتوں کو مسمار اور تباہ کرنے کا حکم دیا۔ چونکہ میرزا رستم بیمار تھا کوئی لڑائی کے لئے سامنے نہ آیا۔ میرزا پیر محمد اصفہان کے قریب سے واپس ہوکر شیراز آیا۔ اور خانزادہ کے لئے سفر حج کا سامان تیار کیا۔ اور میرزا اسکندر کو قید کرکے خراسان بھیجدیا۔ اور وہ طبس سے چودہ فرسخ کے فاصلہ پر بیٹری توڑکر بیابان کی راہ سے اصفہان کے (قریہ ناہین) آیا۔ اور میرزا رستم اس کی آمد کو پوری کامیابی سمجھکر اس کو بڑی عزت سے اصفہان لایا۔ اور میرزا پیر محمد نے ان کی دوستی کی خبر سے خوفزدہ ہوکر میرزا اسکندر کے ان نوکروں کو جو شیراز میں تھے قید کردیا۔

اور میرزا اسکندر محرک ہوا۔ اور میرزا اسکندر اور میرزا رستم شیراز کی طرف روانہ ہوئے۔

میرزا پیر محمد نے حکم دیا کہ حد بند عضد سے قلعہ ماراں کے دامن تک ساحل دریا کی جو (دشمن) کی گزرگاہ ہے حفاظت کریں۔ اور تیمور خواجہ کو بطور ہراول فوج کے درہ تنگ فاروق بھیجدیا اور میرزا اسکندر سلیمان علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کے مشہد مقدس پہنچکر قریہ گلہ میں چلا گیا۔ اور اسی زمانے میں مخالف سمت سے تیمور خواجہ بھی وہاں پہنچ گیا۔ اور وہ زمین اتنی ہموار ہے کہ اگر ایک چڑیا بھی حرکت کرتی ہے تو نظر آتی ہے۔ میرزا اسکندر نے بے تامل ان پر حملہ کیا اور سب کو تتر بتر کردیا۔ اور تیمور خواجہ تنگ فاروق جیسی تنگ گذرگاہ کو چھوڑ کر دریا سے گذر کر اپنے قلب لشکر سے مل گیا۔ میرزا پیر محمد سمجھ گیا کہ یہ اسکندر کی دلیری ہے۔ مشورہ کرنے کے بعد دریا کے کنارے کے تمام لشکر اور فوجیں جمع کرکے گزرگاہوں کی حفاظت کرتے تھے۔ میرزا اسکندر درہ فاروق سے گذر کر قصبہ کنارہ میں آیا۔ اور میرزا رستم قلب لشکر کے ساتھ پہنچا (مگر) راستوں پر قابض ہونے سے عاجز رہا۔ اور دن تمام ہونے پر کالی گھٹا چھاگئی۔ میرزا اسکندر نے کہا کہ اگر آج کی رات بارش ہوگئی۔ تو کل پانی زیادہ پھیل جائے گا۔ اور گذرنا مشکل ہوجائیگا۔ کسی نہ کسی طرح آج ہی دریا سے گذر جانا چاہیئے اس وجہ سے ایک گروہ کو کنکنی کے راستے پر جو کہ سب سے زیادہ مشہور گذرگاہ ہے۔ مقرر کیا جو کہ فارس کے لشکر کو مقابلہ پر روک کر نقارے بجلانے تھے۔ اور میرزا اسکندر گذرگاہ جشنیاں سے دریا پر حملہ کرکے ہوا کیطرح گذر گیا۔ اور باقی گزرگاہوں کے محافظ یہ خبر سنکر گزرگاہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ میرزا پیر محمد نے موقع کی نزاکت کو سمجھکر ایسے بڑے قصور پر بھی محافظوں سے جواب طلب نہیں کیا اور شیراز چلا گیا۔ اور ہوا اور بارش اتنی

زیادہ ہوئی گویا کہ قیامت آگئی تھی یا دوسرا طوفان (نوح) تھا۔ دونوں لشکر ایک دوسرے کے پیچھے مغرب کی نماز کی وقت شہر میں پہنچے اور میرزا رستم نے دروازہ طوقچی کے سامنے لشکرگاہ بنا کر کیچڑ کی وجہ سے دامن کوہ میں چلا گیا۔ اور چالیس دن تک محاصرہ رکھا۔ اور اکثر اوقات صبح سے شام تک جنگ و جدال ہوتا تھا۔ اور چونکہ رستم حاملہ ہو گئی تھی اس لئے اصفہانیوں نے اس بات میں مصلحت دیکھی کہ شہر کے گرد علاقوں کو گھیر کر اور ان ولایتوں کے اسباب و اموال اکٹھے کر لیں۔ اور تباہی میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں۔ اور لگیں لاری ان کے ساتھ تھا۔ اصفہانیوں نے ولایات دگر سیرجان کو تباہ و برباد کیا اور بہت سا مال حاصل کر کے اصفہان کا راستہ لیا۔

سنہ ۸۱۵ ہجری کے واقعات

حضرت خاقان سعید کے بلخ جانے کا ذکر

فرہنگ: گیسند: سیاہی والا سرخ رنگ کا گھوڑا۔

لنگر: لوہے کا وہ اوزار جس سے کشتی یا جہاز کو روکتے ہیں۔

مضاد: عادی۔ **شناختار:** ایک شکاری پرندہ۔ **سلیکات:** تحفے

سیورغال: بدمعاش انعام۔ **مستقل:** بلند۔ **ضلال:** تاریکی، گمراہی

نسق: انتظام۔

ترجمہ: حضرت خاقان سعید اس سال کے آغاز میں پیر علی تاز کی سرکوبی کے لئے بلخ کو روانہ ہوئے اور ظفر کو پناہ دینے والی فوج جنبش میں آگر انیسویں محرم کو بادغیس کے سرد مقام سے روانہ ہوئی یہاں تک کہ فتح زادہ پا پہنچے اور حضرت خاقان سعید کے کمیت گھوڑے کی باگ روکی۔ اور ماہ صفر کے آغاز میں سلطانی جھنڈے کے ہما نے اندخود کے علاقہ پر مبارک سایہ ڈالا۔ اور اس شہر کو ظالم لوگوں کے ظلم سے محفوظ بنایا۔ اور پیر علی تاز

Marfat.com

دلیری کر کے خطب کے پل تک آگے بڑھا۔ اور پل پر قبضہ کر کے بیٹھ گیا۔ اور مبارک سواری دوکہ کی منزل پہنچی۔ بلخ کی جانب سے خواجہ قوچین اور میرزا پیر محمد کے بعض نوکروں نے آکر عرض کیا۔ کہ جب پیر علی تاز نے (حضرت کے) فتح کے نشانات والے جھنڈوں کی آمد کی خبر سنی۔ تو لڑائی کے میدان سے منہ پھیر کر بھاگ گیا۔ آنحضرت نے میرزا سید احمد امیر یادگار شاہ امیر نوشیرواں امیر حسن صوفی امیر چہارشنبہ اور امیر جہاں ملک کو اس کے پیچھے بھیجا۔ اُمرا اُس تک پہنچ گئے اور پیر علی تھوڑے سے آدمیوں کے ساتھ باہر چلا گیا۔ اور اُس کا مال اسباب فتحمند لشکر کے ہاتھ لگا۔ اور اُن لوگوں میں سے جو اُس کے ساتھ تھے جس کسی کی بھی نیک بختی نے رہنمائی کی۔ (خاقان سعید کے) مبارک لشکر میں پہنچ کر امان طلب کی اور جیسا کہ حضرت کی عادت تھی۔ سب کو پناہ دی۔ اور بیسویں صفر کو تنقر بلخ میں آنحضرت نے قیام فرمایا۔ اور وہاں پہ سنا کہ خطلان کے لشکر کے کچھ لوگ ختلان پر چڑھائی کر رہے ہیں۔ آنحضرت نے امیر حسن جاندار کو اُن کے پیچھے روانہ کیا۔ اور اُس نے سب پر حملہ کر کے تتر بتر کر دیا۔ اور جب آنحضرت کے مبارک لشکر کے گرد و غبار نے شہر بلخ کو معطر کیا (مبارک لشکر بلخ میں پہنچا) اور سلطانی چتر کے ہما نے اُس ولایت پر سایہ ڈالا تو وہ امیر جو پیر علی تاز کے تعاقب میں گئے تھے۔ اُس کو ولایت سے نکال کر

ع۔ رنج و اذیت کے ساتھ واپس پھرے

اور سلطان محمود ولد امیر کیخسرو و حاکم ختلان و خواجہ علی پسر اخیجا حاکم سالی سرائے نذریں بھیجکر حاضر خدمت ہونے کا فرض بجا لائے۔ حضرت خاقان سعید نے امیر زادہ شیرلی کو سمرقند روانہ کیا اور اس طرف سے امیر اللہ داد و سعید بری و منصور خماری شہر میں آگئے تھے۔ اور منصور نے حاضر خدمت ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آنحضرت نے امیر جہانملک اور امیر فرمان شیخ کو امیر اللہ داد کے پاس بھیجا۔ پیغام دیا کہ ہم خلیل سلطان کے ساتھ اسی عہد پر ہیں۔ امیر گئے اور امیر اللہ داد کو پیغام دے کر واپس آئے۔ اور آنحضرت نے امیر فرمان شیخ کو میرزا خلیل کے پاس بھیجا کہ فرزند سعادت مند بیگی کو (خدا ان کی عصمت کو بڑھائے) لے آویں۔ اور امیرزا خلیل سلطان نے امیر قنا شری ایلچی کے ساتھ شاہانہ اقمشہ اور بہت سے نذرانے اور شاہانہ تحفے بھیجے۔ اسی عرصے میں خبر آئی کہ پیر علی تاز یکہ النگ میں بیٹھا ہوا ہے۔ آنحضرت نے امیر مضراب و

Marfat.com

امیر توکل برلاس و امیر شیخ لقمان برلاس و امیر علی بیگ بکاول کو اُس طرف بھیجا۔ اور حکم اعلیٰ صادر ہوا۔ کہ بلخ کے قلعہ ہندوان کو جس کو حضرت صاحبقران نے پادشاہی کے آغاز میں انتالیس سال ہوئے مسمار کر دیا تھا۔ از سرِ نو تعمیر کریں۔ اور لشکر اور رعایا نے پوری کوشش سے تھوڑے ہی عرصہ میں اُس خاک کے ٹیلے کی تعمیر میں مصروف ہو کر (اس قلعہ کو) از سرِ نو تعمیر کر دیا۔ اور ولایت بلخ کی حکومت شہزادہ سعید شہید میرزا پیر محمد کے فرزند ارجمند میرزا قیدو کے سپرد ہوئی۔ اور امیر شمس الدین اوچ قرا و امیر توکل برلاس کو جو کہ آنحضرت کے نوکر تھے۔ میرزا قیدو کے حوالہ کیا۔ اور امیر جہان ملک کو حکم دیا کہ کچھ عرصے بلخ میں قیام رکھے تا کہ ملک پر میرزا قیدو کی حکومت قائم ہو جائے۔ اور (آنحضرت خاقان سعید کے) مبارک لشکر نے واپس ہو کر شبرغان میں نزول فرمایا۔ اسی عرصے میں امیر فرہان شیخ نے سمرقند کی طرف پہنچکر مہربانی بیکی کا کو پہنچادی۔ اور (یہ امر) زیادتی خوشنودی کا سبب ہوا۔ اور آنحضرت نے امیر سید احمد ترخان کو اندخود کا علاقہ بطور مدد معاش عطا فرمایا۔ اور پھر دارالخلافہ ہرات کی طرف (آنحضرت کے) جھنڈے کی واپسی ہوئی۔ اور وسط ماہ ربیع الآخر [illegible] دارالسلطنت میں واپس آئے (شعر)

خدائے بزرگ کی تائید سے دارالسلطنت میں حضرت کے جھنڈے کی واپسی مبارک ہو۔

اور وہ امیر جو کہ پیر علی تاز کی تلاش میں گئے تھے اس تک جا پہنچے۔ اور (فریقین میں) لڑائی کی آگ بھڑکی۔ پیر علی تاز نے گمراہی کا جھنڈا بلند کیا لیکن آخر کار فرار کے سوا کچھ چارہ نہ دیکھا۔ اُمید کا رخسار تاریک اور آرزو کی آنکھ بے نور کئے ہوئے کوہ ہندوکش کی گھاٹی کا رُخ کیا (نا اُمید ہو کر کوہ ہندوکش میں آچھپا) اور اُمرا منظفر و فتحمند واپس لوٹے۔ اور بموجب حکم خدا اُن معرکوں میں آنحضرت کے نوکر امیر علی بیگ نے شہادت کی سعادت حاصل کی۔ اور اُس کا بیٹا امیر عبد العلی عرصے تک معتبر امیروں کے زمرہ میں رہا۔ اور امیر جہان ملک ولایت بلخ کی مہمات اور میرزا قیدو کی حکومت کا انتظام کر کے شریر اور فسادی آدمیوں کو نکال کر اور پیر علی تاز کے دوستوں کو قتل کر کے واپس آیا۔

Marfat.com

حضرت خاقان سعید کا دوسری بار مازندران جانے کا ذکر

فرہنگ: خسائس: جمع خسیسہ بمعنی کمینہ۔ محولات: جمع محول۔ سپرد کئے ہوئے۔ قبہ: عمارت۔ طوئی: ضیافت جشن۔ مقالید: جمع مقلد بمعنی کنجی۔ نواب: جمع نائب، بطور واحد بھی مستعمل ہے۔ جمہور: عوام الناس۔

جب حضرت خاقان سعید کی مبارک سپاہ بلخ کے جھنڈے سے دارالخلافہ ہرات پہنچی۔ الغ بیگ کے نوکر نے آکر عرض کی کہ پیر بادشاہ نے کمینے اور اوباش آدمیوں کو اور جانی قربانی اور تو کچی کے آدمیوں کو جمع کر کے اور مازندران آکر قلعہ استر آباد کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اور شمس الدین علی جمشید قارن جو کہ کوتوال کے حکم کے بموجب اس جگہ تھا تکلیف اور خطرہ میں پھنسا ہوا ہے۔ جب یہ بات سنی گئی (تو آنحضرت کا) مبارک حکم نافذ ہوا کہ امیر مضراب سرحد سیستان اور گرمسیر جا کر موسم سرما میں وہاں پر ہی رہے۔ اور شہزادہ سلطنت کے آنکھ کے نور اور سلطنت کے باغ کے پودے ابوالفتح ابراہیم سلطان کو دارالخلافہ ہرات میں چھوڑ کر امیر زندک کو اوس کے پاس تعینات کر دیا۔ اور مبارک لشکر اٹھارہ جمادی الآخر کو بشر توکی منزل میں اترا۔ اور قصبہ کوسویہ میں لشکروں کو حکم دیا کہ ہر ایک افسر علیحدہ راستے سے جائے حضرت خاقان سعید کا سفر جام اور مشہد کے راستے سے قرار پایا۔ اور امیر حسن صاندار اور امیر فیروز شاہ اور امیر شیخ علی حنک اور امیر عجب شیر زادہ اور مقبوضہ علاقوں کے راستوں سے گئے۔ اور فتح کے نشان والے جھنڈے مشہد مقدس کے علاقے موضع طرق میں پہنچے۔ تو امیر شاہ ملک قدمبوسی کی عزت سے فائز ہوا۔ اور آنحضرت (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے) مزار مقدس و منور کی زیارت سے فیض یاب ہوئے۔ اور دعا مانگی۔ (بعد ازاں) رایکان گئے۔ اور وہاں پر لوگوں نے عرض کیا کہ خراسانی پیر بادشاہ سے علیحدہ ہو گئے۔ اور میرزا الغ بیگ گورگان قصبہ خوجیان میں قدمبوسی کی عزت حاصل کر کے ضیافت اور نذرانہ کے آداب بجا لایا۔ اور منزل خواجہ قبنر میں امیر یادگار شاہ ارلات و امیر شیخ

Marfat.com

نقصان بہانس و امیر علیکہ کو کتاش بادغیس سرخس مردو ماخان اور ساری ولایتوں کے لشکر کے ساتھ پہنچے۔ اور ابو مسلم ولد امیر اوچ قرا نے مازندران کی طرف سے آکر عرض کیا کہ پیر پادشاہ ظفر پناہ فوج کی آمد کی خبر سے بھاگ کر استمداد کی طرف چلا گیا۔ اور مبارک لشکر جلدی سفر کر کے آفتاب جیسا جھنڈا صحرائے استرآباد میں پہنچا۔ اور ملک مازندران دوبارہ مضبوط اور محفوظ ہوا۔ اور اطراف ممالک میں فتحنامہ بھیجکر چوبیں تپچیں کو سمرقند کی جانب میرزا خلیل کے پاس بھیجدیا۔ اور قلعہ استرآباد کو مضبوط بناکر وہاں کی کوتوالی الیاس کو دی گئی۔ اور قلعہ شماسان کو تعمیر کرا کر وہاں کی حفاظت شیخ سلطان کے سپرد کی۔ اور ملک کے بڑے بڑے کاموں کے استحکام سے سلطنت کے تمام کاموں میں نظام ہوگیا۔

بیت ما۔ زمانے کے حال کا نظام اور دنیا کے کاموں کا قوام دنیا کے بادشاہ کے اقبال سے پورا ہوا۔

اور (آنحضرت نے) جاڑے کا موسم مازندران میں بسر کرنا مناسب سمجھا۔ اور (وہاں) رستم اعظم امیر سید عزالدین ہزارہ جریبی نے حاضر خدمت ہونے کی نیکی حاصل کی۔ اور آنحضرت کی مہربانی سے جو کہ ہمیشہ سادات کے احوال کے شامل تھی دامغان کا علاقہ اس کی مدد معاش مقرر ہوئی۔ اور مازندران اور دیگر ملکوں کے تمام کاموں کا انتظام شہزادہ عالی جناب نواب کامگار میرزا الغ بیگ کے سپرد ہوا۔ اور جہاں کو فتح کرنے والی باگ خراسان کی طرف پھیر کر (خراسان روانہ ہوکر) لشکروں کو اجازت فرمائی۔ اور شکار کرتے ہوئے سرخس کی طرف سے روانہ ہوئے اور نویں ذیقعد کو دارالسلطنت ہرات نے پائے بوسی کے شرف سے عزت و سعادت و اقبال حاصل کیا۔

امیر جہانشاہ اور اس کے ساتھیوں کی بغاوت اور ان کے انجام کا ذکر

فرہنگ:- رقائق:- جمع رفیق دقائق:- جمع دقیق موجہ:- عہدہ،

Marfat.com

مطاع :- اطاعت کیا ہوا۔ مخبط :- مجنوں۔ خروار :- گدھے کا بوجھ۔ یتول :- جاگیر
اتراک :- جمع ترک، اولوالامر، حکم والا مفضی :- پہنچانے والا۔ انجام۔
عرض :- عزت، سلخ :- آخری تاریخ ہر ماہ۔

امیر جہانملک امیر ملکت کا بیٹا اور امیر خاری کا بھتیجا قبیلہ قوچینیاں سے تھا۔ اور حضرت خاقان سعید کے بچپن کے زمانے سے (رہی) نوکر تھا۔ اور خدمتگاری اور جاں سپاری کے باریک رموز میں اس طرح قائم رہا کہ عزت حاصل کی اور قرا ابتداردل سے بھی ممتاز ہو گیا۔ جب دنیا کی سلطنت کا تخت آنحضرت کے وجود سے مشرف و ممتاز ہوا۔ تو (جہاں ملک) خدمت کے میدان میں سب لوگوں سے بازی لے گیا۔ اور جب امیر سید خواجہ کا واقعہ ہوا۔ تو اوس کا منصب اور عہدہ جہاں ملک کو عطا ہوا۔ اور اُس کے احکام (سلطنت کے جملہ) احوال و اموال کے کاموں میں مانے گئے اور مسلّم ہوئے۔ دولت کی طاقت کی شراب اور حکومت کی طاقت کی مستی سے اس کا دماغ خراب ہو گیا۔ اور اطاعت کی رسی سے سر پھرا لیا اور فرمانبرداری کے قبلہ سے پھر گیا (باغی ہو گیا) اور اُس کا تھوڑا سا سبب یہ بھی ہُوا کہ جب آنحضرت نے مازندران سے ایک لشکر سیستان کی جانب مقرر کیا تھا۔ اور لشکروں کی حاضری کے لئے حکم دیا تھا۔ خواجہ غیاث الدین سالار کو جو کہ ملکوں کا صاحب دیوان تھا دفتر کا مالک اور حساب رکھنے والا تھا وہ امیروں اور ارکان دولت کے نام بار بار ایک انڈے کی بجائے ایک مرغ، ایک من گوشت کی بجائے ایک بکرا، ایک من جو کی بجائے دس من جو اور ایک توبرہ گھاس کی بجائے ایک گدھا گھاس لکھتا رہتا تھا (یعنی ان کے نام بہت زیادہ لکھتا رہتا تھا) اور اس سال اشیاء کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ اور خواجہ غیاث الدین نے اپنے دفتر میں یہ بہت زائد خرچ ظاہر کیا اور سب کو اپنے سے رنجیدہ کر لیا۔ بلکہ با اعتبار لوگوں کی نظروں میں گنہگار بن گیا۔ تاکہ اس حساب کا یہ نتیجہ ہو کہ جب یہ حساب آنحضرت کے حضور میں پہنچے اور حضرت ملاحظہ فرمائیں اور مال باقی نہ رہے۔ (یعنی نہ رہے) تو (امراکی) بے عزتی ہوئے۔ (الغرض) نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ بغاوت پر متفق ہو گئے۔ آخر ذیقعدہ میں امیر جہانملک اُس کے عزیز دل امیر حسن جاندار، معہ اُس کے بیٹے یوسف جلیل اور سعادت بن تیمور تاش اُس کے بھائی اور بہلول، بابا تیمور اور سلطان، ... عثمان ... نندک نے ایک دوسرے سے عہد کیا کہ حضرت خاقان سعید پر حملہ کر لیں لیکن چونکہ خدا کی ...

Marfat.com

آنحضرت کی محافظ تھی۔ (آنحضرت کو) اس سازش کا کچھ علم ہو گیا۔ اور امیر مضراب کو جو کہ سیستان کیطرف سے آیا تھا طلب کیا۔ دشمن سمجھ گئے کہ آنحضرت کو کچھ معلوم ہو گیا۔ (اسلئے) اُس لشکر سے جو کہ سیستان کی طرف جا رہا تھا مل گئے۔ اور اس ارادے سے جزعانک کیطرف چلے گئے۔ آنحضرت بھائیوں کی اُس جماعت کے ساتھ جو کہ ہمرکاب رہنے کے ملازم (باڈی گارڈ) تھے۔ سوار ہو گئے۔ اور امیر مضراب نے باغیوں تک پہنچکر اُن سے سخت جنگ کی۔ اور مضراب بہادر کے چہرہ پر ایک بڑا زخم لگا اور اُس کو لوگ شہر میں لے آئے۔ اور اُن ناعاقبت اندیشوں نے دریا کا روبار سے گذر کر پانی بند کر دیا۔ اور آنحضرت دریا کی دوسری طرف کھڑے ہوئے تھے۔ اور وہ لشکر جو سیستان کے لئے نامزد تھا گروہ گروہ آکر حضرت (کی فوج) سے ملتا تھا۔ اور باغی لوگوں میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ سمت کو بھاگ گیا سعادت بدبخت ملک کے بھائی اور احمد آتبوقا کو میر حسن صوفی ترخان کے لشکر نے پکڑ کر لائے سعادت کو قتل کر دیا گیا اور اُس کے بھائی اور احمد آتبوقا کو رہا کر دیا۔ اور امیر چرکس نے جہاملک اور نمدک کو ماخان میں گرفتار کر کے ہرات بھیجدیا۔ اور اُن کو چہل دختراں میں موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔

ع یہ ہے اُس کی سزا جو بغاوت کرتا ہے۔

اور امیر حسین وباتا را اور اُس کا بیٹا یوسف جلیل طبس کے بیابان کے رستے سے میرزا رستم کے پاس اصفہان چلے گئے۔ اور سلطان بایزید کو جام کے قریب گرفتار کیا (مگر اُس) نے میرزا ابراہیم سلطان کی سفارش سے زندگی حاصل کی

ع گنہگاروں کیلئے سفارش سے نجات کی اُمید ہے۔
تحقیق کہ اللہ تعالےٰ سخی اور کریم ہے۔

پیر علی تاز کے صدور بلخ میں آنے اور اُس کے قتل ہونے کا ذکر

فرہنگ:- نسرین:- آسمان کے دو بلند ستاروں کا نام جو گدھ کی شکل کے ہیں
نسر:- گدھ!

Marfat.com

میرزا قیدو نے بلخ سے قاصد بھیجکر عرض کیا کہ پیر علی تاز پھر لوگوں کو اکٹھا کر کے اور بدخشان سے مدد حاصل کر کے بلخ پر چڑھائی کر رہا ہے۔ حضرت خاقان سعید نے اُس طرف دھاوا کرنے کے لیے فتحمند بہادروں کو نامزد کیا۔ اور فتحمند لشکر بلخ کے قریب پیر علی کے مقابل ہوا۔ اور پہلے ہی حملے میں بدخشاں کا گروہ بھاگ گیا اور پیر علی تاز اکیلا رہ گیا۔ پیر علی کے ہزارہ کے سرداروں نے مشورہ کر کے کہا کہ جنتک یہ فساد کی جڑ (پیر علی) ہمارے ساتھ رہیگا۔ بغاوت کم نہ ہوگی۔ (انہوں نے) اتفاق کر کے اس کو پکڑ لیا اور اُس کے بے مغز سر میں جو تخت شاہی کی آرزو رکھتا تھا گھاس بھر کر دارالخلافہ ہرات کو بھیجدیا

قطعہ:۔ تیری تلوار ہما کی مانند نسرین چرخ (کی غذا) کے لئے دشمنوں کے

بے مغز سروں کے کلے (جبڑے) دیتی ہے۔ (اور) زمانہ ہر اُس بیوقوف کو جو

تجھ سے زبان درازی کرتا ہے۔ بھاری گرز سے سزا دیتا ہے۔

اور اُس ولایت کے باشندے بستر فراغت پر آرام پاکر (آنحضرت کی) سلطنت کی ہمیشگی کے لئے دعا گوئی میں زیادہ مصروف ہوتے۔

ممالک فارس اور عراق عجم کے شہروں کے حالات

فرہنگ:۔ دلالت کردن:۔ آگاہ کرنا۔ عجب:۔ تکبر

یرغو:۔ خالی سینگ جو لڑائی کے موقع پر بجایا جاتا ہے بدرقہ:۔ محافظت

عنف:۔ جبر سختی بلوک:۔ علاقہ اولاغ:۔ گھوڑا کورکا:۔ ڈھول۔

میرزا پیر محمد نے پچھلے سال کے بدلہ لینے کا مصمم ارادہ کر کے لشکریوں کو بہت سے تحفے دیئے اور جھنڈے عراق و اصفہان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور میرزا رستم پچھلے سال کی فتح پر مغرور تھا۔ اور امیر حسن جاندار اور اُس کے نامور بیٹوں کے آنے سے اس کا غرور اور بھی بڑھ گیا۔ اور اُن ایام میں طاعون کی وجہ سے اصفہان کے بہت سے آدمی چلے گئے۔ اور میرزا رستم نے گندمانال کے سردمقام میں فارس کے لشکر (کی آمد) کی خبر سنی ایک گروہ نے اُسے صلح کرنے کی رائے دی۔ اُس نے تکبر سے کہا "

Marfat.com

"شیراز کا ایک قافلہ ہمارے لئے تبرکات لاتا ہے" میرزا پیر محمد نزدیک پہنچا (تو) میرزا رستم کیمپ چھوڑ کر دو فرسنگ آگے آیا اور جنگ کا مقام تجویز کر کے نیچے اترا۔ اور طرفین کے سپاہیوں نے ایک دوسرے کی راہ دیکھ کر اس رات کو صبح تک پہرہ رکھا۔ صبح ہی میرزا پیر محمد نے لڑائی کا نقارہ بجوایا اور یرغو کے شور اور ڈھول (کی) آواز کی ہیبت سے آسمان کانپنے لگا اور لشکر کی صفیں درست کر کے میمنہ کو علیا تقا و میر لاس کے سپرد کیا جو کہ رستم زمان تھا۔ اور طاہر بن امیر سیف الدین کو باز رکھا اور امیر سعید برلاس اور شیخ محمد جوان اور صدیق کے سپرد قلب لشکر کیا اور میسرہ کو خواجہ حسن شرف دار اور شیخ زادہ [illegible] امیروں کے سپرد کیا اور میرزا رستم کی طرف قلب لشکر میں سلطان شاہ اور قاضی اسعد صاعدی تھے اور میسرہ میں صادر اغلن اور میرزا اسکندر اور میمنہ میں میرزا رستم اور امیر حسن جاندار قائم ہوئے۔ جب دونوں صفیں بالمقابل کھڑی ہوئیں میرزا رستم نے جلدی کر کے فارس کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ اور دونو طرف کے بہادر اور دلاور سپاہیوں نے ایک دوسرے سے لڑ کر مردانگی اور شجاعت کی داد دی۔ آخر کار اصفہانی بھاگ پڑے۔ میرزا رستم کاشان آیا اور امیر حسن جاندار اس کے بیٹے سلطان شاہ اور محمود آقبوقائی ساتھ تھے۔ میرزا رستم نے ان کو کاشان میں چھوڑ کر خود بیٹوں کے ساتھ خراسان کو روانہ ہوا۔ اور اس کی شرح انشاء اللہ تعالیٰ آگے لکھی جائے گی۔ اور میرزا اسکندر نے بھی خراسان کا ارادہ کیا۔

میرزا پیر محمد نے جب بدلہ لے لیا۔ حکم دیا کہ کوئی آدمی کسی سے واسطہ نہ رکھے (نہ ستائے) اور سوائے ان لوگوں کے جو لڑائی لڑے ہیں کوئی کسی سے جھگڑا نہ کرے اصفہانیوں نے جب امان کی خوشخبری سنی۔ جوق جوق (میرزا پیر محمد کی خدمت میں) پہنچے۔ اور میرزا پیر محمد نے جیسی کہ اس کی عادت تھی سب پر نوازش اور مہربانی فرمائی۔ اور [illegible] کا شکار [illegible] مہرک اور گندمان کے چراگاہوں میں رہا۔ اور ان کے گھوڑے فربہ ہو گئے۔ اور امیر حسن جاندار نظامیوں کی طرح اپنے لڑکوں کے ساتھ کاشان سے میرزا پیر محمد کے پاس آیا اور اسی زمانے میں حضرت خاقان سعید کا ایلچی پہنچا۔ اور ان کے [illegible] کی خبر پہنچائی۔ میرزا پیر محمد نے سب کو بند کر دیا اور محمد قپچاقی اور

Marfat.com

عیسٰے تکاول کو اُن کا محافظ مقرر کر کے ایلچی کے ہمراہ خراسان بھیج دیا۔ لیکن جب قبیلہ پرگنہ بیان سے گذرے۔ زنجیریں توڑ کر اور محافظوں کو باندھ کر اپنا راستہ لیا۔ اور میرزا پیر محمد کاشان وچرباد قان اور اصفہان کے سارے علاقوں کا انتظام مہربانی یا سختی سے کر کے اصفہان کو روانہ ہوا۔ اور اصفہان کا غلہ باوجود اس کے کہ آفتاب برج سنبلہ میں چلا گیا تھا۔ (موسم گرما کا آغاز تھا) وبائے طاعون کی بلا کی وجہ سے بغیر کٹا ہوا پڑا تھا۔ جب میرزا پیر محمد نے شہر میں قدم مبارک رکھا۔ طاعون کا پتہ نہیں رہا۔ اور شہر دوبارہ آباد ہو گیا۔ اور میرزا پیر محمد نے حکم دیا کہ مال اور ٹیکس کے تمام کاغذات پانی میں دھو ڈالیں (ضائع کر دلیں)۔ اور اصفہان اپنے بیٹے میرزا محمد شیخ کے حوالے کیا۔ اور امیر سعید برلاس اور شیخ محمد جوان اور فاضل کو اس کے پاس چھوڑا۔ اور خواجہ مظفر الدین مسعود نطنزی کے حوالے مال دیوان کا انتظام کیا اور شیخ نسا اول کو کاشان کی حکومت پر بھیج دیا۔ پھر شیراز کو واپس پھرا اور دار الخلافہ میں آرام فرمایا۔

میرزا ابابکر اور امیر قرا یوسف کی لڑائی کا اور معز الدین میرزا امیر انشاہ گورگان کے مارے جانے کا حال

فرہنگ ، چلد : تیز چست چالاک

توابع : جمع تابع خضرا : نیلے رنگ کا حق : درست

پہلے ذکر ہو چکا کہ میرزا ابابکر موضع ورگزین میں اپنے چند معتبر نوکروں کو قتل کر کے قروق ارغون چلا گیا تھا اور کچھ عرصے کے لیے وہاں ٹھیرا ہوا تھا۔ ناگاہ خبر آئی کہ شکر اللہ جمال الدین بلغرو یدوی بیگ اور شر قشاہ طارمی نے آخر ذی الحجہ میں شیخ حاجی عراقی کو قتل کر دیا۔ میرزا ابابکر نے خوشی کا ڈھول بجایا اور سجاس کے راستے سے قروق ارغون سے کوچ کیا اور ایک دو ماہ وہاں ٹھہرا۔ شکر اللہ نے دستبوسی کا شرف حاصل کیا۔ اور وزارت کے عالی منصب پر سرفراز

Marfat.com

ہوا۔ اسی عرصے میں امیر قرا یوسف کے سلطانیہ کی طرف جانے کی خبر تحقیق ہوگئی۔ میرزا ابابکر درویش قوشچی کو دو سو تیز طرار آدمیوں سمیت رے کے مرغزار میں چھوڑ کر کوہ دماوند چلا گیا۔ اور گرمی کا موسم وہاں پر گذارا اور امیر قرا یوسف اور ترکمہ کے امیر سلطانیہ آکر ایک رات وہاں پہ ٹھہرے۔ دوسرے روز سلطانیہ کو لوٹ کر وہاں کے آدمیوں کو گھر بار سمیت تبریز مراغہ اور اردبیل لے گئے اور اسی عرصے میں سلطان معتصم ولد سلطان زین العابدین ولد شاہ شجاع جو کہ سلطان اویس کا نواسہ تھا۔ حضرت صاحبقران سے بھاگ کر واپس آیا اور قرا یوسف کی پناہ لی اور قرا یوسف نے اس کی تربیت دے کر ہمدان ولرستان بھیجدیا اور خود تبریز چلا گیا۔ اور میرزا ابابکر قرا یوسف کی واپسی کی خبر سنکر سلطانیہ کو روانہ ہوا۔ اور اسی عرصے میں معلوم ہوا کہ شکر اللہ بلغر نے امیر سید رضا کیا حاکم گیلانات سے بیعت کرلی۔ اور قزوین سے رودبار چلا گیا۔ میرزا ابابکر نے قزوین آکر خواجہ شرف الدین خالدی اور سید عزالدین کو ایک گروہ کیساتھ شکر اللہ کو بلانے کے لیئے بھیجا۔ اور وہ اس کو اطمینان دے کر قزوین لے آئے۔ اور میرزا ابابکر نے بہت سا مال اس کے حوالہ کیا۔ چنانچہ شکنجہ کی سزا سے ہلاک کیا گیا۔ اور میرزا ابابکر جمادی الاول کے وسط میں سلطانیہ آکر دو رات میں اردبیل چلا گیا۔ اور اُس علاقے کو تین روز تک لوٹ کر مال غنیمت قزوین کو بھیجدیا۔ اور مراغہ کو بھی لوٹ لیا (اور) لشکریوں نے عورتوں اور بچوں کے ساتھ بُرا سلوک کیا اور جیجبال کے گرم مقام پہ ٹھہر کر لشکر کو کردستان بھیجدیا۔ تاکہ بہت سا مال غنیمت لائیں۔ اور بہار کے موسم تک وہاں عیش سے زندگی بسر کی۔ اور وہاں پہ سنا کہ جاونی قربانی نوروز اور عبدالرحمان اُمرا پانچہزار سوار خوارزم اور مازندراں کے راستے سے سمرقند کی طرف سے رے کی حدود میں پہنچ گئے ہیں۔ میرزا ابابکر نے قاصد بھیجکر سب کو تشفی دی۔ اور وہ درگزین کے نواح میں اس کے لشکر سے مل گئے اور سب کے سب انعام واکرام سے سرفراز ہوئے۔ اور اُن سے امور ملک کی بابت مشورہ کیا۔ رائے یہ قرار پائی کہ آذربائیجان جاکر اُس ملک کو ترکمانوں سے چھڑا لیویں۔ اور تبریز کو روانہ ہوا۔ اور اس طرف سے امیر قرا یوسف خبردار ہوکر سولھویں ذیقعد کو شنب غازان آیا اور اُنہوں نے اُس کے گرد ایک خندق کھودی۔ اور امیر بسطام جاگیر اپنے بھائیوں منصور و معصوم اور اپنے بیٹے اخی فرج و امیر حسین اور

Marfat.com

اپنے بھائی محمد سمیت تقریباً بیس ہزار سوار اور پیادے قرا یوسف کے پاس جمع ہو گئے۔ اور چوتھی ذیقعد کو منزل سردرود میں دونو فریق اکٹھے ہوئے۔ اور میمنہ میسرہ قلب اور بازو درست کر کے طرفین نے لڑائی کا میدان گرم کیا۔ بیت،

قرا یوسف نامور دلاور اسفند یار کی مانند لڑائی کے لئے آیا۔

امیر بسطام میدان میں آتا اور دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا اور پیر عمر اور بیرم بیگ اور جلال الدین خلیفہ نے چند آدمیوں کو زخمی کر کے بھگا دیا۔ میرزا ابا بکر یہ حال دیکھکر، بیت،

ابر بہار کی مانند گرجا۔ اُس شیر کی مانند جو میدان میں شکار دیکھ لیتا ہے۔

ترکمانوں کو جو کہ آگے آ گئے تھے بھگا کر جلال الدین دیزک کو قتل کیا۔ اور (پھر) طرفین کے لشکر ایسے گتھم گتھا ہوئے کہ غالب اور مغلوب میں کوئی تمیز نہ رہی۔ شعر

تبریز سے سردرود کے دامن تک سپاہیوں کا خون دریا کی طرح بہنے لگا۔

لڑائی میں اتنے آدمی مارے گئے کہ کوئی آدمی راستہ نہ چل سکتا تھا۔

میرزا ابا بکر بھوکے شیر اور پھاڑنے والے بھیڑیئے کی طرح ہر طرف حملہ کرتا تھا۔ ع

اگر فریدوں پر بھی وار کرتا تو مغلوب کر لیتا

دریائے جنگ میں کچھ غوطہ لگانے کے بعد جب اپنے مقام پر واپس آیا۔ سپاہ کو تتر بتر دیکھا اور اس قتل و خون اور لڑائی میں قضا نے بادشاہ معزالدین میرزا امیرانشاہ کی سلطنت کی بساط کو لپیٹ دیا اور حکم الٰہی کے منشی نے اس کے نام پر موت کا حکم بھیجا (یعنی مارا گیا) بیت،

وہ بھی اسی راستے سے گزر گیا۔ وہ کون ہے جو اس راستے سے نہیں گزرتا۔

میرزا ابا بکر شکست کھا کر سلطانیہ چلا گیا۔ اور ترکمانوں نے بہت سا مالِ غنیمت حاصل کیا۔ اور ایک ترکمان میرزا امیرانشاہ سلطان سعید کا سر قرا یوسف کے سامنے لایا۔ قرا یوسف نے غصے ہو کر حکم دیا کہ اُس (ترکمان) کی گردن اُڑا دیں۔ اور بادشاہ سعید (امیرانشاہ) کے سر کو اُس کے جسم کے ساتھ عزت کے ساتھ نہلا کر سرخاب میں دفن کریں۔ اور کچھ عرصے کے بعد ایک شخص شمس غوری فقیر صورت نے اُس کی ہڈیاں ماوراءالنہر پہنچا دیں۔ اور کش کی سبز عمارت میں مدفون ہوا۔ ع

غزالے کے رہنے کی جگہ خاک کا کونہ ہے۔

صبح نے اگر اس (شہادتِ امیرانشاہ) کے واقعہ (کے غم) میں کپڑے پھاڑے تو بجا ہے اور ماہ نے اگر اس حادثہ (کے غم) میں چہرہ زخمی کیا تو درست ہے۔ بادل اگر اس غم میں پانی کی جگہ

Marfat.com

خون برسائے تو مناسب ہے۔ اور دریا اگر اس ماتم میں منہ پر کف لائے تو بجا ہے۔ آفتاب کو مہر نہ کہنا چاہیئے کہ اُس (کی وفات) کے بعد روشن ہوا اور شفق کو مشفق نہ کہنا چاہیئے کہ اُس کا دل اُس کے غم میں نہ جلا۔ اور امیر قرا یوسف کہتا تھا کہ اگر اس کو زندہ میرے سامنے لاتے تو میں اس کو مناسب انعام دیتا۔ اور قرا یوسف اس بڑی فتح پر خداوند تعالےٰ کے شکر کا سجدہ بجا لایا اور امیروں اور بہادروں کو انعامات دے کر رخصت کیا۔ امیر بسطام اپنی ولایت اردبیل چلا گیا۔ اور پوری تیاری کے ساتھ عراق عجم کو روانہ ہو کر سلطانیہ آیا۔ اور پہلے حاجی آتشی درویش کو جو حسن میں مشار الیہ تھا (مشہور کفشا) درویش قوشچی کے پاس جو میرزا ابابکر کی طرف سے قلعہ سلطانیہ کا کوتوال تھا۔ بطور ایلچی کے بھیجا۔ اور مختلف طریقوں سے للچایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور امیر بسطام نصف محرم ۸۱۱ھ سے وسط ماہ صفر تک لڑتا رہا۔ اور قلعہ ۱۷ ماہ صفر روز جمعہ کو فتح ہوا۔ اور اُس کی بنیادوں کو مضبوط کر کے اُس کی کوتوالی اپنے بھائی معصوم کے سپرد کی۔ اور امیر قرا یوسف نے امیر بسطام کو بہت سے انعامات دے کر اُس کو عراق عجم کی حکومت عطا کی۔

بغداد کے سلطان احمد کا ذکر

فرہنگ :- حور :- خوبصورت عورت، ولدان :- لڑکے۔ مفطور :- پھٹا ہوا۔

سلطان احمد اس سال یعنی دسویں ہجری میں بغداد کی فصیل کے استحکام اور خندق کے کھودنے میں مصروف رہا۔ اور سال کے آخر میں شاہزادہ علاء الدولہ ولد سلطان سمرقند کے قید خانہ سے رہائی پا کر بغداد پہنچا۔ اور سلطان نے استقبال کیا۔ اور جب اُس کی نظر آنکھوں کی ٹھنڈک (بیٹے) پر پڑی۔ محبت کے جوش میں پیادہ ہو گیا اور مقتدر بیٹا نامور باپ کے قدموں پر گر پڑا۔ (پھر) ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ باپ نے اس کی تسلی و تشفی کی۔ اور شہر میں داخل ہو کر چند روز آرام سے گذارے۔ اور کچھ عرصے بعد سلطان نے شاہزادہ کو حلہ بھیج دیا۔ تاکہ وہاں فراغت سے عیش و آرام کرے۔ اور بادشاہ احمد حسب عادت شراب پینے اور لونڈے بازی اور زنا کا دلدادہ تھا۔ اور آخر ماہ شعبان میں شاہ علاء الدولہ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام شیخ حسین رکھا گیا۔ اور سلطان جشن منانے کے لئے حلہ گیا۔ اور بڑا جشن کر کے کچھ دنوں عیش میں مشغول رہے۔ اور سلطان نے واپس آ کر جاڑا بغداد میں گذارا۔ اور بہار میں بیٹے کو بلا کر

Marfat.com

عیش میں بسر کی۔ ع۔ خوشی کا جو وقت بھی میسر آئے اُسے غنیمت سمجھ۔

سنہ ۸۱۱ھ کے واقعات

شاہزادوں کی سنتِ ختنہ کے جشن کا ذکر

فرہنگ:۔ ختان:۔ ختنہ کرنا۔ ممہد:۔ تمہید کیا گیا۔ موکد:۔ تاکید کیا ہوا۔ سور:۔ خوشی
عطارد:۔ دبیرِ فلک۔ طالع:۔ جنم پترا۔ سہم سعادت:۔ ایک ستارے کا نام۔ ناہید:۔ زہرہ ستارہ
خرچنگ:۔ برج سرطان۔ عود:۔ ایک باجے کا نام۔ سعود:۔ جمع سعد، مراد با سعادت ستارے
بہرام:۔ مریخ۔ سعد اکبر:۔ مشتری۔ عین الکمال:۔ نظر بد۔
کیوان:۔ زحل ستارہ۔ دراک:۔ بہت سمجھنے والا۔ عیوق:۔ ایک بلند ستارے کا نام جو مریخ ہے
سقرلاط:۔ ایک قیمتی کپڑے کا نام۔ بخور:۔ جو چیز جلائی جائے۔ باغ ارم:۔ شداد کا باغ۔
زیر و بم:۔ اُونچے نیچے سُر۔ مغنی:۔ گویا۔ رامشگر:۔ گویا۔ حورعین:۔ مراد حولبصورت عورتیں

حضرت خاقان سعید نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے مطابق حکم فرمایا کہ سلطانی کی کتاب کے عنوان اور کامرانی کے چہرے کی خوبصورتی میوہ دل اور عمر کے پھل۔ اہمیت اور بختیاری کی کان کے دو موتی اور فتحمندی کے برج کے دو روشن ستارے۔
یعنی دونوں لڑکوں غیاث الدولہ والدین میرزا بایسنغر اور جلال الدین محمد جوگی بہادر کی سنت مؤکد (یعنی رسم ختنہ) بجا لائیں۔ اور مبارک حکم نافذ ہوا کہ جشن کے سامان وغیرہ دیگر چیزیں مہیا کی جائیں۔ اس رسم (کی شادی) کی شہرت فرشتوں نے سنی اور اس مبارک جشن کا غلغلہ اطراف دنیا میں پہنچا۔ چاند نے جو کہ طرفین آسمان کا سیر کرنے والا اور منازل و مقامات کا سیاح ہے۔ اس شادی کی خوشخبری کا طبل اور اس شادی کی خوشی کا ڈھول آسمان کی بلندی پر بجایا اور عطارد نے جو کہ علوم و احکام نجوم کا نکالنے والا (زائچہ کرنے والا) ہے قوس النہار کی بلندی و دیجور اور منزلوں کے لحاظ سے حاصل کر کے اقبال کی ترقی اور سہم سعادت پر مشتمل طالع وقت

معلوم کیا۔ اور ناہید نے جو کہ آسمان کے خیمے کا گویا ہے سارنگی کا راگ برج سرطان تک پہنچا دیا اور بربط کا نغمہ سعد سیاروں کی بلندی سے بھی زیادہ بلند کر دیا۔ اور حالت وجد میں آسمان کیطرح جھومنے لگا۔ اور آفتاب ابر نیساں کی طرح موتی برسانے والا اور موسم خزاں میں شاخ کی مانند بخشش کرنے والا بن گیا۔ اور عقیقوں کے ڈھیر اور یاقوتوں کے دامن بھر کر سخت تھرول سے لعل اور دریا سے موتی (نکالکر) نثار کئے۔ اور بہرام جو کہ ستاروں کا سپہ سالار اور پانچویں آسمان کا کمانڈر ہے۔ خدمت گاروں کی طرح خدمت کے لئے اٹھا اور میسرہ و میمنہ کی صفیں درست کیں۔ اور مشتری نے چھٹے آسمان پر مبارکباد کا خطبہ پڑھا۔ اور نظر بد سے بچانے کے لئے آیۂ متبرکہ ان یکاد پڑھی۔ اور کیواں نے جو کہ افلاک کی چوٹی کا صومعہ نشین (عبادت خانہ میں بیٹھنے والا) اور تیز فہم بوڑھا ہے خورشید کی انگیٹھی پر عود قماری جلایا۔ اور ماہ کے ورق پر (نظر بد سے بچانے کے لئے) نقش کھینچا۔ اور دارالخلافہ ہرات کے باغ میں اونچی اور سو چوٹیوں والے ڈیرے اور سقرلاط کے خیمے اور ابریشم کے سائبان عیوق ستارے کی بلندی تک پہنچے۔ اور سونے اور چاندی کے تخت لعل و مروارید کے خوشوں سے آراستہ کئے گئے۔ محفل نشاط عنبر کے بخارات سے خوشبودار ہوئی اور مجلس شادی عبیر کے جلانے سے مشک بو ہوئی۔ اور بازار اور دوکانیں باغ ارم کی مانند آراستہ کی گئیں اور سجا کر کھولی گئیں۔ اور خوبصورت عمارتیں موتیوں سے بھری ہوئی سیپیوں اور ستاروں سے پر برجوں کی مانند مزین و آراستہ کی گئیں۔ چاندی جیسی پنڈلیوں والے ساقی بلوریں ہاتھوں پر سنہری ساغر رکھے ہوئے شیریں لبوں سے ہر طرف عیش (وطرب) کی صدا لگاتے تھے۔

بیت:۔ اس کے چہرے کے عکس سے خالص شراب سنہری پیالے میں گویا کہ
خالص لعل اور پگھلا ہوا عقیق ہے۔

خوش آواز گویے اس خسرو ثانی کی محفل میں خسروانی گیت گاتے تھے۔ اور رود و سرود کی آوازیں آسمان تک پہنچاتے تھے۔ اور زہرہ طبع گویے سارنگی اور عود کے پیچھے اونچے سروں سے دل و دماغ سے ہوش اڑاتے تھے۔ اور دل و جان کو راحت پر راحت پہنچاتے تھے ہر ایک جگہ روشن بہشت کی مانند آراستہ تھی۔ اور ساقیان نازنین حوروں کی مانند اٹھتے بیٹھتے تھے۔ چند روز متواتر عیش و نشاط و خوشی و انبساط میں گذارے۔ اور حضرت خاقان سعید نے خواص و عوام کو بہت انعام و اکرام دیا اور یہ جشن مبارک دارالخلافہ ہرات میں آخر ربیع الثانی میں

Marfat.com

منایا گیا۔ ع عیش ونشاط وخوشی کی محفل آراستہ کی گئی ؛

میرزا امیرانشاہ کے واقعہ کے بعد میرزا ابا بکر کے حالات کا ذکر

فرہنگ:۔ مکسور:۔ ٹوٹا ہوا۔ مبذول: خرچ کیا ہوا۔ ہاویہ:۔ ایک دوزخ کا نام۔ حمیم:۔ گرم پانی۔ تلقی نمودن:۔ ملاقات کرنا ملنا۔ استرضا:۔ خوشنودی مزاج۔ مواثیق:۔ جمع میثاق بمعنی عہد۔ الیم:۔ دردناک۔

چونکہ میرزا ابابکر پدر مغفور کے واقعہ اور شکست خوردہ لشکر کی شکست کے بعد ممالک آذربائیجان وعراق میں نہ رہ سکتا تھا۔ محافظت کے گھر کرمان کو روانہ ہوا۔ اور سلطان اویس ولد امیر ایدکو برلاس نے جو کہ باپ اور بھائی کے بعد وہاں کا حاکم تھا۔ اس کی سواری کا تعظیم وتکریم کے ساتھ استقبال کیا اور کہا۔ ہم اس خاندان کے غلام اور غلام زادے ہیں۔ اگر ہم سے حضرت صاحبقران (امیر تیمور) کے بیٹوں یا پوتوں کی کوئی خدمت ہوسکے تو اس سے بہتر کون سی دولت ہوسکتی ہے۔ ملک اور خزانے اور دولت اس کے مقابلہ پر سب ہیچ ہیں۔ اور چند روز عیش وشادی میں بسر کئے۔ میرزا ابابکر نے سلطان اویس کی مستقل حکومت دیکھی تو اس کے دل میں حسد کا شعلہ بھڑک اٹھا۔ اور (اس ضرب المثل کے) معنی ظاہر ہوئے کہ دو نرادشت ایک جگہ اور دو تلواریں ایک میان میں نہیں رہ سکتیں۔ اور دونوں طرف سے پریشانی اور نفرت ظاہر ہوئی میرزا ابابکر سلطان اویس کے گرفتار کرنے کی فکر میں رہتا تھا۔ اور سلطان اویس کے لوح دل پر بھی یہی نقش تھا (وہ بھی ابابکر کو گرفتار کرنا چاہتا تھا)۔ میرزا ابابکر نے بڑی کوشش سے اپنے آپ کو اس خونخوار بھنور سے باہر نکالا۔ اور سیستان کی طرف جانے کا عزم ارادہ کیا اور موسم گرما میں اس بیابان کا سفر اختیار کیا کہ جس کا آگ برسانے والا پانی حمیم (گرم پانی) جیسا اور جس کی دوزخ جیسی گرم ہوا دردناک عذاب کی مانند تھی۔ اور سیستان کی حد میں پہنچا۔ شاہ قطب الدین اس کی تشریف آوری سے خوش ہوا اور بڑی عزت کے ساتھ اس سے ملاقات کی (اس کا استقبال کیا) اور سمجھا کہ اس کی دوستی حضرت خاقان سعید کی خوشنودی مزاج پانے

Marfat.com

سے بے نیاز کر دے گی۔ اور میرزا ابابکر اور شاہ قطب الدین کے درمیان عہد و پیمان ہوئے اور اس خبر کی سماعت اس امر کا سبب ہوئی کہ (حضرت خاقان سعید نے) سیستان پر حملہ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

حضرت خاقان سعید کا سیستان کی طرف جانے (حملہ آور ہونے) کا ذکر

ڈھنگ

برگستوان:۔ لباسِ جنگ، خفتان:۔ ریشم کی کڑیوں کی زرہ بکتر،
یلارک:۔ نیزے، لامع:۔ چمکنے والا، حصین:۔ مضبوط
عبارت:۔ دلیری، مبرم:۔ محکم، یساول:۔ نقیب۔
منجنیق:۔ گوپیا۔ التہاب:۔ شعلہ پکڑنا۔ عین الیقین: یقین کی آنکھ، پورا یقین،
ذیل:۔ دامن، اعقاب:۔ جمع عقب، بیٹے، غرض خواہ:۔ چغلی کرنے والا۔
نمام:۔ چغلخور، زلت:۔ گناہ۔ ہفوات:۔ جمع ہفوہ، خطا۔
حواس:۔ جمع حاس بمعنی و حواس، اختصام:۔ پنجہ مارنا، غور:۔ گہرائی
جاگیرداں:۔ امیر جاگو کی اولاد اور پیرو، تضرع:۔ زاری کرنا، نہب:۔ تباہ کرنا
لائح:۔ روشن، صیانت:۔ نگہداشت کرنا، تشریق: کسی سیارہ کا کسی برج میں درجۂ کمال پہ ہونا۔

حضرت خاقان سعید نے سیستان پر حملہ کا مصمم ارادہ کر لیا اور ظفر کے نشان والے جھنڈے دار السلطنت ہرات سے دسویں جمادی الاول کو روانہ ہوئے۔

بیت۔ فتحمند بادشاہ نے نیمروز کے ارادے سے آفتاب کی مانند تیغیں مارنے والے لشکر کے ساتھ چڑھائی کی۔

اور جب فتحمند لشکر قصبہ اسفزار میں پہنچا آنحضرت نے حکم فرمایا کہ فتحمند لشکر زرہ بکتر کا ملاحظہ کرائے۔ ہتھیار روشن اور جنگی لباس اور لاتعداد خفتان (ریشم کا زرہ بکتر) شانیں اور نیزے چمکنے لگے۔ یعنی چار آئینوں کی روشنی سے ہر سمت ایک آفتاب روشن ہوا۔ اور

Marfat.com

تیغوں اور سنانوں کی چمک سے ہر طرف ایک بجلی چمکنے لگی۔

بیت:۔ گویا کہ زمین لوہے کی بنی ہوئی ہے۔ نیزوں (کی کثرت) سے ہوا بھی جوشن
پہنے ہوئے ہے۔

فتحمند فوج فراہ کی طرف روانہ ہو کر اُس ولایت کی حدود میں داخل ہوئی۔ اور شاہ اسکندر نیالتگین نے جو کہ اُس ولایت کا مالک تھا۔ قلعہ فراہ کو مضبوط بنایا تھا۔ اور فراہ کا قلعہ درحقیقت ایک مستحکم اور مضبوط قلعہ تھا اور وہاں کے رہنے والے (اپنی) مضبوطی اور دلیری پر نازاں تھے۔ اور سیستان کے مددگار اُس غرور کے ساتھی اور مددگار تھے۔ (اہل سیستان کی دوستی سے اُن کا غرور اور بڑھ گیا تھا) فتحمند لشکر اُس قلعہ کے نزدیک قضائے مستحکم کی مانند اترا۔

بیت:۔ آسمان کے برابر ایک قلعہ تھا۔ لڑائی میں کسی نے اُس کا نام نہیں لیا
تھا (کوئی اس پر حملہ آور نہیں ہوا تھا)

وہ قلعہ قصر کیواں پر پاؤں رکھے ہوئے تھا۔ (کیوان ستارے سے بھی بلند تر تھا) اور عیوق ستارہ قتل و خون کے وضع کرنے کے مقابلہ میں (اُس قلعہ سے ہار جانے کے باعث) آسمان کی نظروں سے گر گیا تھا۔ اور مقام کی اس بلندی کے باوجود (وہ قلعہ) نہایت مضبوط اور مستحکم بھی تھا۔ اور ایک زبردست تجربہ کار بہادر جو زمانے کا نشیب و فراز دیکھے ہوئے تھے اور تیر انداز (ستارہ) جن کے تیروں کے زخم سے خوفزدہ رہتا تھا۔ اور مضبوط بہادر اُن کی تلواروں سے پناہ مانگتا تھا۔ اُس قلعے میں آباد تھے۔ زاولستان اور سیستان کے کچھ بہادر مثلاً ہندو لیوقا محمود شمس سپہ سوار محمود سپہ سوار اور عمر سپہ سوار قلعہ کی دیوار کے نزدیک جنگ و جدال کے لئے تیار قلعہ کی دیوار کی پشت پر کھڑے ہو گئے۔ فتحمند لشکر کی آنکھ جب ان پر پڑی۔ تو اس طرف سے زمانے کے (رسیدہ) بہادر سپاہیوں کے ایک گروہ نے جو کہ فتال کے پہاڑ کے چیتے اور جدال کے جنگل کے شیر تھے۔ مثلاً محمود شاہ جہرہ دست و محمود نکودری یوسف عراقی فرہاد و حسین خیج اور بایزید پندار جیسے جنگجو شیر اور تند خو چیتوں نے حملہ کر دیا اور (قلعہ کی) دیواروں سے کود کر پیادہ باغیوں سے مقابل ہو گئے۔ اور تیر کمان کی لڑائی چھوڑ کر آمنے سامنے کی لڑائی لڑی۔ اور تلواروں اور گرزوں سے سخت جنگ ہوئی۔ سیستانیوں نے جب ظفر پناہ فوج کی تیغ دیکھی بھاگ کر قلعہ میں چھپ گئے۔ اور چھپ ہو کر بیٹھ گئے۔ آنحضرت کے امرا و اعیان نے گرد پیش، توپیں بڑائیں اور چاروں طرف سے پتھر برسانے اور خندق اور سرنگ کھودنے میں مشغول ہوئے

Marfat.com

تین سرنگیں امیر مضراب کے حصے میں۔ ایک امیر علی ترخان کے۔ ایک امیر حسن صوفی ترخان کے۔ ایک شہریان شیخ کے، ایک امیر سید علی ترخان کے۔ ایک امیر یوسف خواجہ مولانا ابراہیم صدر اور امیر یکنہ کے اور ایک امیر خاوند شاہ اور ایک امیر موسیٰ شیخ امیر محمد مشرف اور کچھ سرداروں کے حصے میں آئی (یعنی کھودی) آسمان جیسے لشکروں والی فوج اطراف و جوانب سے خندق کھودتی تھی۔ اور سرنگیں کھود کر آگے لیجا رہی تھی۔ اور اہل قلعہ بھی مردوں کی طرح لڑائیاں لڑتے تھے دس رات دن تک جان کے جلانے والے تیروں اور شعلے بھڑکانے والی سنانوں سے لڑائی کی آگ مشتعل رہی۔ اور اُس مضبوط قلعہ کی چاندوں دیواریں زرہ کے حلقوں اور بھڑوں کے چھتوں کی مانند ہو گئیں۔ قلعے والوں نے جب خداوند تعالےٰ کی مہربانیوں کے نشانات اور بادشاہی طاقت کے آثار دیکھے تو اُن پر یقین کے ساتھ روشن ہو گیا۔ کہ اگر شاہ جہاں (خاقان سعید) کی تلوار سے پناہ نہ مانگیں گے۔ تو پھر تدارک و تلافی ناممکن ہو جائے گی (اسلئے) شاہ اسکندر نیال تکین، پہلوان شمس دراز اور قلعہ کے دیگر سردار بلندی سے ذلت کے گڑھے (پستی) میں آئے۔ اور امیر شاہ ملک کو اپنا سفارشی بنایا۔ اور اُس کی سفارش مقبول ہوئی۔ آنحضرت نے اُن کے قصور معاف فرمائے اور ایسا قلعہ جس کا فتح کرنا دنیا کے بادشاہوں کے لیے ناممکن تھا فتح ہو گیا۔ شاہ اسکندر اور قلعہ کے سرداروں نے آنحضرت کی قدمبوسی حاصل کی اور گویا بہ زبان حال "اگر تو ہم پر بخشش نہ کرتا اور ہم پر رحم نہ کرتا تو ہم گھاٹا اُٹھانے والوں میں سے ہوتے" کہتے تھے۔ آنحضرت نے اُن کے قصوروں کو مہربانی کے دامن سے ڈھانپا اور سب پر بخشش اور نوازشیں فرمائی۔

اور جب مبارک دل نے فراہ کی مہم سے فراغت حاصل کی۔ تو (آنحضرت نے) فتحمندی کی باگ قلعۂ اوک کی طرف پھیری۔ اور پہلوان شمس دراز کو سیستان کے دیگر مشہور آدمیوں کے ساتھ جنہوں نے قلعہ فراہ سے باہر آکر (آنحضرت سے) نوازش حاصل کی تھی۔ دوبارہ خلعت عطا فرمائے اور بطور ایلچی شاہ قطب الدین کے پاس بھیجا۔ اور پیغام کا مضمون مندرجہ ذیل تھا۔ "ہماری مہربانی ہمیشہ بادشاہوں کے احوال کے شامل رہی ہے۔ اور شہنشاہ ابوالفتح جو کہ حضرت صاحبقراں کی خدمت سے مشرف ہوا تھا۔ بادشاہوں کی جماعت میں عزت سے زندگی بسر کرتا تھا۔ اور جب وہ انتقال کر گیا۔ تو ملک سیستان اس کے بیٹوں کو عطا کیا گیا۔ اور اُن کے بارے میں چغلخوروں کی چغلیوں کی کوئی سماعت نہ کی گئی۔ اور جب ملکوں کا انتظام ہمارے

Marfat.com

ہاتھ میں آیا تو ہم نے اسی طرح اُن کو وہ ملک (سیستان) عطا فرمایا۔ اور اُس بے انتہا اعتقاد اور اعتماد کی وجہ سے جو کہ شاہانِ فراہ کی جاں نثاری پر رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے کہ عرصہ درازتک دور دراز کے لشکروں میں حضرت امیر تیمور کا ساتھ دیا۔ ہم نے اُن لوگوں کو جنہوں نے اپنے خطوط میں شاہان (فراہ) کے باغی ہونے کا ذکر کیا سخت تنبیہ کی۔ اور اب بھی اُن کی طرف سے (ہماری) مخالفت عجیب وغریب معلوم ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ عقل سے کام لے کر غور کریں کہ آخر اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اور اُنہیں ہماری عادت سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ ماتحتوں کے قصوروں کو معاف کرنا اور گنہگاروں کے گناہوں سے درگذر کرنا ہمارا پسندیدہ دستور اور نیک خصلت ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ گذری ہوئی باتوں کو چھوڑ کر درگاہ عالم پناہ (ہماری جناب) کی طرف متوجہ ہوویں کیونکہ اُن پر ہماری طرف سے نہایت مہربانی ہوگی۔ خدا جانتا ہے۔ اور وہ کافی گواہ ہے کہ ہم ان کی جان اور ملک لینا نہیں چاہتے۔ اور جیسا کہ وہ پہلے تھے۔ اُس سے زیادہ عزیز ہوں گے۔ اور اگر غفلت کے کانوں سے تنبیہ کی روئی نہ نکالیں گے۔ اور غرور کے خواب سے بیدار نہ ہوں گے۔ اور شیطانی وسوسوں اور خیالات کو نہ چھوڑیں گے تو (ہمارے) غضب کی تند ہوائیں جنبش میں آئیں گی۔ اور [illegible] نیک آدمیوں کے ساتھ بھی جو کہ مجبوراً شریر لوگوں کے ساتھ ہیں۔ [illegible] کرنے والی شریعت میں جائز نہیں۔ اس لئے ہم صبر کرتے ہیں اور حلم [illegible] (حلم اختیار کرتے ہیں)۔ وہ بھی بموجب واضح آیہ کریمہ [illegible] گناہ اُن لوگوں پر ہوگا جو بدل لیں گے" پوری احتیاط کریں اور [illegible] جسے بلند کیا وہ باعزت ہوا اور جسے ہم نے درجہ عزت سے [illegible] اُس جماعت نے سیستان کا ارادہ کیا تو مبارک لشکر نے ایک کو [illegible] کو جس کا نام بلاشش بے نقطہ کی طرح بیچ میں لے لیا [illegible] بہادروں کی ایک جماعت کیساتھ قلعہ ادک میں [illegible] جنگ و جدال [illegible] اور (آنحضرت کے) فتحمند لشکر کے بہادروں نے بہادرانہ حملے کئے [illegible] کی مانند اور جوہر میں عرض کی مانند دیوار سے مضبوطی کے ساتھ [illegible] ہوئے جنگ کے لئے آمادہ تھے۔ فتحمند لشکر نے دریا کا پانی اُن سے [illegible] لیا اور وہ [illegible] چاہ کے پانی پر جو کہ قلعے میں تھا دن گذارتے تھے۔ جانثاروں نے نقب [illegible]

Marfat.com

اُن سے چھین لیا۔ شاہ نصرت نے جو کہ تجربہ کار سپاہیوں اور قلعہ کی مضبوطی پر مغرور تھا۔ گریہ و زاری کی زمین پر عاجزی کا چہرہ رکھکر عاجزی سے امان چاہی۔ اور حضرت خاقان سعید نے مہربانی فرما کر لشکر کو قلعہ کی دیوار کے قریب سے واپس بلا لیا۔ اور شاہ نصرت کے بارے میں مہربانی فرمائی۔ اور کازونک اور گوین قلعوں کے مالکوں نے بھی جو کہ قلعہ اوک کے تابعین میں سے تھے۔ فراہ واوک کے قلعوں کا حال دیکھکر امان طلب کی۔ اور باہر آئے اور (آنحضرت خاقان سعید) کی عنایت و مہربانی سے سرفراز ہوئے۔ اور جب وہ ولائتیں مفتوح ہو چکیں (آنحضرت کے) مبارک جھنڈے زرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور جب ہیرمند کے کنارے پہنچے۔ تو شاہ قطب الدین نے نہ تو خود آنحضرت کی خدمت کی نیکی حاصل کی اور نہ ہی کسی آدمی کو بھیجا۔ بادشاہ (خاقان سعید) کے قہر کی آگ بھڑکی۔ اور حکم دیا کہ بندوں کو توڑ دیں۔ تین بند مشہور ہیں جو کہ رستم کے زمانے سے بندھے ہوئے ہیں۔ ایک نسکک دوسرا شہرو اور تیسرا سب سے زیادہ مضبوط بلغاغانی ہے سب بندوں کو توڑ دیا گیا۔ اور عمارات کو مسمار و برباد کرنے لگے۔ اور (آنحضرت کے) غضب کی وجہ سے دیہات اور کھیتوں میں کوئی چیز باقی نہ چھوڑی۔ اور باوجود کثرت غلہ کے اُس علاقے میں قحط ہو گیا۔ اور تمام اثر لشکر ولایت وہین میں داخل ہو گیا۔ اور بہت تباہی کی۔ اور میرزا رستم کو جو کہ عراق سے (خاقان سعید) عالم پناہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اور شاہانہ مہربانیوں سے مستفیض ہوا تھا حکم ہوا کہ امیر مضراب کے ساتھ ولایت زرہ جائے اور یہی وطیرہ اختیار کریں۔ اور جب اُن ممالک میں اثر و اقتدار پورے درجے پر ہو گیا۔ حضرت خاقان سعید نے واپسی کا ارادہ کیا۔ اور ولائیت اوک کی حکومت پہلوان جمال کیم کو عطا فرمائی۔ اور ولائیت فراہ شاہ اسکندر پسر شاہ علی کو جس کی خصلت میں مردانگی کے آثار اور دانائی کے انوار ظاہر و روشن تھے۔ سونپی گئی۔ چونکہ ماہ رمضان جس کا اول رحمت اور وسط بخشش اور آخر دوزخ سے آزادی ہوتی ہے۔ نزدیک آگیا تھا۔ آنحضرت نے اُس کی نیک ساعتوں کی سفر کی برائی سے نگہداشت کی۔ (ماہ صیام میں سفر کرنا مناسب نہ سمجھا) اور آخر شعبان میں دارالخلافہ میں تشریف لے گئے۔ ع

آفتاب کے مانند برج حمل میں شرف حاصل کیا ۔

Marfat.com

خطا کے ایلچیوں کے پہلی مرتبہ آنے کا ذکر

فرہنگ :- اجتبا :- برگزیدہ ہونا ۔ برایا :- عوام الناس ۔ سرّا :- نفع
ضرّا :- سختی ، جہرا :- ظاہراً زبدہ :- عمدہ ۔ استعلا :- بلندی چاہنا
ذریت :- اولاد رب الارباب :- سب کا پالنے والا ۔ (خدا)
استیفا :- وفا کرنا استبقا :- قائم رہنا ۔ غاشیہ :- گھوڑے کا زین پوش ،
تنسوکات :- نادر اشیا ۔

وہ سعادت مند جس کو خدائے بزرگ و برتر نے اپنے لطف شامل سے بزرگی کا خلعت پہنایا ۔ اور مختلف عوام الناس پر حاکم و دینے والا بنایا ۔ اور وہ دولتمند جو کہ آرام اور تکلیف میں اور ظاہر اور باطن میں خدا کے احکام سے باہر نکلنا جائز نہیں رکھتا اور اُس کی نعمتوں کا شکر بہ (لوگوں پر) عدل و احسان کرنے سے ادا کرتا ہے ۔ اور بزرگی اور بلندی مرتبہ کی زیادتی کے باوجود پورے یقین کے ساتھ اعتراف کرتا ہے کہ "میں اپنے نفس کے لئے نفع یا نقصان پر قادر نہیں ہوں مگر جو کچھ اللہ چاہتا ہے" اور یقین جانتا ہے کہ حضرت آدم کی اولاد میں (انسانوں میں) بشریت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے ۔ اور اگر کوئی امتیاز حاصل ہوتا ہے تو خداوند کریم کے فضل کے عطیہ کے بغیر "کہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے" نہیں ہو سکتا ۔ اور اس دولت کا حاصل کرنا اور اس بخشش کا قائم رہنا رعایا پروری اور مہربانی کرنے سے میسر آتا ہے ۔ (پھر) لازماً زمانہ اُس کی ہمت کا زین پوش کاندھے پر رکھتا ہے ۔ (اُس کا مطیع ہوتا ہے) اور آسمان اس کی اطاعت قبول کرتا ہے ۔

اس تمہید اور اس ابتدا کا مقصد یہ ہے کہ جب آنحضرت خاقان سعید کی مبارک سواری سیستان سے واپس آئی تو پادشاہ خطا کے ایلچی جو کہ حضرت صاحبقران کی رسم تعزیت کے لئے بھیجے گئے تھے ۔ تحفے اور پیشکش لے کر پہنچے ۔ اور اپنے بادشاہ کا پیغام پہنچایا ۔ اور حضرت خاقان سعید نے اُن پر مہربانی اور عنایت فرما کر واپسی کی اجازت عطا فرمائی ۔

Marfat.com

بادغیس کے سرد مقام جانے اور وہاں سے ماوراءالنہر جانے کا ذکر!

فرہنگ :- شعائر :- جمع شعیرہ یعنی عبادت ، حلہ :- خلعت، لباس -

راغ :- جنگل

پرندہ :- جانور -

جب ماہ مبارک رمضان کے ایام ختم ہوئے - اور عید رمضان کے واجبات جو کہ اسلام کی بڑی عبادات میں سے ہیں بجا لائے گئے - اور سورج (برج حمل میں) اپنے شرف سے مشرف ہوا - شعر:

چہرہ فراش صحن یعنی بہار کی نسیم نے چمن میں ہفت کار چادر کا فرش بچھایا۔

اور باغ اور جنگل نے رنگین لباس سے زینت حاصل کی اور پہاڑ اور جنگل چین کے نقش و نگار کے لئے جائے رشک بن گئے۔ حضرت خاقان سعید نے فرزند نیکبخت مرزا ابراہیم سلطان کو دارالسلطنت ہرات کی حکومت پر چھوڑ کر امیر جلال الدین فیروز شاہ کو اس کی خدمت میں چھوڑا۔ اور حکم دیا کہ امیر سلطان شاہ برلاس اور امیر حمزہ قنوقو سرحد سیستان میں جا کر خبردار رہیں اور آنحضرت کی مبارک سواری پانچویں ذیقعد کو بادغیس کی طرف روانہ ہوئی۔ اور لشکروں کی حاضری کے لئے مبارک حکم جاری ہوا۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں ایسی فوج جس کی تعداد وہم میں نہ سما سکتی اور جس کی گنتی خیال میں نہیں آسکتی۔ فتح کی نشانی والے جھنڈے کے سایہ میں جو کہ فتح و ظفر کے آفتاب کا مطلع ہے جمع ہو گئے اور اسی عرصے میں آنحضرت نے سنا کہ مرزا خلیل سلطان کو امیر خدایداد حسینی نے گرفتار کر لیا ہے۔ اور مملکت ماوراءالنہر تباہ ہو گئی ہے۔

Marfat.com

اسی سال میں ملک ماوراء النہر کے حالات اور سعادت واقبال کیساتھ آنحضرت کے مبارک سفر کا ذکر

فرہنگ: نماز پیشیں:- نماز ظہر۔ کعبتین:- پانسہ۔ امناء:- جمع امین۔ سابع عشرین:- ستائیسویں تاریخ۔ اُردوئے اعلیٰ:- شاہی خیمہ یا لشکر۔ مستسعد گشتن:- سعادت پانا۔

جب میرزا خلیل سلطان نے سنا کہ حضرت خاقان سعید نے بادغیس میں لشکر جمع کر لیے وہ بھی بڑے لشکر کے ساتھ کش کے قریب آیا۔ اور وہاں خبر سنی کہ امیر خدایداد حسینی دریائے خجند کے کنارے پہنچ گیا۔ میرزا خلیل نے امیر اللہ داد اور امیر ارغون شاہ کو تین ہزار سواروں کیساتھ اُس طرف کے لئے نامزد کیا۔ اور دونوں لشکر یزدکی سرحد میں ایک دوسرے کے نزدیک پہنچ گئے۔ اور چند روز تک آمنے سامنے رہے۔ امیروں نے میرزا خلیل سے مدد طلب کی۔ اور میرزا خلیل نے چار ہزار سواروں کے ساتھ چڑھائی کی اور سمرقند سے گذر کر شیراز میں جا اُترا۔

اور خدایداد نے خبر پا کر دن میں تو اپنے آپ کو دشمنوں پر ظاہر کر دیا۔ اور رات کو تمام رات چل کر دوسرے روز نماز ظہر کی وقت اُچکنے والی بجلی کی مانند میرزا خلیل کے پاس پہنچ گیا۔ اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا۔ اور سمرقندی پراگندہ ہوگئے اور میرزا خلیل سلطان شیراز کے ویران قلعہ میں آیا۔ اور امیر خدایداد نے تھوڑی سی دیر میں شیراز پر قبضہ کر کے اُس (میرزا خلیل) کو گرفتار کر لیا۔ اور یہ واقعہ تیرھویں ذیقعد کا ہے۔ امیر خدایداد جو کام فرمان لکھتا تھا۔ اور میرزا خلیل کی مہر لگا کر ملکوں میں بھیجدیتا تھا۔ یہانتک کہ تمام ولایت ماوراء النہر اُس کی خدمت کے لئے مطیع ہوگئی۔

جب یہ خبر خاقان سعید کی خدمت میں پہنچی۔ آپ کی مبارک سواری اکیسویں ذیقعد کو ماوراء النہر کی طرف روانہ ہوئی۔ اور آنحضرت نے امیر چرکس کو میرزا خلیل کے پاس بھیجا ہوا امیر خدایداد نے اپنے نوکر اور میرزا محمد جہانگیر کے نوکر کو چرکس کے ہمراہ بھیجدیا اور

Marfat.com

قتلغ تیمور کے مقام میں مبارک لشکر میں پہنچ گئے اور عرض کیا کہ امیر خدا یداد کہتا ہے کہ میں آنحضرت کا غلام ہوں۔ اور یہ صورت خدمتگاری کی بنا پر ظہور میں آئی۔ اب جیسا حکم ہووے بجالاؤں۔ حضرت خاقان سعید نے چوبیں قوچیں کو خداداد کے نوکر کے ساتھ اوسکے پاس بھیجا۔ اور پیغام دیا کہ اب کوئی اختیار نہیں رہا۔ اور ہم آرہے ہیں۔ جو کچھ مصلحت ہوگی انشاالله تعالےٰ ویسا ہی ہو جائے گا۔ امیر خدا یداد کو چاہیئے کہ بے تامل ہماری خدمت میں حاضر ہوئے۔ کیونکہ پادشاہانہ مہربانی اس کے شامل حال ہوگی۔ اور آنحضرت چھٹی ذی الحجہ کو دریا کے کنارے پہنچ گئے۔

اور امیر شیخ نورالدین نے جس وقت ماوراالنہر کی اجازت چاہی تھی عرض کیا تھا۔ کہ جس وقت آنحضرت کی مبارک سواری ماوراالنہر کی طرف جائے۔ میں بھی بزرگ لشکر کیساتھ مل جاؤں گا۔ اور اُسی وعدہ گاہ پر بخارا آگیا۔ امیر خدا یداد کو خبر ملی کہ امیر شیخ نورالدین مبارک خیمے کی طرف جارہا ہے۔ دارالملک سمرقند سے دھاوا کر دیا۔ اور شیخ نورالدین کے سر پر جا پہنچا۔ اور اس کے آدمیوں کو پراگندہ کر دیا۔ اور سمرقند واپس چلا آیا۔

اور حضرت شاہ رُخ کی سواری دریا سے گذری اور امیر خدا یداد نے میرزا احمد مرک اور میرزا سیدی احمد کو ولایت حصار کی فتح کے لئے بھیجا تھا۔ شاہزادے بیشتر اس کے کہ اُن کی حاضری کے لئے فرمان جاتا (آنحضرت کے) مبارک خیمے میں آپہنچے۔ اور عنایت و نوازش سے سرفراز ہوئے۔ اور خبر آئی۔ کہ جب خدا یداد کے لالچ کے دانت ناکامی کے حلق میں ٹوٹ گئے۔ اور زمانے کا پانسہ اُس کی مراد کے موافق نہ پڑا۔ میرزا خلیل کو قید کر کے بہت تیزی کے ساتھ بھاگ گیا۔ اور مبارک سواری اقبال و دولت کے ساتھ دارالخلافہ سمرقند کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور پہلے امیر علاالدین علیکہ کو شہر اور خزانوں پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔ اور سمرقند کے اکابر نے رباطِ بام پر تعظیم و استقبال کی رسوم ادا کیں۔ اور میرزا محمد جہانگیر اور باقی امیروں نے دستبوسی کا شرف حاصل کیا۔ اور ذی الحجہ کی ستائیسویں تاریخ کو (خاقان سعید کی) مبارک سواری سمرقند میں آئی۔ بزرگوں اور نمایندوں نے دعا و ثنا کر کے خوشیاں منائیں۔ اور آنحضرت نے سبکو پادشاہانہ تحفوں اور خسروانہ عنایتوں سے سرفراز فرمایا۔ اور امیر شیخ نورالدین اور امیر بشیر نے ملازمت میں حاضر ہو کر سعادت حاصل کی۔ اور اُمرائے عظام کی لڑی میں پروئے گئے (بڑے امیروں میں شمار کئے گئے)

Marfat.com

اس سال میں فارس و عراق کے واقعات کا ذکر :

فرہنگ :- ماضی :- جو کچھ گذر جائے۔ دارالامارت :- دارالخلافہ

اعراب :- جمع عرب۔ مضافات :- جمع مضاف بمعنی منسوب۔

میرزا پیر محمد عراق و فارس کے ممالک کے قبضہ کے بعد جو یزہ شوستر اور خوزستان کے تمام شہروں کی طرف متوجہ ہوا۔ کیونکہ امیر خاند سعید برلاس اور شیخ زادہ توکل جو کہ اُس طرف کے حاکم تھے۔ مخالفت کرتے تھے۔ اور میرزا پیر محمد نے منزل رامہرمز سے عبداللہ پیر ایلچی و عبد خواجہ و مولینا صنع اللہ کو شیخ زادہ و توکل کے پاس بھیجا۔ اور عہدنامہ بھیجکر پیغام بھیجا۔ کہ اگر اطاعت قبول کریں۔ تو قطعاً اُن کی عزت جان و مال اور ناموس کو نقصان نہ پہنچاؤں گا اور گذری ہوئی باتوں کا کوئی ذکر نہ ہوگا۔ اور خاند سعید کا جرمانہ بھی معاف کر دونگا۔ اور اُس ولایت کو آفتوں سے محفوظ رکھوں گا جب یہ پیغام اُمرا کے پاس پہنچا۔ اُنہوں نے مشورہ کرکے قرار دیا کہ استقبال کے لئے باہر آئیں۔ اور امیرزا پیر محمد شوشتر سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر اترا۔ امیروں نے خزانوں اور عمدہ تحفوں کے ساتھ باہر آکر قدمبوسی کی عزت حاصل کی۔ اور بادشاہانہ مہربانیوں سے سرفراز ہوئے۔ اور میرزا پیر محمد شہر شوستر دارالخلافہ میں اُترا۔ اور چند روز عیش میں گذار کر دزفول کو روانہ ہوا۔ اور وہاں دو تین روز ٹھہر کر اور بڑے کاموں کو سرانجام دے کر حویزہ کو روانہ ہوا۔ اور دریائے چہار دانگہ کے کنارے کردستان کے لشکروں کے سردار اور جزائر کے بزرگ عربوں نے سید یونس و سید عبداللہ کے ساتھ عمدہ نذرانے پیش کئے۔ اور میرزا پیر محمد ممالک خوزستان کو فتح کرکے اور بیات کو جو بغداد کے ارد گرد کے علاقوں سے ہے تباہ کر دیا۔ تغیر ہوا کے لئے کیونکہ بخار اور تکالیف کا سبب تھا۔ چنانچہ امیر خاند سعید برلاس نے رحلت فرمائی۔ خود شیراز کو واپس آئے۔ اور اُن ولائیتوں میں معتمد (سرداروں) کو چھوڑا ؛

Marfat.com

فارس اور عراق کے بقیہ واقعات اور میرزا اسکندر کے حالات

فرہنگ: مسیر: رفتار والا۔ اعز: زیادہ عزت والا۔ ارشد: زیادہ نیک
قدوہ: رہنما اقاصی: دور کے لوگ ادانی: نزدیک کے لوگ
صلہ رحم: وہ قرابت جو ایک بطن سے تعلق رکھتی ہو۔ ثریا: چھ ستاروں کا گچھا۔
اخوۃ: بھائی۔ اخوات: بہنیں، عیاذاً باللہ: خدا کی پناہ۔
ناحیت: طرف۔ نردودن: دور کرنا، ننگ: … اختاچی: داروغہ اصطبل،

جب میرزا پیر محمد اپنے بھائیوں کے ساتھ لڑکر اُن پر غالب آیا اور میرزا رستم نے خراسان جاکر حضرت خاقان سعید کی پناہ لی۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا۔ اور میرزا اسکندر نے بھی ارادہ کیا … خراسان پہنچکر کچھ عرصہ موضع اسد میں جو کہ تون و طبس کے درمیان واقع ہے بسر کی۔ اور جب زمانے نے چاہا کہ اُس راز کو ظاہر کرے تو اسکندر اپنی عزیز عمر کے آب حیات کو چھپانے کے لئے … کی تاریکی میں "رات ہلاکت کے لئے پوشیدہ ہے"۔ بیابان … کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور اُس ولایت میں پہنچا۔ تو ایک گروہ اُس کے ساتھ ہو گیا۔ اور میرزا … نے جو کہ … میں تھا خوفزدہ ہو کر اُس پر حملہ کر دیا۔
اور دونوں طرف سے لشکر بالمقابل ہوئے۔ میرزا اسکندر مقابلہ کی طاقت نہ لا سکا اور اُس کے سپاہی تتر بتر ہو گئے۔ اُس نے چاہا کہ بھیس بدل کر جیحوں سے پار اتر جائے۔ اور ترکستان چلا جائے۔ (مگر) رات کے وقت وہ غلام جس پر اُس کو بھروسہ تھا بھاگ گیا اور اُس نے وہ ارادہ چھوڑ دیا اور بیابان میں پریشان پھرتا تھا۔
… : ایسے گھوڑے پر سوار ہو کر جو رفتار میں ابر کی مانند اور طاقت میں شیر ببر کی مانند تھا۔

یہاں تک کہ وہ اندخود کے گرد و نواح میں پہنچا۔ وہاں کے حاکم امیر سید احمد ترخان نے جس کو وہ ولایت حضرت خاقان سعید نے عنایت فرمائی تھی۔ اُس کا استقبال کیا۔

Marfat.com

اور دستبوسی کی عزت حاصل کر کے مناسب خدمات بجا لایا لیکن اُس نے عرضی (خاقان سعید) کی خدمت میں بھیجی اور اس واقعہ کی تفصیل سے مطلع کیا۔ اور میرزا اسکندر اس بات سے ڈر رہا تھا لیکن **بیت**:۔

راستہ چلنے والا سو ہنر بھی رکھتا ہو۔ تو اُسے (خدا پر) توکل چاہیے۔

عقلمند پرندہ جب جال میں پھنس جائے تو اُسے تحمل چاہیئے۔

اور صبر کا پاؤں تحمل کے دامن میں کھینچا۔ لیکن بمقتضائے " عنقریب وہ چیز جس کو تم بُرا سمجھتے ہو۔ تمہارے لئے بہتر ثابت ہووے،، جس چیز سے میرزا اسکندر ڈرتا تھا۔ اُسی کی بہبودی کا سبب ہوئی۔ اور سید احمد کا نوکر (واپس) آیا اور حکم لایا کہ حدود کے نگران اور راستوں کے محافظ میرزا اسکندر کے متعلقین سے متعرض نہ ہوویں اور جس طرف اُس کی مبارک طبیعت چاہے۔ اُس کی مناسب خدمات انجام دینے کے بعد سلامتی سے گذرنے دلویں۔ اور ایک خط اُس کے بھائی میرزا پیر محمد کو اس کی سفارش کے بارے میں لکھا۔ جس کا یہ مضمون تھا۔

بہت عزت اور بہت نیکی والے فرزند سلطنت و دین کے نور پیر محمد کو خدا اس کی زندگی کو دراز کرے۔ چاہیئے کہ تمام حالات میں نصِ قرآنی " جیسا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے تم بھی ویسا ہی سب کے ساتھ کرو،، کو رہبر بنا کر دور و نزدیک کے لوگوں کو شفقت سے حصہ پانے والا کرے اور بموجب " بعضہم اولیٰ ببعض (عزیز بعض سے بہتر ہوتے ہیں) کسی شخص کو ایسے رشتہ داروں سے جو ایک رحم سے نکلے ہوں زیادہ مستحق نہ سمجھنا چاہیئے۔ وہ جماعت جن کے وجود ایک گریبان سے نکلے ہیں اور جنہوں نے ایک دامن میں پرورش پائی ہے۔ ثریا کی طرح ایک آسمان سے ظاہر ہوئے ہیں۔ اور برجوں کی طرح ایک دوسرے (کی طاقت) کے واسطے ہیں۔ اور اُن جواہرات کی مانند ہیں جو ایک لڑی سے بکھرے ہوں۔ اور اُن حروف کی مانند ہیں جو ایک نقطہ سے علیحدہ علیحدہ ہوئے ہوں۔ اور یہ حالات سوائے بھائیوں جنہوں عنصری اور جدی رشتہ داروں کے کسی اور صورت میں نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس جماعت کو ایک دوسرے پر زیادہ بھروسہ اور اعتقاد ہوتا ہے۔ اور اگر پناہ بخدا ناگاہ درمیان میں کوئی تنازعہ ہو جائے۔ تو چغلخوروں اور حاسدوں کا راستہ بند کرکے " آج تمہارے اوپر کوئی سزا نہیں ہے " کا راستہ کھولیں (اتفاق کرلیویں) مطلب یہ کہ فرزند میرزا اسکندر کو بھیر اللہ کرکے اُس پر شفقت

Marfat.com

و مہربانی کرے۔ (یعنی تم کرو) اور ملک کا کوئی حصہ اُس کے قبضے میں دیوے۔ جب یہ خط میرزا اسکندر کے پاس پہنچا۔ اپنے خاص آدمیوں سے مشورہ کر کے عراق و فارس کیطرف جانے کا مصمم ارادہ کیا۔ اس اُمید پر کہ "آدمی اصلیت کیطرف جھکتا ہے" برادر بزرگوار کے دل کے آئینے سے دشمنی کا زنگ مٹ جائے۔ اور رشتہ داری کا وسیلہ اُس کے دل میں رحم سے آئے۔ اس خیال سے عراق و فارس کو روانہ ہوا ع

ہر روز ایک (نئی) منزل پر اور ہر شب ایک (نئے) مقام پر

پہنچ جاتا تھا۔ اور بیابان اور جنگل طے کرتا تھا۔ اور چونکہ اُس کے لئے راستے رُکے ہوئے (مخدوش) اور حدیں مسدود تھیں اس لئے بھیس بدلکر صحرا بصحرا چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ چھبیسویں ماہ مبارک رمضان کو وقت شام کے قریب ورة الله اکبر شیراز سے گزرا۔ اور متعلقین کو باہر چھوڑ کر دروازہ سعادت سے پیادہ داخل ہوا اور خواجہ حسین طبیب کے گھر گیا۔ میرزا پیر محمد روزہ افطار کر رہا تھا کہ یہ خبر اُسے پہنچی۔ ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا۔ اور اُس کو بڑی عزت سے بلایا۔ اور قسم قسم کی شفقتیں اور مہربانیاں کیں۔ اور شاہانہ سامان مہیا کر کے محلہ مورستان میں شاہ معیار عسکے داروغہ اصطبل رمضان آقا کے مکان میں خیر و خوبی سے ٹھہرایا۔

ع چاند منزلِ شرف میں آ پہنچا

سلطان احمد کے حالات اور اُن واقعات کا ذکر جو بغداد اور خوزستان میں واقع ہوئے

فرہنگ:- اشعہ:- جمع شعاع۔ در شمشیر گرفتن:- قتل کرنا۔
مشاعل:- جمع مشعل قلاع:- جمع قلعہ حق السکوت:- چپ رہنے کا حق۔
علفہ:- چارہ علوفہ:- خوراک۔

سلطان احمد ولایت خوزستان سے میرزا پیر محمد کی واپسی کی خبر سنکر حملہ آور ہوا۔ ... پہلے خویزہ پہنچ کر سورج نکلنے سے پیشتر بے خبری میں قلعہ کو حلقہ انگشتری کی مانند گھیرے

میں لے لیا۔ (اور) قلعے کے محافظ اُس وقت خوابِ غفلت سے چونکے جبکہ باغیوں کی تیغیں اُن کے چاروں طرف چمک رہی تھیں اور وہ پریشانی کی حالت میں گھوڑوں پر سوار ہوکر بھاگنے لگے اور یہ نہ سمجھے ع کہ اس زہر کے لئے جو جان تک پہنچ چکا ہو تریاق سے کیا فائدہ۔ (باغی) لڑنے والوں نے سب کو تہ تیغ کیا۔ اور جو کوئی تیغ سے بچا گرفتار ہوا۔ (لیکن) سلطان نے کسی کو نہیں مارا۔ اور پیر حاجی کوکلتاش خونریزہ کی خبر سنکر قلعہ ذرفول چھوڑ کر شوستر کی طرف بھاگ گیا۔ اور امیر اُلس شوستر میں ایسا ڈرا تھا کہ زنجیروں کے قلعہ میں سو زنجیروں سے بھی نہ ٹھہر سکتا تھا۔ اپنے آپ کو راہُرمز تک پہنچایا۔ اور میرزا پیر محمد نے سلطان احمد کے حملے کی خبر سن لی تھی اور تونک اور نوشیروان برلاس کو خوزستان کے امیروں کی مدد کے لئے بھیجدیا تھا۔ اُمرا راہُرمز میں امیر اُلس کے پاس پہنچ گئے۔ اور قلعہ داری کے انتظام میں مصروف ہوئے سلطان خوزستان کو فتح کرکے راہُرمز پر حملہ آور ہوا۔ مولانا قطب الدین نے میرزا پیر محمد کے امیروں سے کہا۔ اگر جنگ کرنا چاہتے ہو تو زنداخور اک مہیا ہے۔ اور اگر باہر جانا چاہتے ہو تو پہلے ہی چلے جاؤ۔ تاکہ رعایا مصیبت میں مبتلا نہ ہو۔ امیر اور رعایا قسمیں کھاکر متفق ہوگئے۔ اور شہر کے پیادوں نے سلطان کے سپاہیوں سے لڑائیاں لڑیں۔ ناگاہ نصف شب کو سلطان کے کیمپ کی سپاہی بہت سی مشعلوں کیساتھ ظاہر ہوئی۔ (یعنی سلطان نے حملہ کر دیا) میرزا پیر محمد کے امیر ادھر اُدھر بھاگ نکلے۔ اور بیچاری رعایا مصیبت کے جال میں پھنس گئی۔ سلطان قاضی قطب الدین کو پیادوں کی ایک جماعت کے ساتھ قتل کر دیا۔ اور رعایا کو شوستر کی طرف بھگا دیا اور قلعہ راہُرمز کو (مسمار کرکے) زمین کے برابر کر دیا۔ اور (سلطان نے) خوزستان کے قاعول کی کوتوالی منصور بیزہ دار کے سپرد کی۔ اسی زمانے میں سنا کہ اُس کا بیٹا علاءالدولہ باغی ہوکر تبریز پر حملہ آور ہوا۔ سلطان نے بغداد کا ارادہ کیا۔ اور اویس نامی جس کی ماں سلطان کے حرم میں تھی سلطان کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ سلطان نے اُس کو بیس ہزار دینار حق السکوت دیا اور اُس کو نصیحت کی کہ پھر ایسی باتیں نہ کہے۔ وہ بھی یہ رقم لیکر سلطان سے خوش ہوگیا۔

Marfat.com

سلطان علاالدولہ کی اپنے باپ سلطان احمد سے بغاوت کا ذکر

فرہنگ :- ابطال :- جھوٹا ، بڑا بہادر - دجال :- جھوٹا حضرت عیسٰے کا مخالف -
فنکای :- تکیہ گاہ تغابن :- افسوس -

جس زمانے میں سلطان احمد خوزستان میں تھا - اُس کا بیٹا سلطان علا الدولہ پراگندہ خیال ہو کر حلہ اور اردبیل کے راستے سے بغداد سے آذربایجان آیا - امیر قرا یوسف کو خبر ہوئی کہ شاہزادہ پادشاہ کی اجازت کے بغیر آیا ہے - اُس کے لئے تھوڑا سا روزینہ مقرر کیا - اور ماہ رمضان گذرنے کے بعد کچھ آدمیوں کو مقرر کیا - کہ شاہزادہ کو اس کی ولایت کی سرحد میں پہنچا دیں - خوی کی حدود میں ملک عزالدین کے گرد اس کو گرفتار کر کے ملک عزالدین کے پاس لے گئے - ملک عزالدین نے دو مہینہ اپنی محافظت میں رکھا اور مناسب خدمات بجا لایا - اور امیر قرا یوسف نے ملک عزالدین کو لکھا کہ شاہزادہ پادشاہ کی اجازت کے بغیر آیا تھا - ہم نے اس سبب سے اُس کی تواضع نہ کر کے عذر چاہا - اس کو بھی چاہیئے کہ یہی سلوک کرے تاکہ رعیت کی تباہی اور بربادی کا سبب نہ ہو - ملک عزالدین کو اس کے مقابلے کی طاقت نہ تھی شاہزادے کو رخصت کیا اور اُس بیچارے کی روح کا پرندہ قفس تن سے اُڑ گیا اور جان سے تنگ آکر اردبیل کیطرف چلا گیا - تاکہ شیخ سالک ناسک شرف الدین علی صفوی کی صحبت میں کچھ دن گذارے -

قطعہ :- مجھے میرے باپ نے کہ اُس کا مرقد پر نور ہو کہا کہ اگر تجھے دنیا میں کوئی مشکل پیش آئے تو یا تو کسی صاحب دل کی پناہ میں چلا جا - یا کسی نصیبے والے کے سامنے التجا کر -

جب تبریز کے نواح میں آیا - نڈر اور بے باک لوگ لشکر دجال کی طرح جمع ہوئے اور شاہزادہ اور اس کے نوکروں کو گرفتار کر لیا - اور امیر قرا یوسف کو خبر پہنچائی - اور

Marfat.com

اس نے شاہزادے کو قلعہ عبدالعزیز میں بھیجدیا۔ بیچارہ بازو پر سخت زخم، دل میں ہزاروں آرزوئیں لیے، سلطنت کی تکیہ گاہ سے مصیبت کے مقامہ پہ پڑا ہوا۔ تخت و ملک کھوئے ہوئے، نصیبے کے چہرے کو افسوس کے ناخن سے چھیلتا تھا اور سوائے صبر کے کوئی چارہ نہ دیکھتا تھا۔ ع

صبر میری دوا ہے لیکن افسوس (صبر) میرے پاس نہیں ہے۔

سنہ ۷۸۲ھ کے واقعات

ماوراءالنہر کے واقعات کا بقیہ

خداوند تعالیٰ نے جب سمرقند کی سلطنت کا تخت جو کہ حضرت خاقان سعید کا موروثی ملک تھا۔ ع نیزوں اور تیروں کی تکلیف اٹھانے کے بعد آنحضرت کو عطا فرمایا۔ تو خداوند تعالیٰ کی بے انتہا نعمتوں کا شکریہ واجبی طور پر بجا لائے۔ اور امیر خداداد باقی اور فوجی لوگوں کے ساتھ مغلستان کی طرف روانہ ہوا۔ آنحضرت نے موسم کے آغاز میں امیر [illegible] امیر حسن کا و خواجگی کو حکم فرمایا کہ خراسان جا کر امیر [illegible] اور امیر حمزہ [illegible] حدود سیستان میں ہیں ایک دوسرے کی مدد کریں اور لدنیا ترخان کو خداداد کے پاس [illegible] دیا کہ تو نے پہلے عرض کیا تھا کہ میں نے تمہارے واسطے کام کیا ہے۔ اب ہم [illegible] مانتے ہیں۔ اور وفا اور صداقت میں ہمارے قدم کو ہمیشہ راہ ثبات پر جماتا رہا [illegible] طرف سے) ہمیشہ دور و نزدیک والوں کی پرورش اور ترک و تاجیک کی مدد کے [illegible] میں ستارہ (یعنی ہم ہمیشہ ان کی مدد و پرورش کرتے رہتے ہیں) جب کوئی [illegible] نہیں ہوا جو کنارہ کشی کا سبب ہو تو پھر کیوں ہم سے دل نہیں ملاتا ہے اور کیوں [illegible] ہے۔ جب لدنیا ترخان نے اس کے پاس پہنچ کر پیغام پہنچایا [illegible] خداداد نے جواب دیا کہ امیر شیخ نورالدین آنحضرت کا اس عادت پر [illegible]

Marfat.com

قید کر لیویں تو میں خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ آنحضرت اس کے نامناسب جواب سے غضب آلود ہوئے۔ اور لڑائی کے ارادے سے کوچ فرمایا

ع اُس کے غصے کی آگ سے خدا کی پناہ کہ وہ ایک جہاں کو پھونکدیتی ہے۔

حضرت خاقان سعید کا مغولستان کیطرف جانے اور امیر خداداد کے مارے جانے کا ذکر

فرہنگ :- ترخان :- لقب جو ترکستان کے بادشاہ عطا کرتے تھے۔

منغلا :- ہراول، سیمرغ :- ایک فرضی پرندہ،

کیمیا :- ایک فرضی علم، کہتے ہیں کہ اس کا جاننے والا سونا بنا سکتا ہے۔ ممد :- مدد دینے والا۔

حضرت خاقان سعید کا مغولستان کی طرف جانے کا ارادہ مصمم ہوا اور وہ دارالخلافہ سمرقند سے شہر شیراز میں تشریف لائے۔ اور میرزا رستم علی و امیر سید علی ترخان و امیر شاہ ملک و امیر نوشیرواں کو ہراول فوج بناکر شاہ رخیہ بھیجا۔ اور میرزا امیرک احمد اور اُس کے بھائی میرزا بابقرا و امیر سلطان شاہ برلاس و امیر حسن صوفی کو خجند کے لئے نامزد فرمایا۔ اور آنحضرت نے اوراپتہ کے مقام کو اپنی مبارک منزل بنایا۔ ہراول کے امیروں کیطرف خبر آئی کہ امیر خداداد عرض کرتا ہے۔ کہ اگر امیر شیخ نورالدین اس طرف آئے۔ تو جو کچھ مصلحت ہوگی ویسا عمل کریں گے آنحضرت نے امیر شیخ نورالدین کو روانہ فرما دیا۔

اسی اثناء میں غیب کے تصویر خانہ سے ایک عجیب صورت ظاہر ہوئی کہ اُس کی مثال کسی کے آئینہ خیال میں نہ تھی۔ اور اس امر کی شرح یہ ہے کہ امیر خداداد مغولستان سے مدد کی طمع کر رہا تھا۔ اور وہاں کے بادشاہ محمد خاں سے معاونت کی اُمید رکھتا تھا۔ اور محمد خاں نے امیر خداداد کی درخواست پر شمع جہاں بادشاہ کو اُس کی مدد کے لئے بھیجا اور وہ تاشکند کے قریب آیا۔ اور امیر خداداد نے بڑی خوشی سے اُس کا استقبال کیا اور خدمات انجام دیں اور نہ سمجھا کہ "ممکن ہے کہ جس چیز کو تم پسند کرو وہ تمہارے لئے برائی کا سبب ہو" شمع جہاں نے خداداد کے بارے میں اپنے خاص آدمیوں سے مشورہ کرکے فرمایا کہ باوجود چنداں عنایت کے

Marfat.com

چونکہ حضرت صاحبقراں اس (خدا یداد) یہ فرماتے تھے اُس (خدا یداد) نے اس کے (حضرت صاحبقراں کے) بیٹوں کے ساتھ کیا وفا داری کی۔

شعر:۔ اس سے وفا کی خواہش نہ کر کیونکہ تو اُس سے کوئی (وفا کی) بات نہ سنے گا اور بے فائدہ سیمرغ اور کیمیا کی تلاش میں رہے گا۔ (جسطرح سیمرغ اور کیمیا کا ملنا ناممکن ہے اسی طرح اُس سے وفا ناممکن ہے)

اس مصلحت پر اتفاق کر کے (شمع جہاں نے) اس (خدا یداد) کو قتل کر دیا۔ اور اس کا سر امیر شاہملک کے پاس بھیجدیا۔ قطعہ:۔

بادشاہ کے دشمن سے لڑنے کے لیے جس کی جان اور طبیعت بھی اُس کی دشمن تھی۔ کبھی زمانہ غنچہ سے پیکان بناتا تھا اور کبھی ہوا پانی کو جوشن پہناتی تھی۔

جس جماعت کو وہ اپنا مددگار و معاون سمجھتا تھا۔ وہی اُس کی ہلاکت کا سبب ہوئی اور اس شریر کو اُس کی شرارت کی سزا دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کے واسطے لڑائی سے کفایت کی (بچا لیا)

بیت:۔ اے وہ کہ اُس کے کرم نے دنیا کا کام سنوار رکھا ہے۔ اور ہر کس و ناکس کی مدد کرتا ہے:۔

میرزا امیرک ولد میرزا عمر شیخ کو ملک اوزجند عطا کرنے کا ذکر

فرہنگ:۔ مبادا:۔ ایسا نہ ہو۔ سیورغال:۔ مددِ معاش۔

جب بامراد خاقان (خاقان سعید) کے قبضۂ اقتدار میں ماوراء النہر کے ممالک آئے اور آنحضرت کی مہربانی کے انوار اُس ولایت پر چمکے۔ تو آنحضرت کی رائے اعلیٰ پر ہوئی کہ میرزا امیرک احمد ولد میرزا عمر شیخ کو جوکہ آنحضرت کی خدمت میں ہمیشہ جانثاری سے پیش آتا تھا۔ پرورش کر کے ممالکت اوزجند اُس کے لئے مددِ معاش مقرر فرمائے اور اس کے بھائی میرزا بایقرا و امیر مضراب (میر موسیٰ کا) کو حکم فرمایا کہ اُس ولایت

میں جائیں اور اُس علاقے کے بڑے کا بندوبست کا انتظام کر کے اور رعایا پر بخشش کر کے مبارک خیمے کی طرف واپس آئیں۔ اور ہراول کے امیر خدایداد کا سر اور اس کے بیٹے کا سر جو کہ قلعہ شاہرخیہ میں تھا۔ لے آئے۔ اور بادشاہانہ عنایتوں سے سرفراز ہوئے۔ اور امیر شیخ نورالدین جو کہ (آنحضرت کے) حکم کے بموجب خدایداد کی ملاقات کو گیا تھا۔ جب خدا کی عنایت سے اس کا قصہ ختم ہو گیا۔ (وہ قتل ہو گیا) تو امیر نورالدین واپس چلا آیا اور عرض کی کہ مغول کا لشکر ولایت میں آ گیا ہے۔ مبادا خرابی کرے۔ اگر اجازت ہو تو اس کو اُس کی ولایت کی طرف واپس بھیج دیا جائے۔ آنحضرت نے اس شرط پر اجازت عطا فرمائی کہ جلد واپس آئے۔ اور امیر شیخ نورالدین نے یہ (شرط) قبول کی۔ اور مبارک جھنڈے کے آفتاب نے ولایت خجند پر اقبال کا سایہ ڈالا۔ اور آنحضرت نے سنا کہ امیر خدایداد کے واقعہ کے بعد میرزا خلیل سلطان اور اس کے نگہبان متفق ہو کر آلا قلعہ کی طرف چلے گئے۔ اور امیر خدایداد کے بیٹے امیر خانق سے مل گئے۔ مبارک حکم نافذ ہوا کہ امیر شاہ ملک اور نامور امیروں کا الگ گروہ آلا کی طرف جائے اور اُن پر قابو پائیں اور فتح کے نشان والے جھنڈے دارالخلافہ سمرقند کی طرف روانہ ہوئے۔

میرزا خلیل سلطان کا حضرت خاقان سعید کے پاس آنے کا ذکر

فرہنگ:- مواعید:- جمع موعد، وعدہ۔ میثاق:- پیمان،
مالوف:- الفت کیا ہوا امر قدیم، آراء:- جمع رائے،
اہوا:- جمع ہوا، خواہش قاہرہ:- غالب،

امیر شاہ ملک نے کوہ الان کی طرف جا کر اُس کے قلعہ کا محاصرہ کیا۔ میرزا خلیل سلطان نے پیغام بھیجا کہ راستہ کھول دو کیونکہ میں قلعہ سے باہر جا رہا ہوں۔ اور عبدالخالق نے بھی کہا کہ تم قلعہ کے دروازے سے اُٹھ جاؤ کیونکہ میں حضرت خاقان سعید کے پاس جا رہا ہوں۔ امیر شاہ ملک محاصرہ چھوڑ کر (آنحضرت کے) مبارک خیمہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور شیخ

Marfat.com

نورالدین مقررہ وقت پر واپس نہ آیا۔ آنحضرت نے مولانا قطب الدین قرومی اور امیر توکل قرقرا کو جو کہ اپنے ہمسروں سے دانائی اور عقل میں بہتر تھے۔ اور حضرت صاحبقراں کے زمانے میں تمام امور کا انتظام کرتے تھے۔ امیر شیخ نورالدین کے پاس بھیجا۔ اور مندرجہ ذیل پیغام دیا۔ (تمہارے لئے) یہ حکم تھا کہ جلد واپس ہو دیر لگانے کا سبب کیا ہے۔ امیر شیخ نورالدین نے کہا۔ آنحضرت نے مجھ پر بہت عنایتیں فرمائی ہیں۔ اور قصوروں سے شرمندہ ہوں۔

بیت:۔ ہم سے خدمت کرنے میں جو قصور ہوئے ہیں۔ اس کی معافی چاہتے ہیں
اگر خدا چاہے گا تو ہم خدمت میں پہنچ جائیں گے۔

اُمیدوار ہوں کہ اس وقت حاضری سے معافی دیں گے۔ اور جب مبارک جھنڈے خراسان کی طرف واپس جائیں گے۔ یہ غلام میرزا الغ بیگ کی خدمت میں،

بیت:۔ جان کی کمر پر پیٹی باندھے ہوئے۔ اور جان کو پیٹی کی طرح کمر پر باندھے ہوئے۔

حاضر ہو جائے گا۔ اور میرزا خلیل سلطان اللن کوہ کی طرف سے آکر شیخ نورالدین کے آنے کی اُمید پر آ ملا۔ اور مولینا قطب الدین صدر اور امیر توکل نے واپس آکر امیر شیخ نورالدین کی معذرت عرض کی۔ اور آنحضرت نے اس کو وعدوں سے تسلی دے کر واپس کیا۔ میرزا خلیل سلطان نے پھر یحییٰ کا کو بھیجا کہ آنحضرت نے وعدہ فرمایا ہے کہ امیروں میں سے جو کوئی اس طرف آئے۔ تو آنحضرت کا یہ بیٹا (یعنی میرزا خلیل سلطان) اُس کے ہمراہ مبارک خیمہ کا ارادہ کرے۔ امیر شاہ ملک وامیر حسن صوفی وامیر علیکہ کوکلتاش کو مقرر کیا۔ اور اگرچہ اہل دنیا کو معلوم تھا کہ آنحضرت کے قول پر اعتماد کیا جاسکتا ہے لیکن چونکہ دنیا والوں کے درمیان معاہدہ کرنا

ع قدیم اور پرانی عادت ہے۔

آنحضرت نے صاف دل اور پاک اعتقاد سے فرمایا کہ "ان وعدوں میں میرا دل اور زبان یکساں ہے کہ ہرگز خلیل سلطان فرزند کی جان کا قصد نہ کروں گا۔ اور اس کی عزت و حرمت بھی کروں گا۔ اور اگر کوئی اس کا قصد کرے گا۔ (اس کو مارنے کا ارادہ کرے گا) تو حتی الامکان اُس کے روکنے کی کوشش کروں گا۔ اور اس کے بارے میں کسی غرض خواہ کی شکایت نہ سنوں گا"

اُمرا آنحضرت سے یہ وعدے سن کر روانہ ہوئے اور حدود اُترار میں آئے۔ کیونکہ میرزا خلیل سلطان اور شیخ نورالدین اُترار میں تھے۔ امیر شاہ ملک دریا کے کنارے ٹھہرا۔ اور امیر

حسن صوفی و امیر علیکہ کو روانہ کیا۔ اور اُمرا نے ملاقات کر کے حضرت خاقان سعید کے پیغام سنائے اور امیر شیخ نور الدین بھی موجود تھا۔ میرزا خلیل سلطان نے (آنحضرت کی) مہربانی سے تسلی حاصل کی۔ اور وعدوں پر بھروسہ کر کے مبارک خیمے کی طرف روانہ ہوا۔ اور موضع ازوان اتا میں دستبوسی کے شرف سے مشرف ہوا۔ (عزت حاصل کی) آنحضرت اس سے عزت و احترام کے ساتھ بغل گیر ہوئے۔ اور محبت کی محفل قائم کر کے عیش کے سامان مہیا کیے گئے۔ اور (آنحضرت کی) غالب سلطنت کی محبت میں منتشر خواہشات اور مختلف خیالات یکجا جمع ہوئے۔ اور آنحضرت کی مبارک سواری دار الخلافہ ہرات کی طرف واپس ہوئی۔ اور بزرگی کی بلندی کا آفتاب (خاقان سعید) برج شرف اور مرکز سعادت (ہرات) کی طرف روانہ ہوا اور اس مبارک فتح اور خوشخبری کی شہرت اطرافِ دنیا و اکنافِ عالم میں پھیل گئی۔

بیت:۔ اُس کی فتح کی شہرت آفتاب کے سایہ کی طرح دنیا میں مشرق سے مغرب تک پھیلتی ہے۔

سلطنت فتحمندی کے آسمان کے سورج میرزا اُلغ بیگ گورگاں کو مملکت ماوراالنہر عطا فرمانے کا ذکر!

فرہنگ:۔ قرۃ العین:۔ آنکھ کی ٹھنڈک تہیج:۔ اُبھارنا تحریض:۔ اُکسانا تعریض:۔ کنایہ فتویٰ:۔ شریعت کا حکم، متعالی:۔ بزرگ، صناوید:۔ جمع صندید بمعنی بزرگ بڑا، قضاۃ:۔ جمع قاضی۔ ارزاق:۔ جمع رزق، متجندہ:۔ آراستہ کیا ہوا۔ خذلان:۔ بے بہرہ ہونا۔ بقاع:۔ جمع بقعہ، جگہ، مکان، نوئین:۔ سردار، درایت:۔ دانائی،

حضرت خاقان سعید نے فرزند سعادتمند روح کی راحت دل کی طاقت آنکھ کی ٹھنڈک دین کے مددگار میرزا اُلغ بیگ گورگان کو مملکت ماوراالنہر و ترکستان عطا فرمائی۔ اور اگرچہ وہ فرزند اقبالمند عدالت کے اسباب اور سلطنت کے احکام کی بجا آوری میں وضاحتاً یا کنایتاً کسی آمادگی یا یاد آوری کا حاجتمند نہ تھا لیکن آنحضرت (خاقان سعید) نے پدرانہ شفقت اور

Marfat.com

شاہانہ نصیحت کے طریق پر شفقت سے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ہم پر یہ بڑی بخشش اور بزرگ رحمت فرمائی ہے۔ اور ہماری کمزوریوں اور عاجزیوں کے باوجود ہم کو پسندیدگی کی نظر سے مخصوص بناکر اطرافِ دنیا میں ہمارے حکم کو جاری فرمایا ہے۔ "اور یہ خداوند تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عنایت کرتا ہے" پس (تجھے) چاہیئے کہ سلطنت و پادشاہی کی قدر جان کر خدا کی نعمتوں کا شکر بجا لائے۔ اور حاجتمند لوگوں پر عدالت و انصاف کے دروازے کھلے رکھے۔ اور بمقتضائے "اے داؤد ہم نے تجھے زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے پس تجھے چاہیئے کہ لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے" تمام کاموں میں عمل کرے۔ اور علما کو جو کہ انبیا علیہم السلام کے وارث ہیں عزت اور بخششوں سے خوش رکھتے ہوئے دینی کاموں میں اُن کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اور شیخ الاسلام ملت و دین کی دلیل عبدالجلیل المرغینانی کے بلند مرتبہ اور بزرگ خاندان کو جو کہ (لقب) صاحب ہدایہ سے مشہور ہیں مکرم و بزرگ سمجھے۔ اور ان کے بیٹوں کے ساتھ جو کہ باپ دادا سے اسلام کے بزرگ اور زمانے کے بڑے لوگوں میں سے ہیں اسی طرح بھلائی کا سلوک کرے۔ اور سب حالات میں اُن کے جاہ و جلال کی رعایت ملحوظ رکھے۔ اور قاضیوں کو احکام شرعیہ کے جاری کرنے میں مدد دیتا رہے۔ اور کسانوں کو جو کہ دنیا کی آبادی اور بنی آدم کو رزق پہنچانے کا وسیلہ ہیں ظلم و ستم سے محفوظ رکھے اور اُن کے ساتھ عدل و انصاف کرتا رہے۔ اور لشکر والوں کو جو کہ سلطنت و مملکت کے محافظ ہیں خندہ پیشانی اور اچھی گفتگو سے مطیع و فرمانبردار رکھے۔ اور اُن کی تنخواہیں اور بخششیں اوقات مقررہ پر ادا کرتا رہے۔ اور اس گروہ کو جو کہ جاں نثاری میں ثابت قدم رہے زیادہ انعامات دیتا رہے۔ اور اُن لوگوں کو جو کہ بیہودہ اور بے بہرہ ہیں سزائیں دیتا رہے مختصر یہ کہ سب حالات میں درمیانہ روی اختیار کرنا سب سے بہتر ہے اس اصول پر کاربند رہتے ہوئے افراط و تفریط سے پرہیز رکھے۔ اور سرحدوں پر زمانے کے گرم و سرد دیکھے ہوئے تجربہ کار لوگوں کو (حاکم) مقرر کرے اور اُن مقامات پر واجبی طور پر قلعوں کی آبادی و تیاری میں مصروف رہے۔

حضرت خاقان سعید نے فرزند سعادتمند کے لئے اسباب سلطنت مہیا فرمائے۔ اور شجاع اور شیر دل امرا اور صائب جیسے دانا وزرا امداد کے لئے مقرر فرمائے۔ اور

Marfat.com

اُس ولایت کے انتظام و انصرام کی باگ ڈور امیر اعظم بہت عدل و انصاف کرنے والے سردار امیر غیاث الدین شاہ ملک کی صائب رائے اور روشن عقل پہ چھوڑ کر اس کی عقل و دانش پر بھروسہ کیا۔ یعنی جس طرح بھی وہ اپنی دانائی کے بموجب مناسب سمجھے ملک کے کاموں کا انتظام کرے۔

میرزا محمد جہانگیر ولد میرزا محمد سلطان کو ولایت حصار شادمان سونپنے کا ذکر

فرہنگ :- سوّیت :- مساوات متعارف :- مروجہ

نارشتہ :- نئی متغلب :- غلبہ حاصل کرنے والا۔ متقلب :- تبدیل شدہ۔

وصایا :- جمع وصیّت استماع نمودن :- سُننا،

جب (خاقان سعید) کی بزرگ طبیعت اور آفتاب اثر دل نے مملکت ماوراالنہر اور ترکستان کے تمام بڑے کاموں کو منظم فرمایا تو مبارک سواری ممالکِ خراسان کی طرف واپس ہوئی۔ اور میرزا محمد جہانگیر ولد میرزا محمد سلطان کو ولایت حصار شادمان بطور مدد معاش عطا فرمائی۔ اور اس ولایت کی آمدنی اس کے نائبین کے لیے بخشی۔ اور پدرانہ نصیحتوں کے دروازے کھول دیے یعنی فرمایا کہ سب حالات میں نیکوکاری کو اچھا سمجھے (کیونکہ) خدائے تعالیٰ احسان کرنے والوں کا احسان ضائع نہیں کرتا اور "اللہ تعالیٰ کی خلقت پر شفقت کرنا چاہیئے" کی شرط کو بجا لائے۔ اور حاکموں کو حکم دلیے کہ رعایا کے درمیان مساوات کا خیال رکھیں۔ اور قوی لوگوں کی خوشنودی کے لئے کمزور لوگوں کے حقوق کو پامال نہ کریں۔ اور مروجہ قانون پر عمل کرتے رہیں۔ اور نئی بات نہ کریں۔ اور اس کی (میرزا محمد جہانگیر کی) دانائی کی زیادتی اور سیاست کے کمال سے ہر ایک جابر رنج و بلا میں مبتلا رہے۔ زیادہ عزت والا بیٹا ان وصیتوں کو جو کہ بہترین ہدایتیں ہیں۔ رضامندی کے کان سے سُنے۔ اور تمام حالات میں ان شرائط کو اپنا رہنما بنائے۔ اور شاہزادہ کو شادمان حصار کی طرف خوش کر کے روانہ فرمایا۔

Marfat.com

میرزا قیدو کو ولایت قندہار و کابل عطا فرمانے کا ذکر

فرہنگ:- وخیم:- گراں، بُرا، غائلہ:- بُرائی، تباہی۔
قاعدہ:- بنیاد جڑ، موکد:- مضبوط کرنے والا۔

(آنحضرت کی) مبارک سواری نے جہلم کو عبور کیا اور قندھار کابل و غزنین دریائے سندھ کے کنارے تک کا علاقہ اور افغانستان جو کہ حضرت صاحبقران کے زمانے میں میرزا پیر محمد ولد میرزا جہانگیر کے سپرد تھا۔ حضرت خاقان سعید نے اس کے بلند اقبال بیٹے میرزا قیدو بہادر کو عنایت فرمایا۔ اور فرمایا کہ اُن ممالک کو بخشش اور عدالت سے رونق اور ترقی دیوے۔ اور ظلم و بیداد و جور و فساد کے خیال کو جو کہ برا نتیجہ اور بڑی بُرائی رکھتا ہے روشن ضمیری نہ آنے دیوے ع (آئینہ وہی بہتر ہے جس پر گرد نہیں ہوتی) ملک کفر سے باقی رہ جاتا ہے لیکن ظلم سے باقی نہیں رہتا) اور سیرت و عادات کی باگ ڈور عقل و دانائی کے ہاتھ میں سونپے (عقل و دانائی کے موافق کام کرے) اور ہوش کا کان "تم پر میانہ روی فرض ہے" کے مضمون پر رکھے (میانہ روی اختیار کرے) اور نیکنامی کو جو کہ ملک کی تر و تازگی کی تجدید کرنے والی اور دعائے خیر کو جو کہ سلطنت کی بنیاد کو مضبوط کرنے والی ہے۔ بزرگی کے بارے میں حقیر نہ سمجھے۔

میرزا ابراہیم سلطان بہادر کو بلخ اور اس کے متعلقہ علاقوں کے سپرد کرنے کا ذکر

فرہنگ:- تصاریف:- جمع تصریف یعنی گردش انقلاب، معاد:- قیامت
عتاد:- سامان، یوم التناد:- ندا دینے کا دن مراد قیامت، مطموس:- ملیامیٹ کیا ہوا۔
مشید:- مضبوط ابد الدہر:- ہمیشہ کے لئے۔

حضرت (خاقان سعید) کی ولایات کو فتح کرنے والی رائے اس امر کی متقاضی ہوئی۔ کہ فرزند

Marfat.com

اقبال مند، سلطنت کے آسمان کے آفتاب۔ ملک کے آسمان کے چاند ابوالفتح میرزا ابراہیم سلطان کو ولایت بلخ و سرحد کابل تک طخارستان و بدخشان کی حکومت سپرد کرے۔ اور ان ملکوں کا انتظام اُس کی کامل عقل کی خوبی اور عمومی عدل کی برکت کے سپرد کرے۔ اس بنا پر مبارک حکم نافذ ہوا کہ شاہزادہ جو کہ دارالخلافہ ہرات میں حضرت خاقانی کا قائمقام تھا۔ خیمہ اعلیٰ میں حاضر آ جائے۔ اور شاہزادہ آنحضرت کے حکم عالی کی بجا آوری میں ہرات سے روانہ ہو کر سولہ ماہ رجب کو علاقہ اندخود میں ملازمت (حاضری) کی عزت سے مشرف ہوا۔ اگرچہ آنحضرت اُس آنکھوں کی ٹھنڈک (میرزا ابراہیم) "اس پر خدا کی نظر ہو" کی شرافت یقین کی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ اور خدا کے نور کی روشنی اس کی روشن پیشانی میں مشاہدہ کرتے تھے اور ملاحظہ کرتے تھے کہ نیک بیٹے کے حق میں باپ کی شفقت و محبت کی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب آنکھ کو روشن کرتا ہے۔ آنحضرت نے اپنی روشن رائے کی ایک شعاع کو جو کہ "اللہ تعالےٰ اپنے نور سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے" کی بجلیوں کی ایک چمک کی مانند ہے اس کے ارادوں کا رہنما بنایا اور فرمایا کہ تمام حالات میں تقویٰ و پرہیزگاری کو جو کہ قیامت اور یوم آخرت کے لیئے زادِ راہ اور توشہ ہے "پس سب سے اچھا زادِ راہ تقویٰ ہے" اپنی عادت کا زیور اور سعادت کی پونجی بنائے۔ اور عدل گستری میں طاقتور اور کمزور کو یکساں سمجھے۔ اور ظلم کے جھنڈے کو سرنگوں اور ستم کی نشانی کو ملیا میٹ کرے۔ اور مظلوم کی بددعا سے "کہ مظلوم کی بددعا سے ڈرو" پہلو بچائے۔ اور خیرات کی بنیاد اور نیکیوں کی جڑ کو مضبوط اور محکم بنائے۔ اور ہمیشہ کے لیئے نیک نام چھوڑے۔ بیت

کوئی ہمیشہ دنیا میں نہیں رہتا۔ یہی بہتر ہے کہ (تیری) نیکی یادگار رہے۔

جب اُن ولایتوں کے تمام امور حسبِ خواہش سرانجام ہو گئے۔ تو مبارک سواری نیک فال اور مبارک ساعت میں دارالخلافہ ہرات کی طرف واپس ہوئی۔ (خاقان سعید واپس آئے) اور سولہویں ماہ شعبان کو دارالخلافہ میں تشریف فرما ہوئے۔

ع مثلِ آفتاب خانۂ شرف میں آیا۔

Marfat.com

سلطان علی بن پیر پادشاہ بن لقمان پادشاہ بن طغاتیمور خاں کے مارے جانے کا ذکر

فرہنگ، الہام :۔ منجانب اللہ خبردار ہونا۔ تلقین :۔ ہدایت،

جب حضرت خاقان سعید نے دوسری مرتبہ مازندراں پر لشکر کشی کی تو پیر پادشاہ نے ولائت رستمدار میں پناہ لی اور اس کی شرح لکھی جا چکی ہے۔ جب مبارک سواری واپس ہوئی۔ تو پیر بادشاہ کا بیٹا سلطان علی اقبال کے الہام اور نیکی کی ہدایت سے آنحضرت کی قدمبوسی کے لئے روانہ ہوا اور ہمنۂ مبارکہ کے قریب (آنحضرت کے) مبارک خیمے پر پہنچا۔ اور آنحضرت نے اس پر مہربانی و شفقت فرمائی۔ اور سیستان کی لڑائی میں وہ حاضر خدمت رہا۔ قلعہ ذرہ کے فتح ہونے کے بعد بغیر کسی سبب کے بھاگ گیا۔ اور رستمدار چلا گیا۔ جہاں کہ اس کے باپ کا انتقال ہوا تھا۔ امیر کیومرث رستمداری نے اس کو پوری مدد پہنچائی۔ اور اس کے باپ کے ملازم اور بعض آوارہ لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ اور ماوراالنہر کی طرف (آنحضرت کے) فتحمند جھنڈوں کے آنے کی خبر سنکر اس نے استرآباد کے فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اور جب میرزا الغ بیگ گورگاں فتحمند لشکر کے پیچھے روانہ ہوا اور اپنے معتمد نوکر ابو اللیث کو استرآباد میں چھوڑا۔ تو سلطان علی ایک جماعت کے فساد اور بہکانے سے استرآباد پر حملہ آور ہوا۔ اور ابواللیث نے بھی لڑائی کی تیاری کر لی۔ اور دونو گروہ بھاری لشکروں کے ساتھ آمنے سامنے ہوئے۔ اور لڑائی کی آگ بھڑکی۔ اور سلطان علی ایک کاری زخم کھا کر ہلاک ہو گیا۔ اور فتحمند لشکر نے بے انتہا مال غنیمت اور سلطان علی کا سر ہرات میں پہنچا دیا۔

امیر سید علی کے ساری سے آنے اور پھر اس کو اس کی ولایت میں پہنچانے کا ذکر

فرہنگ، تحاشی :۔ ایک طرف ہونا۔ منبت :۔ اُگنے کی جگہ۔

Marfat.com

آمال:۔ جمع امل، رشدیے:۔ راستی انجاح:۔ حاجت روائی کرنا

حضرت صاحبقران نے روم وشام سے واپسی کے وقت آمل وساری اور متعلقہ علاقوں کی حکومت جناب مرتضائے اعظم امیر سید علی بن امیر سید کمال الدین بن امیر سید قوام الدین کو عنایت فرمائی تھی۔ اور آنحضرت کے واقعہ کے بعد حضرت شاہرخ نے بھی وہ ممالک بدستور اس پر برقرار رکھے۔ اور اُن ایام میں جبکہ آنحضرت (خاقان سعید) ماوراء النہر میں تھے امیر سید مرتضا امیر سید علی مذکور کے بھائی نے ساوات ہزارہ جریب کی مدد سے جن کا وہ داماد تھا۔ ایک لشکر جمع کر کے بھائی پر حملہ کر دیا۔ اور وہ آنحضرت کی مدد کا خواہاں ہوا۔ آنحضرت نے اس پر مہربانی فرمائی اور قبول فرمایا کہ اس کو اس کی مملکت میں پہنچا دیا جائے گا۔ اور صاحب اعظم خواجہ شمس الدین محمد مشرف سمنانی کو مقرر فرمایا کہ امیر سید علی کے ساتھ ولایت ساری جاکر امیر سید مرتضا سے کہے کہ حضرت صاحبقران نے آمل و ساری کی ولایت امیر سید علی کو عطا فرمائی تھی۔ اور ہم نے اس کو برقرار رکھا تھا۔ اب سنا جاتا ہے کہ جناب مرتضوی نے اس کو اس ولایت سے نکال دیا ہے اور ہم سے مخالفت کی۔ یہ بات دانائی اور عقلمندی سے دور معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اہل دنیا کو معلوم ہے کہ ہم اُن پر مہربانی اور عنایت کرنا لازم سمجھتے ہیں۔ اور اُن کی درخواستوں کو قبول فرماتے ہیں۔ اور عقلمند آدمی کو چاہیئے۔ کہ ایسے آقا کی مخالفت کو جو کہ اُس کی اُمیدوں کے درخت کے اُگنے کی جگہ ہو۔ دل میں جگہ نہ دیوے۔ اور چاہیئے کہ فرمانبرداری کی رسومات کو انجام دیوے۔ اور اطاعت کے رستے سے منہ نہ پھیرے اور جیسا کہ ہمنے سنا ہے کہ مرتضا کی پیشانی سے راست روی کے آثار نمایاں ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ان نصیحتوں کو قبول کرے گا۔ اور اگر دل میں کوئی فاسد خیال یا دماغ میں کوئی بیہودہ غرور ہو گا تو اُسے باہر نکال دے گا۔ ہم اس دفعہ خراسان میں جو کہ دائرہ سلطنت کا مرکز ہے اسی ہزار مسلح سوار لئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور دل کو چاروں طرف سے اطمینان ہے۔ اور اُس (تمہارے) ملک پر قبضہ کرنے کے لئے ظاہرا طور پر (ہمارے) مبارک کوچ کی ضرورت نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ لشکر جو اُن حدود میں ہیں صرف (ہمارے) اشارے کے منتظر ہیں۔ اور اگر جناب مرتضے (تم) نصیحت اور حکم نہ سنے گا تو وہ (بزور شمشیر) سنوا دیں گے۔"

خواجہ شمس الدین محمد مشرف اور امیر سید علی استرآباد پہنچے۔ اور خواجہ محمد ساری کو

Marfat.com

بھیجا اور امیر مرتضٰے کو نصیحتیں کیں لیکن کوئی اثر نہ ہوا۔ خواجہ محمد واپس آیا اور امیر سید علی نے استرآباد میں امیر خضر خواجہ اور ساری کے لوگوں کے ایک گروہ کو جمع کر کے شبخون مارنے کے لئے ساری چلا گیا اور سید مرتضٰے کو باہر نکال کر ملک پر اپنا قبضہ کر لیا۔

ممالک ماوراالنہر کی فتح کی مبارکباد کیلئے ہر چہار طرف سے ایلچیوں اور سرداروں کے آنے کا ذکر

فرہنگ، اعراق:۔ جمع عرق مراد شرافت، بعد الیوم:۔ آج کے بعد
یورت:۔ پڑاو، خیمہ، فر:۔ شان و شوکت

اس وقت جبکہ مبارک جھنڈے ملک ماوراالنہر سے واپس ہوئے۔ امیر بیکچی شاہ بدخشانی نے جس کے بھائیوں کو شاہ بہاء الدین نے قتل کر دیا تھا۔ بھاگ کر (آنحضرت کی) درگاہ عالم پناہ میں پناہ لی۔ اور حضرت خاقان سعید نے اس پر مہربانی فرما کر وعدوں سے اُمید دلائی۔ اور خوارزم کی طرف سے امیرزا انکے ایلچی نے پہنچ کر ماوراالنہر کی فتح کی مبارکباد دی اور آنحضرت نے اس پر مہربانی فرما کر اس کو اجازت دی۔ اور فولاد خاں وامیر ایدکو بہادر اور امیر البسی نے (بھی) جو کہ دشت قبچاق اور ممالک اوزبک میں صاحب اختیار تھے۔ اپنے نوکروں کو بطور ایلچی بھیجا اور بادشاہانہ تحفے مثلاً شنقار اور شکاری جانور بھیجے مضمون پیغام یہ تھا۔

آنجناب کے بزرگ اخلاق کی خوبیاں اور شرافت کی بھلائیاں دنیا کے ملکوں خصوصاً دشت قبچاق کی ولایتوں میں پوری شہرت رکھتی ہیں۔ اس زمانے میں جبکہ سمرقند کے مایۂ ناز خطے نے جو کہ سلطنت کا منشا اور سعادت کا منبع ہے۔ (آنحضرت کے) مبارک قدموں کی شوکت سے تازہ زینت حاصل کی ہے اور وہ ولایتیں نئے سرے سے آنحضرت کے فرمان برداروں کے زیر حکومت آئی ہیں تو رسم مبارکباد کا بجا لانا ضروری ہوا۔ التماس یہ ہے کہ آج سے طرفین میں (ہم میں اور آنحضرت کے درمیان) صلح اور اتفاق رہے۔

بیت، جب ایک دوسرے کے ساتھ دوستی رکھیں گے۔ تو شور و شرارت سے

Marfat.com

راستے محفوظ رہیں گے۔

آنحضرت نے ایلچیوں کو انعام دے کر بادشاہانہ کلاہ و پیٹیاں عطا فرمائیں۔ اور فولاد خان امیر ابدکو اور امیر البسی کے لیے شاہانہ تحفے بھیجے۔ اور امیر حسن کا کو جو خوبی خلق اور لطف تقریر کی خوبیوں سے موصوف تھا۔ مقرر فرمایا۔ کہ فولاد خاں کے پاس جائے اور شاہزادہ جوان بخت میرزا محمد جوکی بہادر کے لیے خانی خاندان اور چنگیزی قبیلہ کی لڑکی کی خواستگاری کرے اور امیر ابدکو کی لڑکی سے جو کہ قوم منکقوت سے ہیں منسوب کرے۔ اور امیر حسن کا روانہ ہوا۔ اس اثنا میں ترکمانوں کا ایک گروہ جو اُترنج اور دہستان میں تھے اور پیر پادشاہ کے فساد میں بھاگ گئے تھے۔ اُن کے بزرگ نسب کی رہنمائی سے تیمور نے اپنے فرمانبرداروں اور قبیلے کو جمع کیا۔ اور اصلی مقام پر الکائے معموری کا شرف حاصل کیا۔ آنحضرت نے اُن کا گناہ معاف کرکے لشکروں کے لیے اُس مقام پر کیمپ دیا اور سب نے مطمئن ہوکر آرام کیا اور بیٹھے۔

جناب ولایت مآب شیخ زین الدین الخوافی کو سیستان کی طرف بھیجنے کا ذکر

فرہنگ:۔ ولائیت مآب:۔ مراد ولی۔ ارشاد انتساب:۔ رشید
اقتدا:۔ پیروی۔ ماثم:۔ گناہ۔ اہمال:۔ سستی کرنا۔
امہال:۔ مہلت دینا۔ جرائد:۔ دفتر۔ اطلاق کردن:۔ آزاد کرنا

گذشتہ سال (کے حالات) میں بیان ہوچکا کہ ظفر نشان سواری سیستان کی لڑائی سے واپس ہوئی۔ اور ماوراءالنہر کا ارادہ کیا۔

ع اب جب اقبال اور خرمندی کے ساتھ واپس آیا

دلی سیستان کے حاکموں نے معذرت کی ابتدا کرکے عرض کیا کہ اگر آنحضرت جناب ولی شیخ زین الدین الخوافی کو روانہ فرمائیں۔ اور اہل سیستان کی جان بخشی فرمائیں تو وہ ضرور

Marfat.com

بے خوف ہوکر (آنحضرت کی) خدمت میں حاضر ہوگئے۔ آنحضرت نے اُن کی درخواست قبول فرما کر جناب، نیکی سے نسبت رکھنے والے (زین الدین) کو روانگی کی اجازت فرمائی۔ اور سیستان کے نمائندوں نے اُن کا استقبال کیا اور اُن کے احترام کی خدمت بجا لائے۔ اور جناب شیخ نے اُن مہربانیوں اور عنایتوں کا ذکر جن کا حضرت خاقان سعید نے وعدہ فرمایا تھا۔ اُس ملک کے بسنے والوں سے کیا۔ وہاں کے نمائندے مثلاً شاہ مسعود برادر شاہ قطب الدین اور قاضی سابق حرب اور سیستان کے باقی بڑے بڑے لوگ تیغ وکفن باندھکر درگاہ عالم پناہ (دربار خاقان سعید) میں حاضر ہوئے۔ جناب شیخ نے سفارش کے لئے زبانِ فصاحت "اگر تو ان پر عذاب کرے تو تیرے غلام ہیں" کھولی اور "اگر تو معاف کرے کہ یہ تقوی کے زیادہ نزدیک ہے" پڑھا۔ اور عرض کیا کہ اس جماعت کی وفاداری کا قدم مقام ثبات سے لڑکھڑایا ہے اور آنحضرت کو اس بارے میں اللہ تعالےٰ کے طریقے کی پیروی کرنا چاہیئے کہ وہ بندوں کے گناہوں سے باخبر ہے اور باوجود طاقت اور جلال رکھنے کے اُن کو سزا دینے میں تامل اور دیر کرتا ہے۔ اور جب وہ توبہ کرتے ہیں تو اُن کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ سیستانی لوگ مدتوں اس خاندان کی خدمت اور جاں نثاری کا فرض بجا لاتے رہے ہیں۔ اور اب اگر انہوں نے ناشکری کا قدم اٹھایا ہے۔ اور آنحضرت کے منور دل کو تکلیف پہنچائی ہے تو اپنے کئے کی سزا پا چکے۔ اور آنحضرت کے (قہر کی تلخی کا مزہ چکھ چکے اور شرمندگی سے دانتوں میں اپنی انگلی کاٹ چکے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اب رحمت بادشاہانہ کی اُمید پر (ع)

تیغ وکفن باندھکر توبہ کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔

آنحضرت کی فطری مہربانی جوش میں آئی۔ اور جناب شیخ کی سفارش قبول فرمائی اور ان کے جرموں کی فہرست پر معافی کا خط کھینچ دیا۔ اور سب کو انعام واکرام عطا فرمایا۔ اور شاہ قطب الدین کے والد شاہ محمود کو جو کہ قلعہ طبس میں قید تھا۔ آزاد کر دیا۔ اور سیستان کے نمائندوں کو ان کے باپ شاہ محمود کے پاس بھیجدیا۔ اور شاہ مسعود (آنحضرت کے) مبارک لشکر کا ملازم ہوگیا۔

شہر مرو کے آباد کرنے کا ذکر

فرہنگ: متنزہات: سیرگاہیں، معاقد: جمع عقد یعنی گرہ۔ اطلال: کھنڈرات
ارانب: جمع ارنب یعنی خرگوش ریاں: سیراب ملیت: [illegible]

Marfat.com

حضرت خاقان سعید پندرہ ذیقعد مبارک ساعت نیک وقت میں بادغیس کی طرف جس کی
سبزہ گاہیں فصل بہار میں معشوق کے چہرہ سے زیادہ دلکش اور معشوق کے وعدے سے زیادہ دل
پسند ہوتی ہیں۔ روانہ ہوئے۔ اور چونکہ سلطنت کی بنیاد عمارت سے مستحکم ہوتی ہے۔ اور بادشاہت
کی جڑیں زراعت سے نشو ونما پاتی ہیں۔ حضرت کے روشن دل کی یہ خواہش ہوئی کہ شہر مرو
کو جو عرصہ سے ویران و برباد پڑا ہوا تھا۔ دوبارہ تعمیر کریں۔ اور وہ خطہ جو کہ خراسان کے بڑے
شہروں میں سے اور قسمتمند بادشاہوں کا دار الخلافہ ہے۔ اور زمانہ کی دستبرد اور دن رات کے
حادثات سے ویران ہوگیا ہے اور اس کی عمارات میں سے نشانات اور کھنڈرات کے سوا اور
کچھ باقی نہیں رہا ہے تعمیر کریں۔ اور آٹھ سو بارہ ہجری سے جبکہ تولی خاں پسر چنگیز خاں نے اس
کی ویرانی کا حکم دیا تھا اس سال تک جبکہ دوبارہ تعمیر ہوا ایک سو چورانوے سال گزر چکے تھے
القصہ آنحضرت نے حکم دیا کہ خراسان کے شہروں کے تمام ترک وتازیک اس اہم کام میں مصروف
ہو جائیں اور پہلے پانی جس سے انسانی زندگی کا قوام وابستہ ہے۔ بلکہ اشیا کی پیداوار کی
جڑ اس سے قائم ہے۔ جاری کریں۔ (چنانچہ) مبارک حکم نافذ ہوا کہ مرو کا پانی جو نہر مرغاب
سے آتا تھا۔ اور اس کے بند کو پانی نے توڑ دیا تھا۔ اور نہر کو آٹ دیا تھا اس نہر کو کھولا جائے
اور بند کو باندھا جائے۔ اور اس بڑے کام کے لئے کبیر علاؤالدین علیکہ کو کلتاش۔ امیر مومنی
بڑے امیروں میں سے اور امیر علی شغانی دیوانوں میں سے مقرر ہوئے۔ اور وہ کام جو کہ فوج اور سپاہ
والا بادشاہ ایک سال میں بھی نہ کر سکتا تھا۔ تھوڑے سے عرصے میں پورا ہوگیا۔ اور عاشقوں کے
دلوں کی مانند ویران اور اہل ہنر کے کاموں کی مانند خراب زمینیں معشوقوں کے رخساروں اور
لالہ رویوں کے گالوں کی مانند پُر رونق اور تر وتازہ ہوگئیں۔ اور اطراف وجوانب (کی زمینیں) جو
خرگوشوں اور لومڑیوں کے رہنے کی جگہ ہوگئی تھیں سرو تازہ درختوں کے اُگنے کی جگہ اور خوش
آواز پرندوں کے رہنے کی جگہ ہوگئیں۔ اور پہلے سال کسانوں کے پانسو جوڑ بیل (مرد و
عورت) زراعت میں مشغول ہوئے۔ اور لوگ وہاں رہنے اور آباد ہونے کی طرف مائل ہوئے۔
نہر کی لمبائی بند کے سرے سے دروازہ علمدار تک جو کہ (حضرت رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
علمداروں کا) ٹوٹا ہوا مقبرا ہے بارہ فرسنگ ہے اور عرض شروع میں پندرہ گز سے بیس گز تک
ہے اور گہرائی پانچ گز سے کم نہیں ہے۔ شہر میں مسجدیں اور بازار اور مکانات اور خانقاہیں
اور مدرسے اور دیگر اچھی عمارتیں بنائی گئیں۔ اور جب گیا ہوا پانی نہر مرو میں دوبارہ آیا اور شہر

Marfat.com

کی عمارتیں تعمیر ہو چکیں تو اُمرا دارالخلافہ کی طرف واپس ہوئے۔ اور حضرت خاقان سعید دریائے مرغاب تک گئے اور ہوا کی گرمی کیوجہ سے کینو کے سرد مقام پر واپس آ گئے۔ اور اُس دلکش مقام پر عید الضحیٰ کی رسومات بجالا کر دارالخلافہ ہرات کو روانہ ہوئے۔

بیت:۔ خدا کی مدد کی برکت سے بلند مرتبہ سواری اقبال و نصیب کے ساتھ دارالخلافہ میں پہنچی۔

ممالک فارس و عراق کے واقعات اور میرزا پیر محمد کی شہادت اور میرزا اسکندر کے جلوس کا ذکر

فرہنگ:۔ مراحل:۔ جمع مرحلہ بمعنی منزل۔ گلویاں:۔ رئیس
وثاق:۔ مکان، قید خانہ، شبِ دیجور:۔ اندھیری رات، یوم النشور:۔ قیامت کا دن،
منازع:۔ لڑائی کرنے والا، سدِ سکندری:۔ وہ دیوار جو سکندر نے ملک کی حفاظت کے لئے بنائی تھی۔ چماق:۔ ٹیڑھی لکڑی، تورلتا:۔ جشن شادی،

پہلے ذکر کیا جا چکا کہ میرزا اسکندر شیراز آیا اور میرزا پیر محمد نے اس کی دلجوئی کی۔ اور ولایت کرمان کی فتح کا ارادہ کیا۔ اور منزلیں طے کر کے منزل دو جاہہ پر پہنچا۔ خواجہ حسین شربت دار جس کو میرزا پیر محمد نے طبیب سے امارت کے مرتبہ پر پہنچایا۔ اور ملک و دولت میں پورا صاحب اختیار بنایا۔ وہ نجس ایک بیباک جماعت کیساتھ بغاوت پر کھڑا ہوا۔ اور اُس رحمدل اور عادل بادشاہ کے خیمے میں آدھی رات کی وقت داخل ہو کر اس کو شہید کر دیا۔ میرزا اسکندر نے اس واقعہ (قتل میرزا پیر محمد) سے آگاہ ہو کر دو دوستوں کے ساتھ شیراز کا راستہ لیا اور دو دن کے بعد اقبال و سعادت کیساتھ دروازہ دولت سے داخل ہوا۔ اور امیر تیمور خواجہ کے گھر جو کہ میرزا (پیر محمد) شہید کا قائمقام تھا۔ جا کر واقعہ کی صورت بیان کی۔ اُمرا نے جو کہ شہر میں تھے یہ حرکت (قتل پیر محمد) میرزا اسکندر کی طرف خیال کیا لیکن جب لشکری لوگ پہنچے اور واقعہ کی تفصیل بیان کی تو فارس کے اکابر و نمائندگان نے امیر زادہ اسکندر سے بیعت کی اور اس کو بادشاہ بنا دیا

Marfat.com

اور خواجہ علاؤ الدین محمد نے جو کہ سب سے بڑا رئیس تھا شہر اور فصیل پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اور خواجہ حسین نے بادشاہ سعید کے قتل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اپنے بھائی خواجہ علی کو حکم دیا کہ میرزا اسکندر کے مکان پر جا کر اس کو بھی شہادت کا شربت پلائیں۔

ع وہ ہوا کے ساتھ ساتھ شیراز گیا تھا۔

اور امیر عبد الصمد اُسی وقت یزد کی طرف چلا گیا۔ اور باقی امیر حسین ناپاک کے فرمانبردار ہو گئے۔ اور وہ ملعون پوری شان و شوکت کے ساتھ شیراز کے بیرونی حصے پر آیا۔ اور میدان سعادت میں اپنے سر پر چتر لگا کر شہر کے چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ اور دروازہ موردستان پر آ کر علاؤ الدین رئیس سے بات چیت کی اور سخت جواب سنے اور میرزا اسکندر نے دروازے کے اندر سے وہ باتیں اور اُس روز رات تک طرفین سے مردانہ وار تیر اندازی اور بہادرانہ لڑائیاں رہیں۔ اور شام کے وقت ایک امیر دروازہ موردستان سے شہر میں داخل ہوا۔ اور خواجہ حسین اس بات سے آگاہ ہو کر پریشانی کی حالت میں جعفر آباد کے راستے سے کیمپ پر چلا گیا اور امیروں اور لشکر نے میرزا اسکندر کی طرف رغبت کی۔ اور میرزا اسکندر نے تلوار کھینچے ہوئے حکم دیا کہ دروازہ موردستان کو کھول دیں تا کہ امیر اور لشکر اندر آ جاویں۔ اور وہ اندھیری رات قیامت کے دن پل صراط پر سے گذرنے کا نمونہ تھا۔ دوسرے روز صبح کو وہ نابکار نمک حرام آقاکش کرمان کی طرف بھاگ گیا۔ اور میرزا اسکندر نے اُس گروہ کو جن کی شرارت کے شعلے بھڑک رہے تھے سزا دی۔ اور ملک فارس کسی روکنے والے اور جھگڑنے والے (کی لڑائی) کے بغیر استحقاق اور وراثت کی رو سے (میرزا اسکندر کے) قبضے میں آ گیا۔

بیت:۔ اگر میں تعریف میں اُس کو اسکندر ثانی کہوں تو بجا ہے کیونکہ اُس کے ملک کی دیوار (حفاظت) سکندر کی سدِ سکندری سے بہتر ہے۔

اور وہ امیر جنکو میرزا پیر محمد نے بطور ہراول کے کرمان بھیجا ہوا تھا۔ اس خبر کو سن کر پریشان ہو گئے اور شیراز کی طرف چلے گئے۔ امیر صدیق نے راستہ میں حسین لعین کو پکڑ لیا۔ اور خنجر سے اُس کا ایک کان کاٹ کر نشانی کے طور پر میرزا اسکندر کے پاس بھیجدیا۔ اور اُس کو شیخ سعدی قدس سرہ (اُس کا بھید پاک ہو) کے مزار پر لا کر اُس کی داڑھی اور مونچھوں کا کچھ کاٹ دیا۔ اور اس کا عورتوں جیسا سنگار کر کے اُس کو بیل پہ بٹھایا اور اس کے سر پر تاج رکھکر اُس کو میرزا اسکندر کے پاس لائے۔ میرزا اسکندر نے اُس سے پوچھا۔ کہ

Marfat.com

تو نے کیوں میرے بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اُس نے جواب دیا اگر میں نے اس کا قصد کیا تو خود تجھے بھی بُرا معلوم نہیں ہوا (تیرے لئے بہتری ہو گئی) میرزا اسکندر نے چاقو نکالکر اپنے ہاتھ سے اس کی دائیں آنکھ آنکھ کے حلقے سے باہر نکال لی۔ اور حکم دیا کہ اس کو چابک سے مار مار کر ہلاک کریں۔ اور اس کے سر کو اصفہان بھیجدیا۔ اور اس کے نجس جسم کو دو تین روز لٹکائے رکھنے کے بعد جلا دیا۔ اور تمام امیر میرزا اسکندر کے پاس جمع ہو گئے

اور یزد کے داروغہ نے باوجود عمر شیخی خاندان کے قدیم ملازم ہونے کے مخالفت کر کے امیر عبدالصمد اور طاہر کو گرفتار کر لیا اور اچانک ملک آقا کو جو اُس کی آقا تھی لوٹ کر شہر سے باہر نکالدیا۔ اور میرزا اسکندر نے خبر پاکر امیر عبداللہ و عبدالکریم اور خواجہ محمود خوارزمی کو یزد کے محاصرے کے لئے بھیجدیا۔ اور خود اصفہان کو روانہ ہوا اور صحرائے کوشک زر میں جشن منعقد کیا۔

سلطان معتصم کا ذکر

فرہنگ:- دود برآوردن:- ہلاکت کو پہنچانا۔ منہتور:- من چلا، جوشیلا۔
سنن:- جمع سنت، طریقہ۔ مستصفی:- صاف کیا ہوا۔ اخلاف:- جمع خلف
التیام:- بھرنا۔ شیم:- جمع شیمہ عادت۔ وصلت رحم:- ایک رحم سے ہونا
وظائف:- جمع وظیفہ، فرض

اور اس سے پیشتر سلطان معتصم والد زین العابدین ولد شاہ شجاع جو کہ نامداران دلیر کی امیدگاہ اور منظفریہ خاندان کی پشت و پناہ تھا مارا گیا۔ اس کا حال یہ ہے کہ جب اُس کے باپ کو سمرقند لے گئے اور شام کی طرف چلا گیا۔ اور حضرت صاحبقران کے واقعہ کے بعد عراق و آذربائیجان کی طرف چلا گیا۔ اور امیر قرا یوسف نے اس کی تواضع کی۔ اور چند روز تبریز میں عیش کے ساتھ گذارے۔ اس کے بعد امیر بسطام جاگیر کے ساتھ اور قاضی احمد صاعدی کی رہنمائی میں اصفہان کا ارادہ کیا۔ اور میرزا عمر شیخ ولد میرزا پیر محمد و امیر سعید برلاس و امیر جلال شاہ جو کہ اصفہان میں تھے۔ استقبال کے لئے گئے اور بغیر جنگ کئے یزد کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور امیر شاہ جلال شاہ کے نوکر نے جو کہ کاشان میں تھا صاحب اعظم خواجہ غیاث الدین سیدی احمد کے ساتھ شہر کا انتظام کیا۔ اور اپنے آپ کی کاشانیوں سے اور

Marfat.com

کاشانیوں کی سلطان معتصم کے لشکر سے حفاظت کرتے تھے۔ اور احتیاط کی شرط بجا لاتے تھے۔
اور امیر فاضل میرزا عمر شیخ سے جو کہ یزد چلا گیا تھا جدا ہو کر کوشک زردیں میرزا اسکندر کے پاس آیا۔ اور موجودہ حالات سے (اسکندر کو) آگاہ کیا۔ میرزا اسکندر نے امیر صدیق و امیر کیومرث و بیان کو ان اُمرا کے پیچھے جو بغیر جنگ کئے یزد کی طرف چلے گئے تھے۔ بھیجا۔ اور خود سلطان معتصم کی طرف گیا۔ اور آتش گاہ کے قریب دونوں لشکر اکٹھے ہوئے اور جنگ میں مشغول ہوئے۔ اور فارس کے بڑے بڑے آدمی سلطان معتصم کی طرف چلے گئے۔ اور دشمن دلیر ہو کر اسکندر میرزا کے قلب لشکر کے قریب آیا لیکن لشکر اسکندری نے حیدری بازو کی طاقت سے مظفری خاندان کو ہلاک کیا اور سلطان معتصم کی سپاہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئی۔ آذربائیجان اور عراق کے اکثر سردار گرفتار ہو گئے اور حکم الٰہی کے قیدی ہوئے۔ اور سلطان معتصم نے اصفہان کے دروازے پر پہنچکر چاہا کہ گھوڑے کو نہر پر سے کودا دیوے لیکن (شہزادہ معتصم) بھاری جسم والا آدمی تھا۔ اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا اور پیچھے سے گر پڑا۔ ایک بہادر پیچھے سے پہنچا اور اس نے اُس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اور اُس کے فتنہ کی آگ (اس طور پر) بیٹھ گئی۔ اور ملک فخر الدین نطنزی بھی مارا گیا۔ اور امیر بسطام جاگیر رَے کی طرف گیا۔ اور قاضی نظام الدین صاعدی نے جانبداری کا طوق گردن میں ڈالکر تمام رعایا سے مل کر کوتاہ اندیش اُمیدوں کی رسی دراز کی۔ اور ہر چند میرزا اسکندر نے ایلچی بھی بھیجا۔ لیکن کچھ اثر نہ ہوا اور اُس نے کان دھر کر نہ سنا۔ اور اسی وجہ سے اصفہان کے بیرونی طرف بہار تابستان اور نصف خزاں تک بڑی خرابی رہی۔ اسی عرصے میں میرزا رستم خاقان سعید سے اجازت حاصل کر کے اصفہان کے قریب پہنچا۔ قاضی احمد صاعدی نے جو کہ دنیا کے چیدہ من چلوں میں سے تھا دوسرے سرداروں کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ اور میرزا اسکندر نے خبر پا کر امیر عبدالصمد کو جو کہ یزد کے جیل خانہ سے رہا ہو کر ورزنہ کی طرف آیا تھا روانہ کیا اور امیر سعید برلاس کو جرباذقان کے تاراج کے لئے معین کیا۔ اور اسکندری سواری دارالخلافہ شیراز کی طرف روانہ ہوئی۔

اور میرزا پیر محمد کے امیروں کا ایک گروہ جو اصفہان سے یزد کی طرف گئے ہوئے تھے۔ اور میرزا اسکندر کے امیر صدیق و کیومرث و بیان جوان کے تعاقب میں گئے تھے۔ اُن کے قریب پہنچکر ان سے لڑنے لگے۔ اور میرزا اسکندر کا لشکر غالب آیا۔ امیر چلبانشاہ برلاس صدیق اور کیومرث سے مل گیا۔ اور امیر شیخ محمد جوان اور امیر خان سعید برلاس کرمان کے راستے

Marfat.com

سے خراسان جاکر میرزا رستم سے مل گئے۔ اور جیسا کہ ذکر کیا جا چکا باعث بنے اور اجازت حاصل کر کے عراق آئے۔

اور میرزا اسکندر کے امیر جو یزد کے محاصرے کے لیے گئے تھے (انہوں نے یزد کا محاصرہ کیا) اور یزد کے لوگ تنگ آ گئے اور امیر عبدالصمد کو جیل سے باہر نکال کر صلح کے واسطے میرزا اسکندر کو بھیجا اور طاہر کو بھی چھوڑ دیا اور ابابکر نے جو کہ یزدیوں کا سردار تھا۔ طاہر کو قائم مقام بنا کر بوقت دوپہر قلعہ سے باہر آیا۔ طاہر نے فرصت کو غنیمت سمجھ کر قلعے کے اُس دروازے کو جو شہر کی طرف تھا بند کر دیا اور باہر کے دروازے کو کھول کر ایک بادرفتار قاصد امیروں کے پاس بھیج دیا۔ اور امیر گھوڑوں کی لگام ڈھیلی چھوڑے ہوئے قلعہ پر حملہ آور ہوئے (اور اندر داخل ہو کر) اُس کی بنیادیں مضبوط کر لیں۔ اور بہت سے شریر قتل ہو گئے۔ اور میرزا اسکندر نے امیر یوسف جلیل کو حکومت یزد پر مقرر کیا

اور جب میرزا اسکندر ممالک فارس اور عراق عجم کے بعض حصوں پر قابض ہو گیا تو ایک درخواست خاقان سعید کی خدمت میں بھیجی اور پیغام بھیجا کہ برادر سعید کے اندوہناک واقعہ کے بعد (حضور کی) دولت قاہرہ کے اقبال کے سبب کام استقامت (مضبوطی) کے قاعدوں پر منتظم ہیں اور ممالک مخالفتوں کی تندیوں سے پاک (دشمنوں سے پاک) ہیں۔ اور عرض کیا کہ بھائیوں میں سے جس کو (حضور) مناسب سمجھیں عراق کا حاکم بنا دیں تا کہ ایک دوسرے کے مددگار و معاون رہیں۔ اور حضرت خاقان سعید نے میرزا بایقرا کو (عراق کا) حاکم بنا کر طبل و علم و نوکر چاکر اور اسباب شاہی عطا فرما کر روانہ کیا اور میرزا اسکندر کو لکھا کہ چونکہ خدا نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے بزرگوں کو حاکم بنایا اور بزرگوں سے حکمرانی اُن کی اولاد کو پہنچی اور خداوند تعالیٰ نے اس بیٹے کو (تمکو) اُس ملک کی حکومت عطا فرمائی جو سلیمان علیہ السلام کی تخت گاہ سے منسوب ہے۔ تو اُس (خدائے بزرگ) کا شکر بجا لانا واجب ہے اور اُس کی (تمہاری) درخواست کے موجب ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے مضبوط کریں گے۔" ہم نے میرزا بایقرا کو اُس طرف کا حاکم بنا کر بھیج دیا۔ چاہیے کہ اُس کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرے تا کہ محبت کی لڑی مضبوط اور یگانگت کا کام مکمل ہو جائے۔ خداوند کریم کا شکر ہے کہ وہ بیٹا ان نصیحتوں کا حاجتمند نہیں ہے لیکن برسبیل تذکرہ ان کا اعادہ کیا گیا اور اُس فرزند کی اچھی خصوصیات اور پسندیدہ عادات سے

Marfat.com

اُمید کی جاتی ہے کہ قریبی بھائیوں پر مہربانی کا سایہ رکھیگا۔ کیونکہ رشتہ داروں پر مہربانی کرنا قیام سلطنت پر بہت بڑا اثر رکھتا ہے۔ اور اب ہماری جیسی شفقت کی سچائی اپنے بھائیوں پر واجب سمجھے۔ اور ہمیشہ خط و کتابت کے طریقے کو جاری رکھتے ہوئے خط و کتابت کرتا رہے اور اپنی خواہش کو ظاہر کرتا رہے تاکہ اُن کے پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور قبول کیجائیں انشاء اللہ تعالیٰ (اگر خدائے بزرگ چاہے)۔

میرزا خلیل سلطان کے عراق و آذربائیجان کی طرف بھیجنے کا ذکر

فرہنگ :-

شادرواں :- خیمہ۔ مستخلص گردانیدن :- آزاد کرنا۔ فتح کرنا۔

حضرت خاقان کا ملازم میرزا خلیل سلطان ماوراالنہر سے ہرات آگیا تھا۔ اور آنحضرت نے اس کو اچھی رہائش گاہ عطا فرمائی اور مناسب تنخواہ مقرر فرمائی۔ اور اس کے نوکروں پر (بھی) مہربانی فرمائی۔ اور میرزا خلیل سلطان نے چند روز آرام سے گذارے۔ اور خدمت کرتا رہا۔ اور رات دن اپنے آپ کو آنحضرت کے قصر دولت کے خیمے کا نقش بنا کر سلطنت کے پایہ تخت کی خدمت کو حاجتوں کا قبلہ سمجھتا رہا۔ آنحضرت کی محبت میں جوش آیا تو اُس کے لیے حکمرانی کے اسباب بھی مہیا کر دیے۔ اور نامور امیروں مثلاً امیر حمزہ قتوقو دبیک فولاد و خضر سپاہی و صدر حسن و خواجگی کو دس ہزار نامور سواروں کے ساتھ (اُس کی معیت میں) تعین فرمایا۔ کہ عراق عجم و آذربائیجان جاویں جو کہ اُس کے باپ امیر زادہ امیرانشاہ کی حکومت کا علاقہ تھا۔ اور جو مقام فتح کر سکتے ہوں کر لیویں اور جہاں مناسب سمجھیں مقام کریں۔ اور آنحضرت نے حکم فرمایا کہ (ہمارے) مبارک جھنڈے بھی اُس علاقہ کی طرف پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ اور میرزا خلیل ساتویں ذیقعد کو عراق کو روانہ ہوگیا۔ اور اسی اثنا میں میرزا اسکندر کا نوکر ہر قوجاق قوچین بیگ فارس کی جانب سے پہنچا۔ اور پادشاہانہ تحفے پیش کیے۔ اور اُس علاقے کی خبریں سنائیں۔ اور آنحضرت نے اُس پر نوازش و مہربانی فرما کر اس کو خوش و خرم واپس بھیجا۔

Marfat.com

اور اچھے پیغامات (بھی) بھیجے ؛

عراقِ عرب و عجم کے واقعات اور سلطان احمد کے حالات کا ذکر

فرہنگ :-

فروق :- جمع فرق بمعنی منع کیا ہوا - یہاں حدود سے مراد ہے - تغلب :- جبر

سلطان احمد نے گذشتہ سال جب ولایت خوزستان کو فتح کیا - تو مقصود شیرہ دار کو اس قلعہ پر حکمران بنایا اور دار السلطنۃ بغداد واپس چلا آیا - جاڑے کے اخیر میں بغداد میں اس کو ایک مرض لاحق ہوا اور اطبا کے مشورہ کے بموجب سرد علاقے میں جانے کی خواہش کی اور شیخ المشایخ اویس قرنی قدس سرہ کے مزار تک آیا - اور رو بصحت ہو گیا اور امیروں نے اس کو سلطانیہ کی جانب جانے پر آمادہ کیا - اور بتایا کہ بسطام جاگیر اصفہان گیا ہوا ہے اور اس کا بیٹا بایزید لوکی وہاں بیٹھا ہوا (حاکم) ہے محض آپ کی تشریف آوری کی شہرت سے قلعہ کو چھوڑ دے گا - اور خرمشاہ درگزینی نے زیادہ مبالغہ کیا - اور سلطان ہمدان آیا اور اس نے سنا کہ بسطام شکستہ حالی میں اصفہان سے واپس پھرا اور سلطان کے آنے سے آگاہ ہو کر اپنے بھائی معصوم کو سلطانیہ میں چھوڑا اور (خود) اردبیل چلا گیا - سلطان حدود سلطانیہ میں اترا - اور گرد و نواح کے حکام خصوصاً سید عبدالرزاق جو بالجبر قزوین کا حاکم بن گیا تھا سلطان کے سامنے آئے اور شاہانہ تحفوں سے سرفراز ہوئے - سلطان نے معصوم کے پاس قاصد بھیجا - اور اچھے اچھے وعدے دیئے لیکن اس نے پرواہ نہ کی - سلطان نے کہا میں اس وقت تک صبر کرتا چاہیئے جب تک کہ وہ خود ہمارے پاس نہ آئے - اسی اثنا میں بغداد سے خبر آئی کہ ایک شخص ادیس نے اپنے آپ کو سلطان کا بیٹا مشہور کیا ہے - اور مفسدوں کے ایک گروہ نے اس کے دماغ میں سلطنت کا خیال بٹھا دیا ہے - (اس شہر سے) سلطان کو قیام کی گنجائش نہ رہی - بہت جلد بغداد کے قریب پہنچ گیا - اور اس جماعت کی لڑی بکھر گئی - اور لوگ ...

ہو گئے۔ اور مانع بن نبیت جو کہ اس فساد کا موجب تھا۔ اور اویس مذکور گرفتار کر لئے گئے؛

آذربائیجان اور امیر قرا یوسف کے حالات کا ذکر

فرہنگ:- مائدہ:- پرتکلف دسترخوان۔ تضرع وزاری:- رونا پیٹنا،
وحوش:- جمع وحش۔ بساط:- فرش، میدان،

امیر قرا یوسف موسم بہار میں امیر شمس الدین محمد دواتی داامیر سیدی احمد داروغہ شمس الدین کے ساتھ صحرائی موش کو روانہ ہوا اور ملک صالح ماردین کے حاکم نے خبر بھیجی کہ امیر قرا عثمان نے ماردین پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اگر فریاد کو نہ پہنچیں گے تو ہم قابو سے باہر ہو جائے گا۔ امیر قرا یوسف ایسے بیابان کے راستے سے۔ کہ جس سے ہوا کا گھوڑا بھی نہیں گذر سکتا تھا۔ اور آسمان کا سر اس کے دیکھنے سے چکراتا تھا۔ آمد کی حدود میں آیا۔ اور امیر قرا عثمان نے صحرا میں لشکر کو ترتیب دی۔ دونوں فوجیں ایک جگہ اکٹھی ہوئیں۔ اور اُن کے درمیان بڑی بھاری لڑائی ہوئی۔ اور صحرائی موش (کشتوں کی کثرت کی وجہ سے) وحوش وطیور کے لئے فائدے پہنچانے والا میدان اور پرتکلف دسترخوان بن گیا۔ آخر کار قرا یوسف غالب آیا۔ اور قلعہ ماردین پر قبضہ کر کے اُس پر ایک داروغہ مقرر کیا۔ اور لشکر کو اجازت دے کر خود وہ موسم گرما الاطاق کے سرد مقام پر گذارا۔ اور فصل خزاں میں تبریز آیا۔ اور لشکر تسکی کی طرف بھیجا۔ اور وہاں کا حاکم امیر سیدی احمد لشکر لیکر مقابلہ کے لئے آیا۔ اور قرا یوسف کے آدمیوں نے جنگ کی مصلحت نہ دیکھ کر شروان کے بعض دیہات کو لوٹ لیا۔ اور تبریز واپس آگیا۔ اور دسویں ماہ شعبان کو سلطان احمد نے آدمی بھیجکر عرض کیا کہ سرد مقام کے لئے مرغزار ہمدان کو پسند فرما کر (موسم تابستان) گذاریں۔ امیر یوسف نے یہ درخواست قبول نہ کی اور ایلچی کو واپس بھیجدیا۔ اور ستائیسویں شعبان کو ملک عزالدین شیر عمدہ نذروں کے ساتھ حاضر ہوا۔ اور امیر یوسف کو شروان کی طرف لشکر بھیجنے سے منع کیا۔ اور آدمیوں کو شروان بھیجکر امیر شیخ ابراہیم سے صلح چاہی۔ اور اس نے مسلمانوں کی صلاح کے بموجب بادلِ ناخواستہ صلح کر لی۔ اور امیر یوسف نے وہ گرمی تبریز میں گذاری،

Marfat.com

اور اس سال خشک سالی تھی۔ موسم بہار میں دسویں ذیقعد کو خبر آئی کہ کیامرد طا اتفاقی اور مزید بکہ نے قزوین کے گردو نواح کو غارت کردیا۔ امیر بسطام قزوین کی حدود میں اُن کے مقابلہ پر پہنچا۔ اور لڑائی کی آگ بھڑکی۔ بسطام غالب آیا۔ اور امیر یوسف الاطاق سے اونیک آیا۔ اور وہاں پر شیخ حسن حاکم آرزنجان کے ایک گروہ نے شکایت کی۔ امیر یوسف نے پینتالیس روز تک محاصرہ کیا آرزنجان کے لوگ تنگ آگئے اور رونے پیٹنے لگے۔ امیر یوسف نے مہربانی فرمائی اور شیخ حسن نے مناسب نذریں بھیجیں۔ اور خود بھی حاضرِ خدمت ہوا۔ اور امیر یوسف نے اس پر نوازش اور عنایت کی۔ اور ولایت ارض میں ایک اچھا قلعہ عطا کیا۔ اور آرزنجان کو اپنے وزیر ناصر الدین پیر عمر کے حوالے کیا۔ اور یہ واقعات ۸۱۳ ھ میں واقع ہوئے۔ اور اسی اثنا میں خبر آئی کہ سلطان احمد نے تبریز کا قصد کیا ہے۔

۸۱۳ھ کے واقعات

مشتری جیسے مرتبے اور مریخ جیسے قہر والے بادشاہ کے ولایت ماوراءالنہر جانے کا ذکر

فرہنگ:۔ مقدمہ:۔ اُن کا رہنما۔ تیر چرخ:۔ ہوائی جس میں بارود بھر کر دشمن پر تیر کی طرح پھینکتے ہیں۔ پلاس:۔ ٹاٹ۔ وھن:۔ سستی۔ فرقد:۔ ایک بلند ستارہ۔ قضا جریان:۔ وہ حکم جو قضا کو بھی مطیع کرے۔ مغرق:۔ غرق کیا گیا ہوا۔ جوئچہ:۔ چھوٹی ندی یا نہر۔ جدول:۔ صفحہ کے چاروں طرف کی بیل لکیر نا۔ تقویم:۔ نجومیوں کا حساب۔ تجلد:۔ دلیری۔ عطف گردان:۔ واپس ہونا۔ اتباع:۔ پیرو۔ غزالہ:۔ چھوٹی ہرنی۔ شنگ:۔ سبزی مائل سفید گھوڑا

Marfat.com

عناں دادن: گھوڑے کو دوڑانا۔

حضرت خاقان سعید نے ماوراالنہر کی لڑائی کا ارادہ مستحکم فرمایا۔ اور اس ارادے کا سبب یہ ہوا کہ آخر ذی الحجہ میں خبر آئی۔ کہ امیر شیخ نورالدین نے فتنہ برپا کیا ہے۔ اور اپنے سر کے اوپر ادبار کی خاک ڈالی ہے۔ اور شریر لوگوں کی جماعت کے ساتھ سمرقند کے قریب آگیا ہے۔ اور امیر شاہ ملک سمرقند سے باہر آگیا ہے۔ اور قزل رباط کے قریب مقابلہ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اور دونو طرف سے ایک رات تک پہرہ رکھا ہے۔

بیت: جب کہسار سے۔ صبح کی سفیدی نے سر نکالا۔ تو دور سے چمکتی ہوئی ڈھال (سورج) نظر آئی۔

دونو لشکروں نے صفیں آراستہ کیں۔ امیر شیخ نورالدین کی طرف افغانوں کے چند پشتے تھے۔ اور اس کا تمام لشکر ظاہر نہ ہوتا تھا۔ اور اس کے دائیں اور بائیں بازوؤں دونو نے مل کر ایک دم حملہ کر دیا۔ اور امیر شاہ ملک کے قلب لشکر پر حملہ کر کے اس کو اکھاڑ دیا۔ اور امیر وفادار گرفتار ہوا اور امیر شاہ ملک کے لشکر کو پوری شکست ہوئی۔ شاہ ملک واپس پھرا اور قرابتہ کی طرف نکل گیا۔ اور کوہ الاقدراق میں جو کہ کش اور سمرقند کے درمیان ہے پناہ لی۔

اور جب اس واقعہ کی خبر حضرت خاقان سعید کو پہنچی۔ حکم فرمایا کہ سورج اور آسمان جیسے نامور تیغ زن اور سپردار امرا مثلاً امیر مضراب بہادر و امیر یادگار شاہ ارلات و امیر توکل برلاس و امیر نوشیرواں و امیر محمد صوفی ترخاں و امیر یوسف خواجہ اور امیر عجیب شیر ماوراالنہر کی طرف جائیں اور کچھ امرا مثلاً امیر حسن صوفی ترخاں و امیر محمد بیگ و امیر محمد خواجہ ولائت توس و مازندران کے لئے نامزد ہوئے۔ تاکہ ان اطراف سے باخبر رہیں۔ اور شاہزادہ جواں بخت معزالدین میرزا بایسنغر آنحضرت کا ولیعہد دارالخلافہ ہرات میں قیام رکھنے کے لئے مقرر ہوا۔ اور (آنحضرت کی) مبارک سواری نے نیک ستارے اور نیک شگون کے وقت میں چودھویں محرم کو ماوراالنہر کی لڑائی کے ارادے سے کوچ کیا۔

اور مروذ کی منزل میں سمرقند کی جانب سے ایک عرضی پہنچی جو کہ سمرقند کے بزرگوں نے جن کا سردار خواجہ کمال الدین تھا اور عبداالاول و خواجہ عصام الدین و قاضی صلاح الدین و مولینا قطب الدین و امیرک دانشمند و خواجہ فضل اللہ ابواللیثی نے بھیجی تھی۔ اس کا مضمون مندرجہ ذیل تھا۔ "بروز پیر سولہویں ذی الحجہ کو امیر شیخ نورالدین اور امیر شاہ ملک کی لڑائی کی خبر سمرقند پہنچی

Marfat.com

اور اُسی روز محمد البقرا نے دروازہ پر آکر شیخ نورالدین کا پیغام پہنچایا۔ سمرقندیوں نے اس کو تیر چرخ سے ایسا مارا کہ دشمنوں کے سپاہی اُٹاٹ پر رکھکر پیچھے لے گئے۔ اور جمعہ کے روز امیر شیخ نورالدین خود دروازۂ شیخ زادہ پر آیا۔ جس کی محافظت خواجہ عصام الدین اور شیخ زادہ ساغرجی کی اولاد کے ذمہ تھی۔ اور بات چیت کی لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر دروازہ آہنیں پر گیا۔ چنانچہ کہ خواجہ عبدالاول و قاضی صلاح الدین تھے۔ اور پیغام بھیجا۔ خواجہ عبدالاول نے جواب دیا۔ کہ ہم طالب علم ہیں ہمیں حکومت کے کام سے کچھ سروکار نہیں۔ ہمارا حاکم میرزا شاہرخ ہے۔ اُس نے اپنے بیٹے کو ایک نائب کے ساتھ یہاں پر (حاکم بناکر) چھوڑا ہوا تھا تم نے اُن کو بھگا دیا ہم تمکو جب تک حاکم کی اجازت نہ ہوگی۔ اختیار نہ دیں گے۔ ان پیغامات کے بعد بزرگوں نے عرض کیا تھا کہ فقیر دل کی اس جماعت کو (ہم لوگوں کو) بہت جلد ظالموں کے ہاتھ سے نجات دلائیں۔ حضرت خاقان نے ایک باد رفتار قاصد سمرقند بھیجا۔ اور تیری کے ساتھ (ماوراالنہر کی جانب اپنے) مبارک کوچ کی خوشخبری بھیجی۔ اور جیجکتو بائی کی منزل میں امیر شاہ ملک کا خزانچی (امیر شاہ ملک کی) عرضی لایا کہ میرزا الغ بیگ دریا کے کنارے موضع کلف پول میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور یہ بندہ امیر نوشیرواں کے ساتھ سمرقند کی طرف گیا ہے۔ اور موضع تابلہ میں امیر مضراب کی طرف سے خبر آئی کہ امیر شیخ نورالدین پہنچ گیا۔

اور اس کی شرح اس طور پر ہے کہ جب شیخ نورالدین نے فتح پائی تو امیر رستم طغا بوقا کو بخارا پر قبضہ کرنے کے لیے اور چنگیز اغلان کو کرشی کی طرف بھیجا۔ اور خود سمرقند کی طرف متوجہ ہوا۔ اور جب وہاں قابو نہ چلا تو اپنے چچا زاد بھائی امیر شیخ حسن کو حکم دیا۔ کہ دریا کے کنارے جاکر کرکین قلعہ کا محاصرہ کرے۔ اسی اثنا میں امیر خدایداد حسین کا بیٹا امیر شیخ نورالدین کی اجازت کے بغیر اپنی منزل اور ولایت کو چلا گیا اور اُس کی حالت میں پوری سستی آگئی۔ (اُس نے وہیں پر قیام رکھا) وفادار حسن کو اُس نے قید کیا ہوا تھا اُس کو قتل کرکے ترمذ آیا۔ اور میرزا محمد جہانگیر ولد میرزا محمد سلطان کو جو کہ ولایت حصار میں تھا۔ حیلے بہانے سے اپنے پاس لے آیا۔ اسی اثنا میں سنا کہ امیر شاہ ملک سمرقند آگیا۔ اور فتح کی نشانی والا جھنڈا خراسان کی طرف سے آموبہ پہنچا۔ شیخ نورالدین میرزا محمد جہانگیر کو سمرقند کی طرف لے گیا۔ اس امید پہ کہ شاید وہاں کے آدمی اس کا لحاظ کریں۔ اور چنگیز اغلان و عبدالکریم امیر سیف الدین کو امیر مضراب کے مقابلے پر ترمذ میں چھوڑا اور سلطان بایزید کو کلات بھیجا۔ کہ میرزا الغ بیگ کے مقابلے کا انتظام کرے

Marfat.com

اور نیز وہ سمر قند چلا گیا۔ (مگر) شہر پر قبضہ حاصل نہ کر سکا۔ دو تین روز باغ دلکشا اور کان گل میں گذارے۔

اور جب حضرت خاقان سعید قاوقو کی منزل پر پہنچے تو امیر شاہ ملک کے نوکر نے سردار تیمور تواچی کو (آنحضرت کے) مبارک خیمے پر پہنچایا۔ اور آنحضرت سمندر جیسے جوش والے لشکروں کے ساتھ جیحوں کے کنارے کلف میں آئے کیونکہ میرزا اُلغ بیگ وہاں پر تھا۔ اور سلطان بایزید نے جو کہ مقابلے پر مخالفوں کے سامنے اپنی شان و شوکت جتلاتا تھا جب فرقد سا جھنڈوں اور سپہر آرا علموں کے آنے کی خبر سنی۔ تو بھاگ نکلا اور "جس نے اپنے سر کو بچا لیا وہ فائدہ میں رہا" کے مضمون پر عمل کیا۔ اور جب سلطان بایزید کے بھاگنے کی خبر ترمد میں چنگیز اغلان اور عبدالکریم کے پاس پہنچی وہ بھی بھاگ گئے۔ اور (آنحضرت کا) قضا پر جاری ہونے والا حکم نافذ ہوا کہ فتحمند لشکر آگ میں سے گذر جانے والے گھوڑے اُس گہرے دریا میں ڈال دلویں کہ دجلہ اور فرات جس کے سامنے نہریں معلوم ہوتی ہیں اور کر اور ارس اُس کے پہلو میں چشمے معلوم ہوتے ہیں اور سندھ و امیر مند اُس کے سامنے تقویم کے اوراق کی بیلیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور جمعہ کے دن ستر صویں صفر کو فتحمند لشکر نے دریا کو عبور کیا۔ اور امیر مضراب بھی ترمد کے راستے سے گذر کر (آنحضرت کے) بلند خیمے میں پہنچا۔ اور آنحضرت نے میرزا اُلغ بیگ اور امیر مضراب کو کش کیطرف بھیجکر (خود) آہستہ آہستہ روانہ ہوئے۔

بیت:- ہوش و دانائی و آہستگی سے جانا تھا۔ کیونکہ جلدی سے ہمیشہ لڑائی میں پشیمانی ہوتی ہے۔

امیر شیخ نورالدین جب سپاہ ظفر پناہ کے عبور (دریا) سے آگاہ ہوا۔ دلیری کر کے سمر قند کے قریب سے دریا کے کنارے کی طرف روانہ ہوا۔ امیر شاہ ملک نے سمر قند کے سوار و پیادوں کو جمع کر کے ہاتھیوں اور اکابر کے ساتھ امیر شیخ نورالدین سے لڑنے کے لئے باہر آیا۔ اور اُس نے باگ موڑ کر اُن پر حملہ کر دیا۔ اور اُس کے دبدبہ نے سمر قندیوں کو تتر بتر کر دیا۔ اور بھاگنے والوں کے اموال و اسلحہ سے اس کی طاقت اور زیادہ بڑھ گئی۔ اور غرور کی زیادتی کی وجہ سے مصمم ارادہ کر لیا کہ فتحمند (خاقان سعید کے) لشکر کے مقابلے پر (بھی) آئے۔ اور سمر قند کے نمائندے شاہ ملک کو دوسری شکست پر ایک قسم کی ملامت کرتے تھے۔
امیر شاہ ملک اُن سے خوفزدہ ہو کر اپنی ہمراہ شہر سے باہر لے آیا اور میرزا احمد میرک اپنی ولایت

Marfat.com

سے پانسو سوار لے کر امیر شاہ ملک کی کمک کو پہنچا۔ اور دونوں مل کر آنحضرت کے خیمے کیطرف روانہ ہوئے۔ اور سمرقند کے سپاہی اور تمام اُمرا قدمبوسی کی عزت سے مشرف ہوئے۔ اور میرزا اُلغ بیگ کش کے گرد و نواح کے قوچینیوں کو جمع کر کے فتح نصیب (آنحضرت کی) سواری سے مل گئے۔ اور (آنحضرت کی) خدمت میں بڑی بھاری سپاہ جمع ہو گئی۔

اور امیر شیخ نورالدین نے بھی جنگ و جدال و قتل و خون کے لئے تیار ہو کر منزل رباط و آب یام کے گرد و نواح میں میمنہ میسرہ قلب اور بازوؤں میں سوار اور پیادے قائم کئے۔ اور درستی سپاہ اور لشکر کشی کے مراسم بجا لایا۔ اور حضرت خاقان سعید کی سپاہ خدائے بزرگ کی تائید سے آراستہ تھی۔ اور جس وقت دونو فوجیں صف آرا ہو کر مقابلہ پر آئیں۔ امیر شیخ نورالدین نے امیر مبشر سے بدگمان ہو کر اس کو قتل کر دیا۔ اور "جس شخص نے ظالم کی مدد کی خدائے بزرگ نے اُسی کو اس پر مسلط کر دیا" کا مضمون ظاہر کیا۔ طرفین کے دلاور میدان میں آئے اور لڑائی کی آگ بھڑکی۔ اور قتل کی آگ نے شعلے پکڑے۔ امیر خدا یداد کے ایک بیٹے نے مخالف کی طرف سے مردانہ لڑائیاں لڑیں۔ اور میرزا احمد میرک نے آگے بڑھ کر اس کو بھگا دیا اور بائیں کو نیچے گرا دیا۔ اور قوچینیوں نے بہادری کے آثار ظاہر کئے۔ اور آنحضرت "کہ ہمیشہ فتحمند اور مظفر ہو جیو" نے خود جنگ کا ارادہ کیا اور (یہ دیکھ کر) قول و قلب کے دلاور اور بہادر ایک دم جوش میں آئے اور حضرت خاقان سعید کی سلطنت کے جھنڈے پر فتح و ظفر کی نسیم چلی اور شیخ نورالدین مغرور پسپا ہوا اور ایک ساعت میں آفتاب بے شمار لشکر مصیبت و رنج والم سے پائمال ہو گیا۔

(نظم) گل کی مانند چاک دامن۔ لالہ کی طرح تیرہ دل۔ نرگس کی مانند سر جھکائے

اور یاسمن کیطرح کم عمر

بعض لوگوں نے جن کی سعادت ازلی نے رہنمائی کی۔ عاجزی کی جو کھٹ پر عجز کا سر رکھ کر "ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا پس کیا اب باہر نکلنے کا کوئی رستہ ہے" کی آیت کو (اپنے) جرموں اور قصوروں کا عذر خواہ بنایا۔ اور آنحضرت نے اس جماعت کو جو مستحق سزا تھی معاف فرمایا۔

اور ہفتہ کے دن نویں ربیع الاول کو یہ لڑائی ہوئی اور گیارہویں تاریخ کو چھما جیسے اقبال والے چتر نے دارالسلطنۃ سمرقند پر اقبال کا سایہ ڈالا۔ اور جھنڈوں کے آفتابوں کی شعاعوں اور خیموں کے چاندوں کی روشنی سے اُس شہر کے اطراف کو منور بنایا۔ اور والد بزرگوار یعنی (تیمور) صاحبقران کے مزار کی زیارت کر کے دیگر تمام مزاروں کی زیارت کی۔ اور اس علاقہ کے

Marfat.com

بزرگوں کی روحانیت سے استفادہ حاصل فرمایا۔ اور سمرقند کے لوگ دوبارہ حوادث و مصائب کے پنجوں سے رہا ہو کر مبارکبادی کی شرائط بجالائے۔ اور آنحضرت نے ہر ایک کو اُس کے مرتبے کے بموجب اپنی نزدیکی سے سرفراز فرمایا۔ اور امیر شاہملک کو ایک نامور سپاہ کے ساتھ ان کی جانب بھیجا۔ تاکہ شیخ نورالدین کے حمایتیوں میں سے ہر ایک کو جو نظر آئے ہلاک کر دیں۔ اور جب ممالک ماوراالنہر کے اہم کاموں کا انتظام ہو چکا اور تمام کام از سر نو درست ہو چکے تو حضرت خاقان سعید نے مبارک فال اور نیک ستارے کے وقت واپسی کا ارادہ فرمایا اور ماہ ربیع الاول کو دارالسلطنت سمرقند سے خراسان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور کش کے قریب آنحضرت کو اطلاع پہنچائی گئی۔ کہ حمزہ سلاور اور فتنہ انگیزوں کے ایک گروہ نے جو شیخ نورالدین کی شکست کے بعد حصہ شادماں کی طرف چلے گئے ہیں ابھی تک فساد و فتنہ سے ہاتھ نہیں روکا ہے۔ آنحضرت نے ان مفسدوں کے فساد کو رفع کرنے کے لئے امیر مضراب کو روانہ کیا۔ اور آنحضرت کی نخجستہ سواری نے غزار سے ڈبل مارچ کر کے ہرن جیسی رفتار اور ہرنی جیسی آنکھوں والے گھوڑے کو دوڑایا۔ اور آسمان جیسے سبز رنگ والے گھوڑے پر خورشید کی طرح روانہ ہوئی۔ اور ربیع الآخر کے شروع میں دارالخلافہ ہرات میں نزول فرمایا۔

(ع) تیرے جھنڈے دنیا والوں پر مبارک رہیں :

(آنحضرت کی) مبارک سواری کے دارالخلافہ (ہرات) میں پہنچنے کے بعد چاروں طرف سے ایلچیوں کے آنے کا ذکر

فرہنگ :- مناظم :- ملانے کے مقامات۔ اقصی الغایت :- حد درجے تک۔

رسل :- جمع رسول۔ قاصد رسائل :- جمع رسالہ مراد خط،

جب دارالسلطنت ہرات نے (آنحضرت کی) مبارک سواری کے نزول سے رونق اور زینت حاصل کی۔ اور عدالت آثار انوار اُس شہر میں پھیلائے اور اہل جہاں کو بے انتہا مہربانیوں سے مالا مال کیا۔ اور بے انتہا خیراتیں اور انعامات دیئے۔ پس دنیا کے بزرگ آنحضرت کی درگاہ

Marfat.com

کے اُمیدوار بنے اور آنحضرت کی سلطنت کے آفتاب کی روشنی سے اپنے آپ کو منور بنایا۔ [اور (آنحضرت کی) بادشاہوں کی پناہ دینے والی درگاہ میں قسم قسم کے تعلقات اور مختلف وسیلوں سے ایلچی اور پیغامات بھیجے]۔ امیر ایدکو بہادر ولائیت اوزبک و دشت قبچاق سے۔ امیر شیخ ابراہیم دربند و شروانات سے۔ امیر سید عزالدین ہزارہ جریب سے۔ امیر سید علی کیا کے بیٹے نے علاقہ ساری۔ اور امیر حسن کیا نے قلعہ فیروز کوہ ولائیت گرمسیر اور قندھار سے۔ چند روز پہلے ان ولایتوں سے ایلچی پہنچے تھے۔ اور مناسب نذریں گذران کر بڑے بڑے اُمرا کے ذریعے سے اپنے حکام کے پیغامات پہنچاتے تھے۔ اور (خاقان سعید) کی درگاہ جہاں پناہ دنیا کے بادشاہوں کی سجدہ گاہ اور ایران و توران کے ناموروں کی بوسہ گاہ بن گئی۔

بیت :- اُس کے دروازے پر اتنے بادشاہ سجدہ کرتے ہیں کہ پیشانیوں کی کثرت سے قدم کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔

حضرت خاقان سعید نے ایلچیوں کو تحفوں اور انعامات کی بخشش سے سرفراز فرمایا۔ اور سب پر بے انتہا عنائتیں فرما کر اُن کو رخصت فرمایا۔

مودود گرمسیری اور پیرک کا درگاہ عالم پناہ میں آنے کا ذکر

فرہنگ ، خروج کردن :- حملہ کرنا اعداء :- دشمن۔

گرمسیر اور قندھار کے اُمرا نے جو ایلچی آنحضرت کی درگاہ عالم پناہ میں بھیجے تھے اپنے پیغامات میں یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ پیر محمد ولد امیر فیلو بخشی امیر تومان قندھار ... نے جو پیرک کے نام سے مشہور ہے مودود پر حملہ کر کے اُس کو ... اور مودود اور پیرک جو کہ دو ضدیں یکجا نہیں ہوتیں تھے۔ ایک درگاہ ... حاضر ہوئے۔

بیت :- اُس کے اقبال کی ہوا نے دنیا کو ایسا بنا دیا کہ ضدوں کے مزاجوں سے مخالفت جاتی رہی۔

Marfat.com

آنحضرت کی بلند کچہری میں بزرگ امیروں نے اُن کے حالات اور واقعات پر غور کیا اور تحقیقات کی۔ اور عدالت کے آئینہ میں واقعہ کی تصویر اس طرح ظاہر ہوئی کہ دشمنی کا غبار دراصل مردود کی طرف سے تھا۔ حضرت خاقان سعید نے گذشتہ کے لئے " اللہ نے اُس کے گذشتہ گناہوں کو معاف کر دیا" پڑھا اور آئندہ کے لئے حکم عالی جاری فرمایا کہ حکومت پیرک کو عطا ہووے اور مردود (آنحضرت کی) درگاہ میں حاضر رہے۔

حضرت خاقان سعید کے مدرسے اور خانقاہ کی عمارتوں کا ذکر جو کہ اس سال میں مکمل ہوئیں

اس سال میں جبکہ مبارک خیال سواری ماوراءالنہر سے واپس آئی۔ دارالخلافہ ہرات نہایت آباد اور معمور تھا۔ اور جو مدرسہ اور خانقاہ جن کو حضرت خاقان سعید نے تعمیر کرایا تھا مکمل ہوئے۔ اور اُن عمارات کی نفاست اور نزاکت سے اُس شہر کی پوری خوبصورتی ظاہر ہوئی۔ اور اس مقام پر قلم خوش رفتار دارالخلافہ ہرات کی صفات میں چند سطریں لکھے گا۔

دارالخلافہ ہرات کی تعریف میں

فرہنگ:۔ قندیل:۔ چراغدان، خلا والی ایک چیز۔
نیل:۔ نام دریا۔ نشان جو نظر بد سے بچنے کے لئے بناتے ہیں۔
گچ:۔ چونا۔ آجر:۔ پکی اینٹ، متساوی الاضلاع:۔ برابر کے ضلعوں والا۔
خیر البقاع:۔ بہترین جگہ، آب خضر:۔ مراد آب حیات مخمر:۔ خمیر کیا ہوا۔

دارالخلافہ ہرات وہ شہر ہے جو کہ بوستان ارم سے زیادہ دلکشا ہے اور وہ خطہ ہے جو کہ دنیا کے باغات سے زیادہ جانفزا ہے۔ چاند جیسے چہرے والوں کے گیسوؤں کی

Marfat.com

مانند دل اُبھلانے والا شہر اور چاندی جیسے جسم والوں کے چہرے کے مانند فرحت دینے والی بستی ہے۔ اُس کی نسیم کے جھونکوں میں حضرت عیسےٰ کے سانس کے خاصتیں چھپی ہوئی اور اُس کی ہوا کی خوبیوں میں جان کے پالنے والی شراب کا شراب کا سرور اور آبِ حیات کی زندگی مخمر (گندھی ہوئی) ہے۔ اس کی جانفزا ہوا فرحت اور اعتدال میں نسیم بہار کو سرمایہ بخشنے والی۔ اس کے زرنگار محل جوشگوار پانی کے کنارے پر " ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں " اور اس کی دلپذیر عمارات خوبی میں " ستونوں والی اِرم (کی مانند ہیں)۔ اس کے بے نظیر فرحت بخشنے والے مکانات تعریف میں " وہ جس کی مثل دنیا میں پیدا نہیں کیا گیا " (کی مانند ہیں) مصر اس کے پیارے چہرے کی جدائی کی آگ سے آہ وزاری کرتا ہے۔ اور نیل اس کے شفاف پانی کے رشک سے شرمندہ

بیت:- رودِ ہری (ہرات) کی سطحِ آب کے مقابلے پر مصر کے چہرے پر کھینچے ہوئے نشان (دریائے نیل) کی کوئی اہمیت اور وقعت نہیں۔

اُس کے پانی نے کوثر کی آنکھ میں خاک ڈالی ہے (کوثر کے پانی کو بے رونق کر دیا ہے) اور چشمۂ حیات کو حیرت کی تاریکی میں ڈال دیا ہے۔ اور خراسان جو کہ چوتھی اقلیم کا سب سے بہتر ملک ہے اس کے شہروں کا مرکز دارالخلافہ ہرات ہے۔ کیونکہ ہر ایک اقلیم کا طول مبدا (شروع ہونے کی جگہ) سے جو کہ جزائر خالدات (ہمیشہ رہنے والے) ہیں۔ ایکسواسی درجہ لیا گیا ہے۔ اور عرض خط استوا سے نوّے درجے۔ اور اس نوّے درجے میں سے چھیاسٹھ درجے آباد ہے۔ باقی طرفین میں گرمی اور سردی کی زیادتی کیوجہ سے کوئی آبادی نہیں ہوسکتی۔ اور ہرات کا طول چورانوے درجے اور کچھ کسر ہے اور عرض چونتیس درجے اور کچھ کسر ہے۔ اس بحث کے بعد ظاہر ہو گیا کہ دارالخلافہ ہرات آباد دنیا کے مرکز ہونے کی نسبت سب سے قریب تر شہر ہے۔ (دنیا کے مرکز میں قریب ترین شہر ہے)" پس وہ شہر مرکز کے بہت نزدیک ہے اور اعتدال کے بھی بہت نزدیک اور اسی پر فضل کی انتہا اور کمال کی حد مرتب ہے " حضرت خاقان سعید نے جب اس شہر کو سلطنت کا دارالخلافہ بنایا۔ حکم فرمایا کہ بازاروں کو جو کہ پہلے زمانے سے چھپے ہوئے نہ تھے۔ اور اُن میں چلنے والے لوگ گرد وغبار و بارش کی کثرت سے بہت تکلیف اُٹھاتے تھے۔ مسمار کر دیا جائے۔ اور (اُن کی بجائے) چونے اور پکی اینٹوں کے بازار بنا کر اُن میں بلند محرابیں قائم کریں۔ اور روشنی کے واسطے روشندان چھوڑ کر باقی کو ڈھانپا جائے۔ سب بازار دنیا کی نظر میں ایک معشوق اور

Marfat.com

زمانے کے باغ میں بہار کی مانند ظاہر ہوئے۔ اور بہترین مقام کے دائرہ کے مرکز پر برابر کے ضلعوں والے چار اطراف کے مربع کی وضع (بناوٹ ظاہر ہوئی) اور چار دروازوں سے چار بازار اُس مقام تک پہنچتے ہیں۔

نامور لوگوں کی پناہ گاہ خانقاہ اور مدرسے کی تعمیر

فرہنگ :- فواضل :- جمع نفضل بمعنی بخشش، نحاریر :- نحریر بمعنی دانشمند۔ متبحر :- بڑا عالم، حلاج :- دھنیا، روئی دھننے والا۔ مفاخرہ :- فخر کرنیوالا فقہ :- علم شریعت، رویت :- قوت فکری، مباشر :- اختیار کرنے والا۔ اساطین :- جمع اسطوانہ بمعنی ستون، ابرار :- جمع بر بمعنی نیک، احبار :- بڑے عالم اقطاب :- جمع قطب اوتاد :- جمع وتد عطاد ولی، سمر :- قصہ کہانی متنزہ :- سیر گاہ۔

شہر کے شمال کی طرف قلعہ کے نیچے جانب جنوب ایک شاندار مدرسہ اور ایک عالیشان خانقاہ ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ اور اُس عمارت کے درمیان ایک بڑا صحن اور چبوترہ اور بلند محرابیں اور دونوں طرف دو اونچے اور مضبوط مینار (تھے) تعمیر ہوئے۔ اور سونے اور لاجورد کی چمک سے اُس عمارت کے در و دیوار پر خوشی بخشنے والے انوار چمکے۔ باریک بین اہل ہندسہ اور کاریگر، اور باریک کام کرنے والے معماروں نے حد درجے کی صنعتیں اور درجہ کمال کاریگریاں ظاہر کیں۔ اور اُس کی استحکام دینے والی بنیادوں کو مضبوطی کی اعلیٰ بلندیوں اور سنگینی کے اونچے درجے تک پہنچایا اور اس سال یعنی ۸۱۳ھ میں یہ دونو خوبصورت عمارتیں مکمل ہوئیں۔ روئے زمین پر روم کی سرحد سے چین کی صد تک ان دونو (مدرسہ و خانقاہ) جیسی کوئی پاکیزہ اور دلکش عمارتیں نہیں پائی جاتیں۔ اصول و فروع پر مشتمل اور معقول و منقول پر مشتمل نفیس کتابیں مہیا کر کے صندوقوں میں رکھی گئیں۔ اور مشہور علماء خواص و عوام کو فائدہ پہنچانے اور عوام الناس کو تعلیم دینے کے لئے مقرر کئے گئے۔ دین کا باغ اُن کی پرہیزگاری اور احکام شریعت کی آبیاری سے شاداب و سرسبز رہے) محنتی طالب علم اور مستعد پڑھنے والے "ایسے لوگ ہیں جنکو تجارت اور بیع خدا کے ذکر سے نہیں ہٹاتے"

بیت :- "سب پاک دل والے رات کو بہت کم سوتے ہیں" اتنے کم عرصے جتنا کہ صبح صادق کو قیام ہوتا ہے۔

Marfat.com

اور نہ علم تجھے اپنا تھوڑا حصہ بھی عطا نہیں کرے گا۔ یہانتک کہ تو اپنا سب اُسے عطا کر دے" کا نقش " کیا عالم اور بے علم برابر ہوتے ہیں " کے قلم سے شوق کی صداقت کے صفحہ پر لکھا گیا۔ اور بادشاہ اسلام (خاقان سعید) کے انعامات کی بخششوں سے اشیائے ضروریہ مہیا، اور تعلیم کے لئے جو وظیفے مقرر کئے گئے۔ " یہ ذکر خداوند تعالے ہے اور تحقیق متقی اور نیک لوگوں کے لئے اچھی جائے بازگشت ہے" بعد اُمتوں کے دانشمند علما اور رہبروں کے بزرگ فضلا میں سے چار جید عالم جن کی دانائی کے آفتاب سے مشتری سعادت کی روشنی حاصل کرے۔ اور جنکی دانشمندی کی باریک بینی سے عطارد علموں کے بھیدوں کو ظاہر کرے۔ اور جن میں سے ہر ایک رسول خدا کے سنجیدہ دین کے کارخانہ کا مانند جائے قرار تھا جس طرح کہ عناصر پر دنیا کا مدار ہے فیض پہنچانے والے مدرسہ میں تعلیم کے لئے مقرر فرمائے۔ اوّل جناب مولانا اعظم اُمتوں کے دانشمندوں کے سردار مولانا جلال الدین اوہی۔ دوسرے فاضل اور کامل لوگوں کے مرجع مولینا جلال الدین یوسف حلاج، تیسرے مولینا اعظم اکرم کمالات پر عبور رکھنے والے مولانا نظام الدین عبدالرحیم بار احمد، چوتھے مولانا، دنیا کے علما میں سب سے بہتر امام خواجہ ناصر الدین لطف اللہ (خواجہ عزیز اللہ کے بیٹے) مقرر ہوئے۔

اور اجلاس کے دن حضرت خاقان سعید اُس مبارک عمارت میں تشریف فرما ہوئے۔ اور زمانے کے بڑے بڑے آدمی اور دنیا والوں کے فخر حاضر ہوئے۔ اور ان بزرگ علمانے علوم اسلام مثلاً فقہ و تفسیر کے متعلق تعلیمی لکچر دئے۔ اور میدانِ بیان میں قوت فکری کے بلے سے سب پر سبقت کی گیند (بازی) لے گئے۔ اور خانقاہِ معارف پناہ کی شیخی کا منصب جناب شیخ الاسلام دنیا کے بزرگوں کے سردار خواجہ علاؤ الدین علی چشتی کو عطا کیا گیا۔ اور اُس خاندان کے بزرگوں کی بزرگی شرح و بیان کی ضرورت نہیں رکھتی۔

ع اور یہ امر روشن آگ سے روشن تر ہے۔

اور اسی طرح خانقاہ کے لئے عہدہ داران اور منشی امام و موذن و واعظ اور دوسرے کارکن مقرر ہوئے۔ اور ان دونو عمارتوں کے لئے مشترک طریق پر مفصل اوقاف (بھی) مقرر ہوئے۔ اور اس تاریخ یعنی ۸۷۳ھ کے واقعات میں ان دونو عمارتوں کے حالات نہایت تفصیل اور عمدگی کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور شیخی کا منصب فقیروں کے خادم اس کتاب کے مولف عبدالرزاق ولد اسحٰق کے (میرے) سپرد ہے۔ ع

Marfat.com

ع ہر ایک کا رتبہ (منصب) پانچ دن (بہت قلیل عرصے) کیلئے ہے۔

القصہ قبتہ الاسلام (اسلام کا گنبد) ہرات حضرت خاقان سعید کے دار الخلافہ ہونے کی برکت سے بڑے بڑے بادشاہوں کے جمع ہونے کی جگہ روئے زمین کے بادشاہوں کے خورشید کا جائے طلوع، آزاد منش اور نیک لوگوں کا کعبہ عالموں اور نیک منش لوگوں کا قبلہ قطبوں اور ولیوں کا مسکن اور زاہدوں اور عابدوں کی جائے پناہ ہو گیا۔

قطعہ:- اس کی جامع مسجد جمعہ کے روز (نماز) جماعت کے وقت حج اکبر کے دن کعبہ کی برابری کرتی ہے۔ اس کے تمام اہل فضل (فاضل لوگ) تمام علوم میں اپنے زمانے میں نادری سے بہتر ہے۔

اور شہر ہرات نے اس درجہ ترقی اور رونق حاصل کی کہ اس کی سیرگاہوں کی لطافت (کے رشک) کی وجہ سے بغداد کے چہرے پر آنسوؤں کا دجلہ (دریا) بہہ گیا۔ اور اس کے پھلوں کی طراوت نے سمرقند (کے پھلوں) کے قصہ (یاد) کو بھلا دیا۔

(مصرع) اور یہ سب کچھ سلطان اعظم شاہرخ کی سلطنت کی وجہ سے ہے۔

اور دار الخلافہ ہرات کی تعمیرات اور اس کے علاقوں اور شہروں کے حالات کی تفصیل علم دوزبان نے بیان کی ہے۔ اور تحریر فرمائی ہے۔ جس کسی کو اس کے پڑھنے کا شوق ہو اُس سے کہہ، کہ اس باب میں ایک رسالہ علیحدہ لکھا گیا ہے۔ اُس کا مطالعہ فرمائیے۔

(ع) دیکھیں اُس کا شوق کس کو ہوتا ہے۔ اور وہ کس نظر سے دیکھتا ہے۔

باغ سفید اور محل کی تعمیر کا ذکر،

فرہنگ، سعد گردوں:- مشتری اور زہرہ جیسے نیک سیارے۔

مقوس:- قوس کی مانند گول۔ نطاق:- پیٹی کمربند، ابراز:- حاشیہ زرین۔

احجار:- جمع حجر، یشم:- ایک قیمتی سبز رنگ پتھر، تماثیل:- جمع تمثال

ملبت:- پچیکاری کا کام کیا ہوا۔ فسحت:- وسعت

کریاس:- بالاخانہ متعالی:- بلند۔

Marfat.com

حضرت خاقان سعید کے حکم کے بموجب ہرات کے شمال مشرق کی طرف اُس مقام پر جس کو پہلے سفید باغ کہتے تھے اور اُس میدان میں جو میدان اُمید کی مانند وسیع تھا۔ دانشمند اہل ہندسہ اور زبردست معماروں نے جمعہ کے دن چوبیس ذیلقعد کو نیک وقت اور نیک ساعت میں آسمان کی چوٹی جتنی بلند ایک عمارت کی بنیاد رکھی۔ اور اہل دنیا پر جنت کے باغ کے دروازے کھول دیئے اور بہترین طریقے سے بنیاد قائم کی۔ اور دانشمندی کی آنکھ سے "پہلا فکر عمل کا آخر نتیجہ ہوتا ہے" دیکھا۔ ایسی تعمیر کہ جب سے دنیا کی بنیاد اور عالم کی ابتدا ہے کسی نے اُس کی مثل نہیں دیکھی۔ ایسا باغ کہ اُس کی نسیم کی خوشبو جان کے دماغ میں مشک و عنبر کی خوشبو پہنچانے والی تھی۔ اور ایسا محل کہ جس کے مرتبے کی بلند ترین آسمان سے بھی بلند تر تھی۔ اور جس کی اونچائی کی بلندی مشتری کی چوٹی تک پہنچی (تیار ہوئے)

قطعہ، چمن دلکشی میں یار کے رخسار کی مانند اور اُس کی عمارت چہرۂ یار کی مانند فرحت بخش (تھی) ایک کو سعد گردوں نے آباد کیا تھا۔ اور ایک کو نیک نصیبے نے تعمیر کیا تھا۔ اُس کے بلند محل کی چاروں محرابوں کو زحل کی گول محراب کی بلندی تک پہنچایا۔ اور اُس کے بلند کنگرے کو مشتری کے کمربند (خط گردش) سے بلند تر کیا دیوار کے حاشیہ زرین پر حریر ریشم کا فرش بچھایا گیا۔ اور اُس پر پچیکاری کے کام کے نقش کھود دیے گئے۔ جس کسی نے بھی اُس کی وسعت دیکھی یا اُس حرم سرا میں پہنچا اُس نے بلند فردوس کی روح پرور فرحت حاصل کی۔

بیت

گویا کہ اُس کی نہر میں گلاب بہ رہا ہے۔ اور اُس کی خوشبو سے روح خوش ہو جاتی ہے۔

اہل فن نقاشوں نے ہر ایک جگہ ایک کارنامہ دکھلایا۔ اور ہر ایک جمید کے چمن کے نقش خانہ کا منظر پیش کیا۔ آنحضرت (خاقان سعید) کی بخشش اور بلند ہمت کے طفیل سے ایسی بلند اور آسمان کے بالا خانے جیسی بزرگی رکھنے والی عمارت بہت تھوڑی مدت میں تیار ہو کر (ع) نہایت خوبصورت اور فرحت بخش (عمارت) تیار ہوئی۔

(آنحضرت کے) جانب ییلاق باذغیس جانے کا ذکر اور ملکوں سے ایلچیوں کا آنا

فرہنگ: مرعی:- رعایت کیا گیا۔ **عذب:-** شیریں، **استنشاق:-** سونگھنا
روائح:- جمع رائحہ یعنی خوشبودار ہوا۔ **مصافات:-** اخلاص، سلوت، تسلّی و تشفی،

آنحضرت کی فتحمند سواری نے بہار کے شروع میں سرد مقام کی طرف جانے کی رغبت فرمائی۔ اور آخر ذیقعد میں باذغیس کی طرف روانہ ہوئے۔ اور اُن اچھی آب و ہوا کے علاقوں میں آنحضرت کے فتح نشان جھنڈے کے سایہ میں کہ فتحمندی کے آفتاب کا مطلع ہے۔ بہت سے لشکر سواریاں اور سامان کے ساتھ جمع ہوگئے۔ اور ابان تواچی جو کہ ولایت اوزبک سے امیر ایدکو کے پاس چلا گیا تھا واپس آیا۔ اور اُس نے عرض کی کہ امیر ایدکو نے عزت کی بجا آوری اور حکم کی بزرگی کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا۔ اور خط کے پہنچنے سے افتخار کا سر آسمان تک بلند کیا (خط پہنچنے کو اپنا فخر سمجھا) اُن باتوں سے جو کہ امیر ابان کی فصیح زبان سے نکلتی تھیں اور اُن پیغامات سے جن کو اُس کا شیریں طرزِ ادا بیان کرتا تھا۔ صداقت کا دماغ اخلاص اور دوستی کی خوشبودار ہوائیں سونگھتا تھا۔ مضمون پیغام یہ تھا "میں آنحضرت کا غلام اور خدمتگار رہوں اور جو کچھ حکم فرمائیں اُس کا اطاعت کرنے والا۔ آنحضرت کی مہربانیوں سے یہی اُمید ہے کہ بدستور رعایت کا سلوک رکھتے ہوئے غیریت کا پردہ دور کرنے اور دوستی کا دروازہ کھولنے کے لئے خط و کتابت کا طریقہ جس سے مخلصوں کو تسلّی و تشفّی ہو سکے جاری رکھیں گے۔ اور اہلِ غرض لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ فرمائیں

بیت: خدا کے لئے اہل غرض لوگوں کی باتوں کو نہ سُن۔ ہمارا دوست بن جا کہ ہم دل و جان سے تیرے دوست ہیں۔

"اور کار ہائے لائقہ سے یاد فرماتے رہیں تاکہ اُن کی بجا آوری سے (آنحضرت کی) خیر خواہی کے آثار ظاہر ہوتے رہیں" اسی طرح اور ممالک سے جہاں سے کہ پیشتر ایلچی آئے تھے اور

Marfat.com

اُن کی ہمراہ قاصد بھیجے گئے تھے۔ سب قاصد خوش و خرم (آنحضرت کے) بزرگ خیمے کی طرف واپس آ گئے ؛

اُن واقعات کا ذکر جو عراق عجم میں واقع ہوئے!

فرہنگ، غلاء:- مہنگائی۔ جوع:- بھوک۔ استحلال:- حلال کرنا۔
اکراد:- جمع کرد، پالیز:- خربوزوں کا کھیت۔ **معشیت**:- زندگی بسر کرنا۔

جب میرزا اسکندر ممالک فارس کا انتظام کر چکا۔ تو عراق عجم کی فتح کے محل پر بلہمت کی کمند ڈالی (فتح کرنے کا ارادہ کیا) اور امیر عبدالصمد و امیر صدیق کو اصفہان کی طرف روانہ کیا۔ اور وہ قصبہ ورزنہ میں آئے۔ اور اُس کے قلعہ کو مضبوط بنایا۔ میرزا رستم کو خبر ہوئی اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور میرزا اسکندر کو خبر ہوئی تو اس نے امیر تولک اور امیر یوسف خلیل کو مدد کے لئے بھیجا۔ اور خود بھی روانہ ہوا۔ میرزا رستم تولک و یوسف خلیل کے آنے سے آگاہ ہوا۔ تو اُن سے لڑنے کے لئے آگے بڑھا۔ وہ رستم کے مقابلے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ اور اُنہوں نے خرابادر دستجرد کے قلعوں میں پناہ لی۔ میرزا رستم اور میرزا بایقرا نے جو کہ جلدی کر کے عراق آئے تھے۔ محاصرہ کا ارادہ کیا۔ لیکن) ناگاہ سنا کہ میرزا اسکندر قصر زرد پہنچ چکا تو میرزا رستم اصفہان کو روانہ ہو گیا۔ اور میرزا اسکندر اتنی تیزی سے آیا۔ کہ اس کے آدمیوں نے رستم کے بعض آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور اسی تیزی سے (اسکندر) کوچ کرتا رہا۔ میرزا رستم (لڑنے کو) تین فرسنگ آگے بڑھا۔ اور دو لشکر ایک دوسرے کے قریب آ پہنچے

(مصرع) دھل کا غل اور نفیری کی آواز بلند ہوئی۔

اور وہ دو لشکر نیلے سمندر کی موجوں کی مانند یا قیامت کے میدان کی فوجوں کی مانند گتھم گتھا ہو گئیں۔ اور میرزا اسکندر نے فتح حاصل کی۔ میرزا اسکندر اصفہان چلا آیا۔ اور میرزا اسکندر نے موضع آتشگاہ میں قیام کیا۔

اس سے پیشتر میرزا خلیل سلطان خاقان سعید کے حکم کے موجب خراسان سے دس ہزار سواروں کی ساتھ عراق و آذربائیجان کی طرف آ گیا تھا۔ جیسا کہ اس کا حال بیان کیا جا چکا۔ اور یہ بات طے شدہ تھی کہ جہاں چاہے قیام کرے۔ اور وہ کچھ عرصے تک

Marfat.com

ولایت رے میں قیام پذیر رہا۔ اسی اثنا میں میرزا رستم نے آدمی بھیجکر مدد چاہی۔ میرزا خلیل سلطان دونوں بھائیوں (میرزا اسکندر و رستم) کی صلح کرانے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ اور میرزا اسکندر کے پاس صلح کا پیغام بھی بھیجا لیکن بے سود رہا۔ میرزا اسکندر نے اصفہان کی ایک سمت قیام کیا ہوا تھا۔ میرزا خلیل سلطان دوسری طرف سے اصفہان میں داخل ہو گیا۔ اور میرزا اسکندر ہر روز ایک گروہ کو (اصفہان کے) دروازے پر بھیج دیتا تھا۔ اور فریقین میں سخت لڑائی ہوتی تھی۔ لیکن غذا کے ترسنے اور اسباب زندگی کی کمیابی کی وجہ سے ان کی قوت اور طاقت جاتی رہی۔ میرزا رستم مجبوراً اصفہان چھوڑ کر امیر قرا یوسف کی طرف روانہ ہوا۔ اور میرزا اسکندر نے ایک جماعت کو قم تک اس کے تعاقب میں بھیجا۔ لیکن ان کے ہاتھ نہ آیا۔ اور میرزا خلیل سلطان اصفہان میں تھا اور میرزا اسکندر اسی طرح دشمنی اور مخالفت کا اظہار کرتا تھا۔ اسی اثنا میں کردوں اور شول کے لشکر کی ایک جماعت میرزا اسکندر کی اجازت کے بغیر واپس آئی۔ اس سبب سے (میرزا اسکندر) محاصرہ چھوڑ کر شیراز کی طرف روانہ ہوا۔ اور اصفہانی لوگ گرانی اشیا اور قحط سالی کے عذاب میں مبتلا ہو گئے۔ اور بھوک کی آگ بھڑکی۔ اور (غلہ کی) نایابی کی تکلیف حد سے گزر گئی۔ ہر شخص جس قیمت پر ممکن ہوتا تھا حیوانی جانور خریدتا تھا اور (پھر بھی) کچھ کام نہ چلتا تھا۔ عمارتوں کی لکڑیاں اور عمارات کے ستون ایندھن کی بجائے جلا دیئے گئے۔

بیت: قحط کے شعلے کی آگ نے سب تر و خشک کو جلا دیا۔ جب چراگاہ میں آگ
لگتی ہے تو بالکل ایسا ہی ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اصفہان میں محصور ہونے کے زمانے میں میرزا خلیل سلطان ایک فقیر کی جالیز پر پہنچا جو کہ اس نے کنوئیں کے پانی سے شہر میں کاشت کی تھی۔ فقیر خربوزہ پیش کرنے کی شرائط خدمت بجا لایا۔ میرزا نے چاہا کہ فقیر کو کچھ دے لیکن نہ دے سکا۔ اور فقیر سے معذوری کا اظہار کیا۔ اے عقلمندو! اس سے عبرت حاصل کرو۔ میرزا خلیل اصفہان سے رے آیا اور ایک عرضی (آنحضرت کے) بلند دربار میں بھیجی جس کا مضمون یہ تھا کہ:

"چونکہ قحط کی وجہ سے اصفہان میں نہیں رہ سکتے اس لئے ہم رے کی طرف چلے آئے اب جیسا حکم فرمائیں عمل کیا جائے۔"

Marfat.com

سلطان احمد کے تبریز آنے اور امیر قرا یوسف بن امیر قرا محمد ترکمان کے حکم سے اُس کے قتل ہونیکا ذکر

فرہنگ: دار السلام: سلامتی کا گھر۔ یاسا مشی: کام پورا کرنا۔ کار برآری
لیام: جمع لئیم بمعنی بخیل۔ زہر آب دار: زہر میں بجھا ہوا۔ اُبہت: شان وشوکت

سلطان احمد بارہویں محرم کو دار السلام بغداد سے آذربائیجان کو روانہ ہوا۔ اور ہمدان کے نواح میں اُس علاقے کے کردوں کو قابو میں لایا۔ شاہ محمد بن امیر قرا یوسف ادجان کے سرد مقام میں خبر سنکر خوئی کو روانہ ہوا اور سلطان نے اٹھائیسویں ربیع الاول کو تبریز میں نزول فرمایا۔ اور شاہ محمد کے تعاقب میں آدمی بھیجے جو سلماس میں اُس کے نزدیک پہنچ گئے اور اُس کو بھگا دیا۔ اس زمانے میں امیر قرا یوسف ولائیت ارزنجان میں تھا۔ اور اُس علاقے کے انتظامات اور اہم کاموں کے سرانجام دینے میں مصروف تھا اور اُس کی تفصیل بیان کی جا چکی۔ (اُس نے) جب یہ خبر سنی تبریز کی طرف روانہ ہوا۔ اور جمعہ کے دن اٹھائیسویں ربیع الاخر کو سلطان اور قرا یوسف موضع اسد میں جو تبریز سے دو فرسخ کے فاصلے پر ہے ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ اور طرفین نے صف آرائی کر کے اور جنگ وجدال کی تیاری کر کے جنگ اور کشت وخون شروع کیا۔

بیت: خنجروں کے پھلوں اور تیروں کی نوکوں کی چمک سے آفتاب کا چہرہ چھپ گیا تھا۔
دریا کی مانند سرخ پانی (خون) کے سرخاب سے دریا بھی شرمندہ ہوگیا۔ لڑائی کی آگ بھڑکی اور شعلوں کی تپش دلیروں کی جان جلاتی تھی۔ سلطان نے بہ نفس نفیس مردانہ لڑائیاں لڑیں۔ اور بہادرانہ حملے کئے لیکن (ع) جب اقبال ساتھ نہ دے۔ تو بہت کوشش بھی بیکار ہوتی ہے۔
اور سلطان کی سپاہ ترکمانوں کے مقابلے کی نہ تھی

بیت: اتفاقاً ایک زہر میں بجھا ہوا تیر شہریار (سلطان احمد) کے بازو پر لگا۔ اور شاہ سرفراز کے بہادروں میں بھگدڑ پڑ گئی۔ انہوں نے جلدی بھاگ جانے کو غنیمت سمجھا اور دھوئیں کی مانند پریشان ہوگئے۔

Marfat.com

احمدیاں (سلطان احمد کے سپاہی) بھاگ گئے۔ اور یوسف کے سپاہیوں نے لوٹ مار شروع کی۔ سلطان نے اپنے آپ کو ایک باغ میں پہنچا دیا۔ اور تبریز کے ایک شریر آدمی بہاءالدین جولاہ نے امیر یوسف کے (سلطان کی باغ میں موجودگی سے) مطلع کر دیا۔ اور کچھ لوگ اُس کی تلاش میں گئے جب بادشاہ کی نظر ان پر پڑی۔

بیت:۔ بادشاہ سمجھ گیا کہ قرا یوسف ترکمان کے ہاتھوں اُس کی قضا آگئی۔
اللہ تعالیٰ کے حکم پر رضامند ہو کر یہ شعر پڑھا۔ بیت
جب خدائے پاک کی مہربانی میرے ساتھ ہو تو مجھے مرنے سے کیا ڈر۔

گردن میں کمند اور ہاتھ میں ہتھکڑی پہنے ہوئے قرا یوسف کے سامنے آیا۔ اور قسم قسم کی بات چیت ہونے کے بعد مشارُالیہ (امیر قرا یوسف) کے حکم سے قتل کیا گیا۔ اور جب یہ خبر حضرت خاقان سعید کو پہنچی (خاقان سعید نے) عبدالقادر شاہ سے جو کہ عرصے سے سلطان کا ملازم تھا پوچھا کہ سلطان احمد کے لئے تو نے کچھ لکھا (یعنی سلطان احمد کی تاریخ وفات لکھی) خواجہ نے یہ رباعی کہی اور حضرت کو سنائی۔

رباعی:۔ اے عبدالقادر تو (کیوں) ہر دم آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے۔ تجھ میں دَورِ فلک سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ ناگاہ اُس آسمان کے آفتاب کی تاریخ وفات قصدِ تبریز ہوئی۔

المختصر سلطان احمد کو ہلاک کرنے کے بعد دو تین روز تک زمین پر ڈالے رکھا۔ کیونکہ شریر لوگ کہتے تھے کہ سلطان تو زندہ سلامت نکل گیا۔ تبریز والوں نے (امیر قرا یوسف) کی اجازت حاصل کر کے سلطان کی وصیت کے بموجب عمارت دمشقیہ میں (سلطان کی) ماں اور بھائی کے پہلو میں دفن کر دیا۔

بیت:۔ تبریز والوں نے اُس کو زمین میں دفن کر دیا۔ اور دل چاک اپنے گھر چلے گئے۔

اور شاہ ولد بن شاہزادہ شیخ علی بن سلطان اویس جو کہ اپنے چچا کی ہمراہ تبریز آیا ہوا تھا۔ اور سلطان علاؤ الدولہ ولد سلطان احمد جو کہ عبدالجوز کے قلعہ میں قید تھا۔ شہید کئے گئے اور (عمارت) دمشقیہ میں دفن ہوئے۔

اور سلطان نے تبریز جاتے ہوئے شروان کے بادشاہ امیر شیخ ابراہیم سے مدد چاہی

Marfat.com

تھی اور اُس نے اپنے بیٹے گیو مرث کو روانہ کیا۔ اور سلطان احمد کی شکست کے دن کیومرث (لشکر سلطان احمد) کے نزدیک پہنچکر حیران رہ گیا۔

(ع) نہ سفر کا ارادہ نہ ٹھہرنے کی رائے (کر سکتا تھا)

امیر قرا یوسف نے اس کو گرفتار کرکے قلعہ ارجیس میں بند کر دیا اور امیر شیخ ابراہیم نے (اس کی رہائی کے لئے امیر قرا یوسف کو) بہتیرا مال دینا چاہا لیکن بے سود رہا (امیر قرا نے قبول نہ کیا) جب امیر یوسف کو یہ فتوحات حاصل ہوئیں تبریز والوں کے قصوروں سے درگذر کرکے جنہوں نے سلطان احمد کی مدد کی تھی مرند کے رستے سے اپنے پڑاؤ کی طرف روانہ ہوا۔ اور کچھ دنوں وہاں رہ کر تبریز کے گرم مقام پر آیا۔ اسی وقت سنا کہ میرزا رستم بھائی کے مقابلہ اور اصفہان کے قحط سے بھاگ کر تبریز آرہا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا۔ امیر قرا یوسف اُس کی تعظیم و تکریم کی شرائط بجا لایا۔ اور چند روز بھاری جشن منائے۔ اور ماہ رجب کے درمیان میں میرزا رستم کو روانہ کرنے کے لئے مراغہ کی طرف آیا۔ اور لیلاں کے نواح میں امیر محمد سارو ترکمان عراق عرب سے آیا اور اُس نے (امیر یوسف) کی بخششوں اور نوازشوں سے عزت حاصل کی۔ اور رجب کے اخیر میں میرزا رستم کو نوکروں کے ساتھ خسروانہ تحفے اور شاہانہ خلعت عطا کئے اور اچھے گھوڑے عنایت فرمائے۔ اور بہت سے معتبر نوکروں کی ہمراہ روانہ کیا۔ اور خود نہایت بزرگی اور شان و شوکت کے ساتھ تبریز کی طرف روانہ ہوا۔

سنہ ۸۱۴ھ کے واقعات

اُن واقعات کا ذکر جو خراسان میں واقع ہوئے

فرہنگ:۔ صریر:۔ قلم کی آواز منزہ و مبرا:۔ پاک خالص، اذعان:۔ فرمانبرداری
دنانیر:۔ جمع دینار الجائے:۔ مال غنیمت

حضرت خاقان سعید اس سال کے شروع میں سعادت و اقبال کے ساتھ ...

باد غیس میں رہے۔ چنانچہ سخن گو قلم اُس کی تفصیل بیان کر چکا۔ اسی عرصے میں میرزا عمر شیخ بن میرزا پیر محمد فارس و عراق کیطرف سے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ جب میرزا اسکندر اُن ممالک کو قبضے میں لے آیا۔ اُس نے مصلحت سمجھی کہ میرزا عمر شیخ اور میرزا سلطان علی بن میرزا رستم کو جو کہ اُس کے بھتیجے تھے۔ ملک سے محروم رکھے۔ کیونکہ وراثت واستحقاق کی رو سے سلطنت اُن کو پہنچتی تھی۔ وہ خوفزدہ ہوا کہ ناگاہ لوگ اُن کو اس امر پر اُکسائیں کہ اپنا ملک مانگیں اور اُس کی سلطنت اور دولت میں خرابی اور زوال آجائے۔ لیکن وہ شاہزادے اس بات سے پاک تھے۔ (یہ خیال نہ رکھتے تھے) مختصر یہ کہ وہ دارالامان خراسان کی طرف روانہ ہوگئے اور آخر محرم میں باد غیس کے سرد مقام پر (آنحضرت کی) دستبوسی کی سعادت حاصل کرکے منظور نظر ہوگئے۔

اور باد غیس کے سرد مقام پر ہندوستان کا ایلچی بھی پہنچا۔ کیونکہ وہاں کے بعض ممالک نے (خضر خاں) کی اطاعت قبول کرلی تھی۔ اور (خضر خاں نے) قاضی مولتان کو جو کہ اُن علاقوں کا سب سے بڑا امیر تھا تحفوں اور ہدیوں کے ساتھ روانہ کیا۔ اور (خضر خاں نے) آنحضرت (خاقان سعید) کے نام کا خطبہ اور سکہ منبروں اور دیناروں پر رائج کیا تھا۔ (قاضی مولتان کی معرفت) اپنی عرضداشت پیش کی اور آنحضرت نے اس کی درخواستیں قبول فرمائیں اور قیمتی خلعتیں پہنا کر اور انعام واکرام دیکر (ایلچی کو) رخصت کیا۔ اور میرزا اُلغ بیگ کا نوکر حمزہ چہرہ پہنچا۔ اور ایک مقید مغول کو پہنچایا۔ اور عرض کیا کہ امیر شیخ نور الدین محمد خاں بادشاہ مغول کے پاس گیا اور اُس نے شمع جہاں کو اس کی مدد کے لئے بھیجا ہے اور وہ سیرام کے قریب پہنچ گئے۔ اور اس واقعہ کی شرح انشاء اللہ تعالے (آئندہ) لکھی جائے گی۔ اور سلطان اویس ولد امیر ایدکو برلاس نے کرمان کی طرف سے قاصد بھیجا۔ کہ میرزا اسکندر ممالک فارس و عراق کا انتظام کرکے کرمان چلا گیا۔ اور کرمان کے گرد و نواح میں بہت تباہی کر رہا ہے۔ اسی زمانے میں میرزا اُلغ بیگ کا نوکر پھر آیا اور ایک مغول قیدی کو لایا اور ساری کی اطلاعات پہنچائیں۔ اس کی شرح آگے لکھی جائیگی۔

اس کے بعد حضرت خاقان سعید نے ماوراءالنہر کی طرف سے دل جمعی کرکے لشکروں کو اجازت عطا فرمائی اور فرخندہ سواری کی باگ عرصہ باد غیس سے موڑ کر دارالخلافہ ہرات باغ زاغان حکومت اور سلطنت کے مرکز میں تشریف لائے۔

اور اسی زمانے میں امیر شیخ ابراہیم کا نوکر شروان سے آیا۔ اور بادشاہانہ نذرانے پیش کئے

Marfat.com

اور آنحضرت نے ایلچی پر مہربانی اور نوازش فرما کر واپس بھیجا۔

اور سمرقند کی طرف سے خبر آئی کہ امیر شاہ ملک مغولستان کی طرف چلا گیا ہے اور بہت سا مال لوٹ کر لے گیا ہے اور یہ امر محتاج بیان ہے (بیان کیا جائے گا)

امیر شیخ نورالدین کا دوسری بار باغی ہونیکا ذکر

فرہنگ، مخائل:۔ آثار، عنبریں خال:۔ عنبر سیاہ رنگ کی ایک خوشبو کا نام ہے اس لئے سیاہی سے تشبیہ کیا ہے۔ طیب:۔ خوشبو۔ مقال:۔ گفتگو، جزم:۔ پکا۔

پہلے ذکر کیا جا چکا کہ امیر شیخ نورالدین کو سمرقند کے قریب شکست ہوئی۔ لیکن بدستور حکومت کا خیال رکھتا تھا۔ اور بار بار راستوں میں ماردھاڑ کرتا تھا۔ اور ہر طرف فتنے برپا کرتا تھا امیر شاہ ملک نوئین اعظم (بڑے امیر) نے آنحضرت کے اعلیٰ دربار میں عرضی بھیجی کہ شیخ نورالدین ترک نے بغاوت انگیزی نہیں چھوڑی ہے۔ اگر حکم ہووے تو ہم صوران کا محاصرہ کریں شاید وہ وحشی شکار جال میں پھنس جائے۔ حضرت خاقان سعید نے فرمایا۔ کہ اُس طرف کے انتظام کا دونی تو خود ذمہ دار ہے جیسا مناسب سمجھے ویسا کرے اور امیر شاہ ملک ماہ رمضان سال گذشتہ کے درمیان میں سمرقند سے صوران کی طرف روانہ ہوا اور امیر موسیٰ کا اور امیر حمزہ ترخان کو ہراول بنایا اور امیر شیخ نورالدین خبر پاتے ہی بھاگ گیا۔ اور مغول کی پناہ میں چلا گیا۔ ہراول کے امیروں نے پیچھا کر کے اُس کے باقی ماندہ آدمیوں کے ساتھ وہ سلوک کیا جو شیر گلے میں اور بھیڑیا ریوڑ میں کرتا ہے اور واپس پھر آئے۔ امیر شاہ ملک نے امیر عبدالخالق ولد امیر خدا یداد حسینی کے پاس جو کہ اُس ملک کا حاکم تھا ایلچی اور پیغام بھیجا کہ جب ہمارا لشکر واپس لوٹے گا۔ تو شیخ نورالدین بے خطر بے دھڑک لازماً صوران آئے گا۔ اُسے چاہیئے کہ اُس کی گھات میں رہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ (عبدالخالق) اُس (نورالدین) کو گرفتار کر لے۔ امیر عبدالخالق جس کی امیر شیخ نورالدین سے سخت عداوت تھی۔ (مصرعہ) تیغ کھینچے ہوئے راستے پر گھات میں بیٹھ گیا۔

امیر شیخ نورالدین لا پرواہی سے ولایت میں گھس آیا۔ اور امیر عبدالخالق نے ناگہاں اُس پر

Marfat.com

حملہ کر دیا۔ اور بھاری لڑائی لڑ کر اس کی جمعیت کو پریشان کر دیا۔ اور امیر شیخ نورالدین بھی صرف تیس سواروں کے ساتھ مغول کی طرف چلا گیا۔ اور اگرچہ امیر عبدالخالق اس کو گرفتار کر سکتا تھا لیکن اُس نے خیال کیا کہ اگر وہ (شیخ نورالدین) گرفتار ہو جائے گا تو امیر شاہملک اُس (عبدالخالق) کو بھی نہ چھوڑے گا۔ مختصر یہ کہ مال غنیمت سے دس ہزار گھوڑے عبدالخالق کے ہاتھ لگے اور وہ مریض پڑ کر سترہ روز بعد ہی مر گیا۔

بیت، فتحمندی کے زمانے میں بدنصیبی سے ڈر کیونکہ بلند آسمان کا دَور یکساں نہیں رہتا، امیر شاہ ملک نے اس علاقے کے فتح کرنے کے بعد اس کی جگہ (حکومت) تیمور ملک دلد دولدای کو دیدی کیونکہ اس کے خصائل میں مردانگی اور دانشمندی کے آثار نظر آتے تھے۔ امیر شیخ نورالدین محمد خاں پسر خضر خواجہ بادشاہ مغولستان کے پاس گیا اور کوشش کی کہ امیر شاہ ملک کے ایلچیوں کو جو اُس جگہ تھے گرفتار کر لیویں۔ اور خاں نے پندرہ ہزار جوان مقرر کئے۔ کہ اس کے بھائی شمع جہاں کی ہمراہ ماوراءالنہر جاویں۔ اور امیر شاہملک نے آگاہ ہو کر موجودہ حالات پر مشتمل ایک عرضی (آنحضرت خاقان سعید) کے دربار میں بھیجی اور میرزا الغ بیگ نے سمرقند میں قیام کیا۔ اور امیر شاہ ملک نے مخالفوں سے لڑنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور مغول قلعہ سیرام کے محاصرہ میں جو کہ امیر عبدالخالق کے آدمیوں کے قبضے میں تھا مشغول تھے۔ اُنہوں نے امیر شاہملک کے آنے کی خبر سنی تو اس کی جانب روانہ ہوئے اور امیر شاہ ملک (بھی) اُن کی آمد سے آگاہ ہوا۔ اُس نے ایک تدبیر سوچی جو کہ موافق تقدیر ہوئی۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اُس نے شایستم کو جو کہ اُس کا شایستہ نوکر تھا۔ دو ہزار نامور سوار دے کر حکم فرمایا۔ کہ دھاوا کر کے ولایت نیگی میں داخل ہو جائیں۔ اور اُس ولایت میں مغولوں کے مکانات پر قبضہ حاصل کریں۔ شایستم رات دن تیزی کے ساتھ سفر طے کر کے ایسے وقت پہنچا کہ مخالفوں کو خوابِ غفلت میں سوتا ہوا پایا اور اُس نے سب کو ہلاک کر کے گھروں کو لوٹ لیا۔ اور بہت سا مال غنیمت لیکر چھ ہزار گھوڑے امیر شاہ ملک کی خدمت میں پہنچا دئیے۔ مغول یہ خبر سن کر پریشان ہو گئے اور مختلف سمتوں کو بھاگ گئے اور امیر شاہ ملک نے مغولوں کی واپسی کے حالات سے آنحضرت کو آگاہ کیا۔ اور جس وقت آنحضرت کی مبارک سواری بادغیس کے سرد مقام پر تھی۔ آنحضرت نے لشکر۔ ل کو رخصت فرما کر دارالخلافہ کی طرف واپس ہوئے چنانچہ اُس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اُن حالات کی تفصیل جن کی قلم عنبریں خال رسیاہی میں بھرا ہوا قلم) نے اس گفتگو کے

وعدہ کی خوشبو سے مشک سائی کی (لکھا)

حضرت خاقان سعید کے جانب ماوراالنہر جانیکا ذکر

فرہنگ :- طرف بستن :- فائدہ حاصل کرنا، صائب :- درست، ثاقب :- روشن طعم :- ذائقہ سبک داشت :- فرومائگی کمینہ پن، حساد :- جمع حاسد اضداد :- جمع ضد، صلات :- جمع صلہ، نوادر :- جمع نادرہ

جب امیر شیخ نورالدین کو مغلوں کی طرف سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا اور اس کے لالچ کے دانت ناکامیابی کے حلق میں ٹوٹے (ناکام رہا) تو حیلہ سازی کی طرف متوجہ ہوکر مغولستان کی طرف اپنے آدمی بھیجے۔ اور عرضی کی صورت میں پیغام بھیجا۔ کہ میں نے تم سے بارہا کہا کہ امیر شاہ ملک تمہارا دوست نہیں ہے اور تم کو دھوکا دیتا ہے لیکن تم نے یقین نہیں کیا۔ دیکھو اب تمام قبیلے کو تباہ کردیا ہے۔ اگر اس واقعہ کا تدارک نہ کروگے تو (آئندہ) اس کا زیادہ نقصان ہوگا۔ محمد خاں بہت سا لشکر لیکر ماوراالنہر کی طرف روانہ ہوا۔ یہ خبر سمرقند پہنچی۔ اور میرزا الغ بیگ نے تمام واقعہ کی تفصیل آنحضرت کے دربار میں پہنچا دی۔ حضرت شاہرخ نے لشکروں کی حاضری کے لئے حکم دیا اور دولت واقبال کے ساتھ ماوراالنہر کی روانگی کا ارادہ مصمم کیا۔ اور ربیع الاول کے آخری چہارشنبہ کو دارالسلطنت ہرات سے باغ مختار میں تشریف لائے اور ملک کے لشکروں کی ساتھ روانہ ہوکر دریائے مرغاب پہنچے اور میرزا الغ بیگ کے قاصد نے خبر پہنچائی کہ مغل اپنی ولایت کو واپس چلے گئے۔ اور اس حال کی مختصر تشریح یہ ہے کہ محمد خاں اپنے پایۂ تخت سے موضع طلان باشی جو کہ ینگی اور موران کے درمیان ہے آیا اور امیر شیخ نورالدین سے جا ملا۔ محمد خاں نے اپنے امیروں سے مشورہ کیا۔ اور تجربہ کار لوگوں نے کہا ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم شیخ نورالدین کے واسطے ایک طاقتور اور زبردست قوم سے دشمنی کریں۔ اور جنگ کا نتیجہ نہ معلوم کیا ہو۔ (محمد خاں نے) ایک ایلچی جسکا نام حافظ تھا امیر شاہ ملک کے پاس بھیجکر پیغام دیا۔ کہ پہلے ہمارے درمیان عداوت نہ تھی۔ اور (اب) جو جھگڑے کی صورت پیدا ہوئی وہ اہل غرض لوگوں کے بھڑکانے سے ہوئی۔ اب ہم تجھ سے

Marfat.com

دوستی کرتے ہیں اگر تیرے اور شیخ نورالدین کے درمیان کوئی جھگڑا ہوگا تو ہم اس کی حمایت نہ کریں گے۔ امیر شاہ ملک نے ایلچی پر مہربانی فرماکر اس کو خوش وخرم واپس کیا۔ اور نوروز بخشی کو بادشاہانہ تحفوں کی ساتھ محمد خاں کی خدمت میں بھیجا اور دونو طرف سے دوستی کی بنیادیں مضبوط ہوگئیں۔

اسی اثنا میں میرزا اُلغ بیگ کا نوکر ملک یساول پہنچا اور عرض کی کہ میرزا اُلغ بیگ اور امیر شاہ ملک کے درمیان کدورت (نفنفر) ہے آنحضرت مغل کی واپسی اور ملک یساول کی خبر کے انتظار کی وجہ سے ماوراء النہر کی طرف روانگی میں دیر کر رہے تھے۔ اور (اسلئے) چند روز اتلک جیجکتو میں قیام فرمایا۔ اور امیر سید علی ترخاں کو سمرقند کی خبروں کی تحقیق کے لئے روانہ فرمایا۔ امیر سید علے نے حالات کی تحقیق سے معلوم کیا کہ اُس وقت سے جب سے کہ آنحضرت نے امیر شاہ ملک پر مہربانی فرماکر اُس کو ممالک ماوراء النہر میں صاحب اختیار بنایا۔ تمام امور (اُس کی) روشن رائے اور درست غور کی وجہ سے جمہور کے حسب منشا منتظم ہوگئے۔ اور میرزا اُلغ بیگ کو نصیحت کرنے اور اُس کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرنے کا شوق رکھتا ہے لیکن اکثر طبیعتوں کو خصوصاً پادشاہوں کی طبائع کو نصیحتیں بری معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ بادشاہ لوگ سرِ وقت زمانے کے ذائقہ کو اپنی مرضی کے موافق شیریں اور خوشگوار چاہتے ہیں اور تمام دنیا کو اپنے سے کمتر سمجھتے ہیں۔ اور اگر امیر نے مصلحت کی بنا پر شاہزادہ کی رائے کے خلاف کیا ہوگا۔ تو اہل غرض لوگوں نے اُس کو (امیر کی) فرومایگی اور کمینہ پن سے منسوب کرتے ہونگے اور مخالف طریق پر ظاہر کرتے ہونگے کس طرح خیال ہوسکتا ہے کہ نصیحت عداوت کا سبب بن جائے۔

بیت:۔ (حبیب) دوا ہی بیماری کا سبب ہوگئی تو پھر بیماری کے رفع ہونے اور بیمار کی صحتیابی کی کیا اُمید ہوسکتی ہے۔

اس قسم کے واقعات مخالفین کی مکاری اور حاسدوں کی بندشوں سے کچھ بعید اور عجیب نہیں ہیں۔ خاصکر بادشاہوں کے حضور میں۔ المختصر امیر سید علی ترخان نے واپس آکر حالات کی تفصیل بیان کی اور اس طرف امیر شاہ ملک مغول کی طرف روانہ ہوا حضرت خاقان سعید نے چاہا کہ ملک کا انتظام سلطنت کے بزرگی کی مناسبت سے ہو۔ اسلئے ظفر نشان سواری سمرقند کو روانہ ہوئی۔ اور بقیۃ الاسلام بلخ آکر دریائے جیحوں پر پل باندھا۔ اور مبارک سواری نے الکیسویں جمادی الاولیٰ کو دریا سے عبور کیا۔ اور میرزا اُلغ بیگ اور دیگر سب اکابر نے منزل قشقا پر دستبوسی کا مشرف حاصل کیا۔ اور آنحضرت نے دار الخلافہ سمرقند میں اس طرح نزول فرمایا جیسے

Marfat.com

آفتاب منزل شرف ہیں۔ اور اُس شہر کے اکابر اور نامور صاحبقران کے مزاروں پر جاکر مستحقوں کو تحفے اور صدقے عنایت فرمائے۔ اور مرغزار کان گل کو لشکر گاہ بنایا گیا اور چند روز کے بعد امیر شاہ ملک کا نوکر امیر شیخ نورالدین کا سر لایا اور اس امر کی تفصیل نادر واقعات میں سے ہے

امیر شاہ ملک کے حسنِ تدبیر سے ہُرقداق کے ہاتھوں سے امیر شیخ نورالدین کے قتل کے حالات

فرہنگ:۔ تسییر:۔ رفتار برج عنف:۔ سختی۔ لواحق: جمع لاحق انداد:۔ بھائی، عزیز، امارت:۔ امیر ہونا اعتذار:۔ معافی چاہنا غدار:۔ زیادہ دھوکہ کرنے والا رقعہ:۔ بساط شطرنج فرزیں بند: شطرنج میں پیادہ اور وزیر سے بادشاہ کو گھیرنا فیل بند:۔ شطرنج کے فیل سے دوسرے مہروں کو روکنا۔

جس کسی کے طالع (جنم پترا کے سیارے) کا سفر تابع سیارے تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ لازماً نیک اثر رہنے کی بجائے نحوست کا اثر حاصل کرتا ہے۔ اور اپنے لئے جو تدبیر کرتا ہے ہمیشہ خلاف پڑتی ہے

بیت:۔ زمانہ ہزار ۔۔۔ معانیں ظاہر کرتا ہے۔ مگر ہمارے خیال کے بموجب اُن میں سے ایک بھی نہیں ہوتی۔ (یعنی زمانہ ہماری خواہش کے مطابق کبھی نہیں ہوتا)

اور جس کسی کو اس بات میں شک ہو اور گذشتہ واقعات کا یقین نہ کرتا ہو اُس سے کہو کہ ان حالات (قتلِ امیر شیخ نورالدین) کی تصویر کو عبرت کی آنکھ سے دیکھے اور اس واقعہ کو عقل کے کان سے سنے۔ کیونکہ قدیم تاریخوں اور فسانوں کی تالیفوں میں ایسے کسی حادثہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اور واقعہ کی تفصیل اس طور پر ہے کہ جب امیر شاہ ملک خولستان کو روانہ ہوا۔ اور سیحول کے کنارے پل باندھنے کا ارادہ کیا۔ امیر شیخ نورالدین کو خبر ہوئی اور ایک قاصد چنگیزا غلان کے پاس بھیجا۔ اور پیغام دیا کہ میں امیر شاہ ملک کے ساتھ برائی کرتا رہا ہوں اور خود معافی نہیں

Marfat.com

مانگ سکتا۔ اس لیئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان واسطہ بن جائیں۔ اور جو کچھ اس (میری) طرف سے قبول فرمائیں گے اُس پر عمل کیا جائیگا چنگیز اغلان نے اوزبک کو جو اُس کے بڑے نوکروں میں سے تھا۔ اور اپنی چرب زبانی سے سختی کی آگ کو مہربانی کے پانی سے بجھاتا تھا۔ روانہ کیا اور یہ پیغام دیا کہ "آنجناب امارت مآب (امیر) سے یہ اُمید ہے کہ (میری) درخواست رد نہ کی جائے گی۔ اور نصیحت قبول ہوگی۔ کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ دشمنی کا درخت پشیمانی کا پھل لاتا ہے اور جھگڑے کا بیج ناکامی کا ثمر دیتا ہے۔ اگر آنجناب میری محبت کے تعلقات اور دیرینہ دوستی کا لحاظ فرماتے ہوئے میری نصیحت کو رضامندی کے کان سے سننا قبول فرمائیں گے تو میں اس بات کا ذمہ لیتا ہوں کہ امیر شیخ نورالدین آئندہ آنجناب کا رضاجو (فرمانبردار) رہے گا۔ امیر شاہ ملک نے جواب دیا کہ اگر (شیخ نورالدین) صلح وصفائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو تومان آقا اور اپنے بھائی شیخ حسن اپنے نوکر شنکم اور اپنے بیٹے محمود شاہ کو ہمارے پاس بھیج دے۔ تاکہ اس کی بات کا یقین کیا جائے (کیونکہ) یہ مثل مشہور رہے کہ دودھ کا جلا چھاچھ (بھی) پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ شیخ نورالدین بہت مرتبہ ہم کو دھوکہ دے چکا ہے۔

جب امیر شیخ نورالدین چنگیز کی طرف سے نا اُمید ہو گیا۔ علی کا امیر عمر تاباں کے نوکر کو جس کو چار ماہ سے قید میں ڈال رکھا تھا۔ امیر موسیٰ کا اور امیر دولتخواجہ کے پاس بھیجا کہ تم عرصے سے شاہ ملک کے بھائی بند بنے ہوئے ہو۔ اب وقت ہے کہ ہمارے طرفدار بنکر اُس سے صلح کرا دو۔ اگر وہ سختی سے بات کرے نرمی اور عاجزی سے اُس کو منع کرو۔ (اُن) اُمرا نے (شاہ ملک سے) بات چیت کی۔ امیر شاہ ملک نے اُن کو امیر شیخ نورالدین کے پاس بھیجا۔ اور خود اُن کے پیچھے صوران آیا اور قاصد روانہ کر کے کہا۔ اگر تو قصوروں کا اعتراف کر کے یہ کہے کہ میں نے بُرا کیا تو میں تجھ سے صلح کر لوں گا ورنہ میرے اور تیرے درمیان لڑائی ہے۔ امیر شیخ نورالدین نے کہا کہ اگر امیر شاہ ملک (صرف) دو نوکروں کے ساتھ قلعے کے دروازے تک آئے اور میں بھی صرف دو نوکروں کے ساتھ آؤں اور ایلچی و مقام کے بغیر (آپس میں) باتیں کریں تو بہتر ہوگا۔ اس معاہدے پر دونوں نے ایک دوسرے سے ملکر سلام کیا۔ اور بغلگیر ہوکر بات چیت کی۔ امیر شاہ ملک نے کہا۔ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ حضرت صاحبقران نے تجھکو بیٹوں کے برابر پرورش کر کے تجھے امارت کے درجے تک پہنچایا اور تو خود انصاف کر کہ کسی شخص نے بھی اس (صاحبقران کے خاندان) کے ساتھ بے حرمتی سے پیش آنے کی ایسی جرات کی ہے جیسی کہ تو کر رہا ہے۔ اب گذشتہ را

صلواۃ (ع) کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ گندی ہوئی بات کا ذکر نہ کرنا چاہیئے۔
میں حضرت خاقان سعید کے کرم پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ اگر تو معافی چاہے گا تو تجھے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ امیر شیخ نورالدین نے کہا۔ رسی جب ٹوٹ جاتی ہے درست نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی بھی ہے تو اس میں گرہ کا عیب باقی رہ جاتا ہے۔
بیت، رسی جب ٹوٹ جاتی ہے۔ جوڑی جا سکتی ہے لیکن درمیان میں گرہ رہ جاتی ہے۔
صلح کی بات طے نہ ہوئی۔ امیر شاہ ملک نے تومان آغا کو سلام کر کے اور حضرت صاحبقران کے زمانے کو یاد کر کے رونے لگا۔ اور امیر شاہ ملک نے شیخ نورالدین سے کہا۔ دن چڑھ گیا اور ہوا گرم ہو گئی۔ ہمارے لئے شامیانہ اور کھانا بھیج تاکہ پھر ہم کچھ دیر آرام کریں
بیت:۔ اگر چند روز تو اس سرائے میں فرصت رکھتا ہے۔ تو خوب آرام کر کیونکہ زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔
اس بات سے اس کو دھوکہ دیا۔ دھوکہ باز اور فریبی دنیا پر افسوس ہے۔
القصہ موسیٰ کا اور امیر دولت خواجہ کئی مرتبہ ادھر اُدھر آئے اور گئے لیکن صلح کی بات قرار نہ پائی جب امیر شاہ ملک نے دیکھا کہ شیخ نورالدین صلح نہیں کرتا۔ تو برقداق کی رائے امیروں سے بیان کی۔ امیروں نے کہا وہ ایسا (بیوقوف) نہیں ہے کہ اس پر اس طرح حملہ کیا جائے۔
(ع) ہما کب کسی کے جال میں گردن پھنساتا ہے۔
(پھر) امیر شاہ ملک نے دوسرے اُمراء سے یہ بات نہ کہی۔ اپنے دل میں کہا۔ یہ کام دلیری سے ہی ہو سکتا ہے اور یہ بھید کسی سے کہنا نہیں چاہیئے۔
(ع) اگر تو عقلمند ہے تو یہ باتیں اپنے دل سے ہی کہہ
(شاہ ملک نے) اُمراء سے کہا اس بدنصیب (نورالدین) کو ایک بار اور نصیحت کرو کہ اگر خود اپنے لڑکے سمیت آنحضرت کی خدمت میں نہیں جاتا تو اپنے دو اچھے نوکروں کو ہی بھیج دے تاکہ (ہماری) واپسی نیکنامی سے ہو جائے۔ امیر گئے اور امیر شیخ نورالدین دو سواروں کے ساتھ قلعہ کے نزدیک کھڑا تھا۔ اُن سے باتیں کر رہا تھا۔ امیر شاہ ملک نے برقداق سے کہا۔ تو میرے بھائی کے جیسا ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ اگر آج بہادری کا قدم بڑھائے اور اس تدبیر پر جو کہ تیرے دل میں آئی ہے عمل کرے تو شاید فتح حاصل ہو جائے اور تیری دلاوری کا نام صفحہ دنیا پر باقی رہ جائے اس سے پہلے کہ امیر واپس ہوویں تجھے شیخ نورالدین کے پاس جانا چاہیئے۔ اور وہ جب تجھے دیکھے گا

Marfat.com

ضرور تجھے بلا کر تجھ سے بغل گیر ہوگا۔ جب تو نزدیک پہنچے پیادہ ہو جا اور جب تجھ سے بغل گیر ہونے کے لئے سر جھکائے اس کو مردانہ اور دلیرانہ اس طرح بغل میں لے کہ تیرے ہاتھ اس کی کمر پر مضبوطی سے پڑیں۔ اور مضبوطی سے پکڑ کر اس کو گھوڑے سے نیچے گرا لے۔ اس کو نیچے گرانا تیرا کام ہے اور تیری حفاظت کرنا ہمارا کام۔

ہر قداق قلعہ کے دروازے پر گیا اور جب شیخ نورالدین کی نظر اس پر پڑی۔ اس نے آواز دی۔ ہر قداق پیادہ ہو کر کئی بار تعظیم بجالایا اور امیر شیخ نورالدین جھکا اور بغل کھول کر اس کو بغل میں لیا۔ جب دھوکہ باز ہر قداق کے ہاتھ امیر (نورالدین) کی پیٹھ سے مل گئے اس کو پوری طاقت سے نیچے کھینچ لیا۔ جب وہ زمین پر گرا اس کے سینے پر زانو رکھ دیا اور تلوار میان سے نکال لی۔ شیخ نورالدین کے "دو" نوکروں نے جو قلعہ سے باہر تھے ہر قداق پر حملہ کر دیا۔ اور ایک نے اس کے بازو پر تلوار چلائی۔ اور ہر قداق نے شیخ نورالدین کو زانو سے دبائے ہوئے سوار پر تلوار چلائی۔ اور ایسی ماری کہ گھوڑے کا ہونٹ کٹ گیا۔ اور گھوڑے (سواروں کو لئے ہوئے) بھاگ گئے۔ تلوار شیخ نورالدین کے چہرہ پر پڑی۔ اس طرح کہ اس کے ہاتھ کی انگلیاں جن سے وہ تلوار روکنا چاہتا تھا۔ اور ناک اور سر کا آدھا حصہ جدا ہو گیا۔ اور امیر شاہ ملک ایک بلندی سے دور سے ان کو دیکھ رہا تھا۔ جب ہر قداق نے ہاتھ اوپر اٹھائے امیر شاہ ملک دو سو مسلح سواروں کے ساتھ حملہ کر کے قلعہ کے دروازے تک پہنچ گیا۔ ہر قداق اب تک شیخ نورالدین کے سینہ پر سوار تھا جب مدد پہنچ گئی ایک دو اور تلواریں اس کے سر پر ماریں اور اس کا سر تن سے جدا کر کے ذلت کی خاک پر ڈال دیا۔

امیر شاہ ملک نورالدین نے اگرچہ چند روز تک امیر شاہ ملک کے ساتھ لڑائی کی شطرنج کھیلی اور لڑائی اور جنگ کی بساط پر دشمنی کا گھوڑا دوڑایا۔ اور دھوکے کے فرزیں بند کے پیچھے جائے پناہ بنائی۔ (لیکن) دشمن کی بازی سے نظر اوجھل کر کے اور اس کی مکاری کے فیل بند کو بیکار سمجھ کر مات کے خانہ میں بیٹھ گیا۔ اور زندگی کی بساط لپیٹ دی (جان دے دی)

بیت:۔ اگرچہ اپنی فیل بازی سے فرزیں بند بنایا۔ لیکن بادشاہ کے ایک پیادے سے رخ (چہرہ) گھوڑے سے دور جا پڑا۔

امیر شاہ ملک نے ہر قداق پر جس نے اتنا بڑا کام کیا تھا۔ بہت مہربانی اور عنایت فرمائی۔ اور اس سے کہا کہ میں تمام عمر تیرا ممنون رہوں گا۔ ہر قداق نے عرض کی کہ اگر میں نے خدمت میں

Marfat.com

مشقت برداشت کی۔ تو وہ آقا کی خوشنودیٔ مزاج کی اُمید پر مجبوراً آسان ہوگئی۔ اور ایسا کام اقبال کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے بڑھکر اور کونسی خدمت ہو سکتی ہے کہ خادم کی خدمت کا نام قبیلے میں باقی رہے۔ اور یہ سب کچھ مخدوم (آقا) کی اچھی فرمانبرداری کی فکر کا نتیجہ ہے۔

امیر شاہملک نے اس واقعہ کے بعد قلعہ صوران کا محاصرہ کیا حضرت خاقان نے امیر شاہملک کو بلا کر حکم دیا کہ قلعہ والے تجھ سے خوفزدہ ہیں، تو ہمارے پاس آ جا۔ تاکہ ہم آدمی بھیجکر اُن کو بلالیں امیر شاہملک اطاعت کی کمر باندھکر بہشت جیسی صفات رکھنے والے حضرت کی جانب" اور جیسے تونے اُدھر دیکھا تو تونے عیش و راحت اور بہت فراخ ملک دیکھا" چلا گیا۔

(ع) اقبالمندوں کا دامن نہ چھوڑ

ماوراء النہر کی طرف سے حضرت خاقان سعید کی واپسی کا ذکر

فرہنگ:- کوکبہ:- ستارہ، بزرگی، باڈی گارڈ۔ رباط:- مہرائے۔
آسیب:- تکلیف، ضرر۔ بہ تجابید:- انہیں فو۔

جب ماوراء النہر کی ولایتوں کا [illegible] انتظام ہو چکا اور ممالک کے اطراف شر پسندوں کے شر سے محفوظ ہوئے حضرت خاقان سعید نے واپسی کا عزم فرمایا اور نخجیر سواری کا ان کل سے روانہ ہو کر کوک گنبد آئی۔ وہاں پر میرزا احمد میرک نے فرمانبرداری کی کمر [illegible] فرمانبرداری کا اظہار کرکے) دستبوسی کا شرف حاصل کیا اور (آنحضرت کی) مہربانی سے عزت حاصل کی۔ اور امیر شاہملک نے بھی خدمت کی نیکی کی عزت حاصل کی اور مہربانی کے آفتاب نے اس کے حالات کے چہرہ پر بزرگی کی روشنی ڈالی۔ اور میرزا الغ بیگ نے اُسی منزل میں بڑا جشن منا کر بادشاہانہ نذرانے پیش کئے۔ اور امیر شیخ حسن امیر شیخ نور الدین کے بھائی نے عرضی بھیجکر اطاعت کا اظہار کیا۔ آنحضرت نے توکل جیرہ کو بھیجکر فرمایا کہ ایلچی تومان آقا کو ہمارے پاس پہنچا۔ [illegible] الغ بیگ اور امیر شاہملک کے درمیان کچھ کدورت ہو گئی تھی اسلئے (آنحضرت نے) [illegible] امیر شاہملک خراسان کو روانہ ہو جائے۔ اور بزرگ [illegible] نے دولت و اقبال کی بزرگی [illegible] دار الخلافہ ہرات میں منتقل فرمایا چند دن بعد بزرگ بانو تومان آقا پہنچی اور آنحضرت [illegible] اور قصبہ کوسویہ بزرگ بانو کی مدد معاش کے لئے عطا فرمایا۔ اور اب تک [illegible] اس کی [illegible] میں سے مدرسہ، خانقاہ اور سرائے ہمایت آباد ہیں۔

Marfat.com

میرزا خلیل سلطان اور اسکی والدہ خانزادہ کی وفات کا ذکر

فرہنگ :- نازلہ :- مصیبت، طنین :- بھنبھناہٹ

[illegible] :- کوچ، جوار :- قرب، شرفات :- کنگرہ،

جب مبارک سواری دارالخلافہ ہرات پہنچی تو شاہزادہ جہانیاں نصیر الدین میرزا خلیل سلطان [illegible] ولے حادثہ اور جانسوز واقعہ کی خبر سنی۔ کہ ملک تے ہیں دو تین روز بیمار رہ کر سولہویں رجب کو جوانی کی حسرتیں (دل میں) لئے ہوئے قبر کی منزل کا راہی ہوا۔ اس حادثہ کے وقوع ہونے سے اور اس مصیبت کے آنے سے عزیزوں کے دل آگ پر اور جانیں تکلیف میں ہوگئیں (بہت سخت صدمہ ہوا)

بیت :- عزیزوں کے آنسوؤں کا سمندر ایسا موجزن ہوا کہ آسمان آنسوؤں کے طوفان پر بلبلے کی مانند معلوم ہونے لگا۔

ابھی کانوں نے خلیل سلطان کی وفات کی خبر کے صدمے سے آرام نہ پایا تھا۔ کہ اُس کی والدہ مہد علیا خانزادہ کی وفات کی خبر دماغ کے محل کے کنگرہ اور خیال کے حجرے کے بالاخانے میں پہنچی (خانزادہ نے انتقال فرمایا) (ع) ایک داغ اچھا نہ ہوا تھا کہ دوسرا داغ پہنچا۔

اور اس بزرگ بانو نے مشہد مقدس امام رضا علیہ السلام میں وفات پائی۔ اور (وہ بزرگ بانو) روضہ بزرگوار امام مذکور کے قریب دفن ہوئی۔ انسان اور اس کے حالات اور اس کے سرانجام اور نتیجہ آخری کی مثال ایک مسافر کی ایسی ہے کہ اس کی (پہلی) منزل پنگوڑا اور آخری مسکن لحد ہے۔ اور ان دونو منزلوں کے درمیان چند گنے ہوئے مقامات اور چند گنتی کے دن ہیں۔ ہر سال ایک قیامگاہ کی مانند اور ہر فصل ایک منزل کی مانند۔ ہر مہینہ ایک فرسنگ۔ اور ہر ہفتہ ایک میل۔ ہر دن سفر کا ایک حصہ۔ اور ہر گھڑی ایک مسافت۔ اور ہر سانس ایک قدم کی مانند ہے۔ اور انسان اس میں بے پروا بیٹھا ہوا ہے اور آخرت کی منزل کا کوئی فکر نہیں کرتا۔

رباعی :- دیکھ کہ عمر کی کہانی اختتام کو پہنچی۔ اور عمر کے پروانہ کی شمع پگھل گئی۔ تو غافل اور خوش بیٹھا ہوا ہے اور اجل کی ہوا امید کے تنکے اور عمر کا دانہ دونو چیزیں لے گئی۔

ممالک فارس و عراق کے واقعات کا ذکر

فرہنگ دل دگرگوں کردن :- دل بدل لینا۔ دشمن ہو جانا۔

Marfat.com

حسنِ اعتقاد ۔ عقیدتمند ہونا۔ عیدالضحیٰ ۔ عیدقربان،

ماہ صفر میں میرزا اسکندر ممالک فارس سے نامور لشکر تیار کر کے ولایتِ کرمان کو روانہ ہوا اور اول میرجان پہنچکر اس کا محاصرہ کر لیا۔ میرجان کے باشندے بیرونی دیوار تعمیر کر کے قلعہ کوہ میں بھاگ گئے۔ اور میرزا اسکندر ایک جماعت کو محاصرہ پر چھوڑ کر کرمان کو چلا گیا۔ اور جہاں کہیں اس کا لشکر پہنچا وہاں عمارت اور زراعت کا نشان تک باقی نہ رہا۔ کچھ فوج امیروں کے ساتھ بم جیرفت اور سارے گرم علاقوں میں دھاوا کرنے کیلئے بھیجی۔ اور خود کرمان کے نواح میں آیا۔ اور وہ لوگ جو میرجان کا محاصرہ کر رہے تھے عیش میں مشغول ہو گئے۔ اور احتیاط کا طریقہ چھوڑ دیا۔ قلعہ والوں نے ناگاہ شبخون مارا اور غلبہ حاصل کیا۔ چنانچہ محاصرے کے امیر مغلوب ہو کر باحالِ تباہ (اسکندر کے) لشکر میں آ گئے۔ میرزا اسکندر نے غضب آلود ہو کر بھاگنے والوں کو ایسی سزا دی تھی جو دوسروں کے لئے عبرت سکھانے والی تھی۔ اور میرزا اسکندر نے امیر عبدالصمد کو خبیص کیطرف بھیجا۔ سلطان حسین ابن اس کی مدافعت کے لئے کرمان سے روانہ ہوا۔ اُن کے درمیان سخت جنگ واقع ہوئی۔ آخرکار برہان الدین عبدالصمد نے فتح حاصل کی اور اسی طرح وہ امیر جو کہ گرم علاقوں میں گئے تھے فتحمند ہوئے۔ اور دونوں گروہ مظفر و منصور واپس آئے۔ میرزا اسکندر نے کرمان کے بیرونی حصے پر قیام کیا۔ کرمانیوں نے مرتضیٰ اعظم سید [illegible] الدین (اُس کا بھید پاک ہے) کو باہر بھیجا۔ اور مال اور خراج دینا قبول کیا۔ میرزا اسکندر نے اُس عقیدتمندی کی بنا پر جو کہ وہ سید اعظم سے رکھتا تھا۔ نیز یہ سنکر کہ میرزا رستم قرا یوسف کے دربار سے واپس آ گیا ہے اور اصفہان چلا گیا اور قطب الدین طاری باغی ہو گیا۔ ان تمام وجوہات سے سید (مرتضیٰ) کی درخواست قبول کر کے صلح کر لی اور شیراز کیطرف واپس ہوا۔

اور جب میرزا رستم تبریز کی طرف سے اصفہان آیا خواجہ احمد صاعدی نے جو کہ صاحب اختیار تھا عراق کے تمام نمائیدوں کے ساتھ استقبال کیا اور میرزا رستم نے اصفہان میں ایکدو مہینے کامیابی (عیش و آرام) کیساتھ گذارے۔ اور چونکہ خواجہ احمد صاعدی رستم کے احکام کے خلاف کرتا تھا میرزا رستم نے اس کے قتل کے بارے میں امیروں سے مشورہ کیا۔ اُنہوں نے طے کیا کہ جب عیدِ قربان جو کہ آنیوالی ہی تھی آئے اسکو تنہا [illegible] میں بلا کر قتل کر دیا جائے۔ اور اس قرارداد کے بموجب عمل کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔

(۶) کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ جو کوئی مر گیا وہ ختم ہو گیا ÷

دپھر اصفہانیوں نے میرزا رستم سے دل بدل لیا اور میرزا رستم اسکندر کے نزدیک پہنچ گیا۔ میرزا رستم مقابلے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ مجبوراً خراسان چلا گیا ÷

اس سال میں امیر قرا یوسف اور اُس کے بیٹوں کے حالات کا ذکر

فرہنگ: خانیت:۔ بادشاہت یشخنہ:۔ کوتوال۔ کردستانات:۔ کردستان کے علاقے۔

جب امیر قرا یوسف کو سلطان احمد کی طرف سے اطمینان ہو چکا اور دارالخلافہ تبریز کے تخت پر قابض ہوا۔ اس کی یہ خواہش ہوئی کہ اس کی اولاد میں (بھی) بادشاہت برقرار رہے اس لئے اُس نے ایک زریں تخت بنوایا۔ اور ایک بڑا جشن منعقد کیا اور آذربائیجان کے بڑے بڑے لوگوں کو طلب کیا اور پیر بوداق کو جو کہ اُس کا سب سے زیادہ نیک اور قابل بیٹا تھا۔ تاج اور کمر بند سے سرفراز کیا اور بادشاہ بنا دیا۔ اور اُس کو تخت زریں پر بٹھا کر اس کے سامنے ماتحت کی طرح کھڑا ہو گیا اور چند روز تک بڑے جشن منائے۔ اور آذربائیجان کے نمائندوں اور ترکمان کے امیروں کو بادشاہانہ خلعتوں اور خسروانہ کمر بندوں سے سرفراز کیا۔ اور اُن تمام نے مناسب نذرانے پیش کئے۔ اور جشن کے بعد فرمان کی پیشانی پر یہ عبارت لکھی گئی۔

"سلطان پیر بوداق یرلیغیدین ابو النصر یوسف بہادر نویان (شہزادہ) سوزمیز"

اور اسی سال میں امیر قرا یوسف کے بڑے بیٹے شاہ محمد نے بغداد کو فتح کر لیا۔ اور اس کا حال اس طور پر ہے کہ سلطان احمد کے قتل کے بعد شاہزادہ ولد بن شاہزادہ شیخ علی بن سلطان اویس کی اولاد یعنی سلطان محمود و سلطان محمد و سلطان اویس بغداد کے حاکم ہوئے۔ اور اُن کے درمیان بڑا جھگڑا پیدا ہو گیا۔ امیر شاہ محمد بن امیر یوسف اردبیل میں تھا۔ یہ خبر سنکر اس نے ملک بغداد فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اور حملہ کر کے اچانک سوق سلطان دروازہ پر جا کھڑا ہوا۔ اور اس وقت شاہ ولد کا بڑا بیٹا سلطان محمود حاکم تھا۔ اور اس کی طرف سے عبدالرحیم ملاح صاحب اختیار تھا۔ شریر لوگوں کے ایک گروہ نے امیر بخشالیش سے جو کہ بادشاہ کے زمانے میں کوتوال اور داروغہ تھا کہا کہ تیری موجودگی میں اس کشتی بان (ملاح) کو حکومت کرنے کا کیا استحقاق (اور انھوں نے) اتفاق کر کے ملاح کو قتل کر دیا اور بغداد پر آشوب ہو گیا۔ شاہ ولد کی اولاد اور دختر سلطان اویس بغداد کو چھوڑ کر شوستر بھاگ گئے اور شاہ محمد نے بغداد پر قبضہ کر لیا اور تمام ... اور کردستان کے بعض علاقوں پر (بھی) قابض ہو گیا اور اویس ملک پر ... تک حکومت کرتا رہا۔

(تمام شد)

ناشر: ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو اردو بازار موہن لال روڈ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

مطبوعات جدید

★

۱- بادۂ حافظ یعنی دیوان حافظ مع شرح ردیف میم
— از آغا بیدار بخت خان ایم-اے ... [illegible]
۲- گنجینۂ مطالب یعنی دیوان غالب معہ شرح ردیف میم " ... [illegible]
۳- مطالب نظیری یعنی غزلیات نظیری معہ شرح ردیف میم " ... [illegible]
۴- ماورائے حجاز یعنی ترجمہ "ارمغان حجاز" " ... [illegible]
۵- ابر کرم خلاصہ شعر العجم حصہ اول " ... [illegible]
۶- ابر کرم خلاصہ شعر العجم حصہ دوم " ... [illegible]
۷- صوفیاء کے احکام خلاصہ تصوف اسلام بطرز سوالات و جوابات " ... [illegible]
۸- امام غزالی خلاصہ الغزالی " " " ... [illegible]
۹- بیدار کالج یعنی منشی فاضل کی کتاب کا مفصل حل " " ... [illegible]
۱۰- ریاض العلوم یعنی مثنوی مولانا روم متن معہ ترجمہ
از شفیقی عہدی پوری ... [illegible]
۱۱- ریاض المعانی یعنی ترجمہ قصہ ذرقانی " " ... [illegible]
۱۲- حبل المتین خلاصہ سیر المتاخرین از اکبر
تا شاہجہان از پروفیسر محبوب الٰہی دہلوی " " ... [illegible]
۱۳- آثار خواقین ترجمہ سیر المتاخرین
حصہ دوم از ابوالفضل تا شاہجہان " " ... [illegible]
۱۴- ترجمہ حاجی بابا اصفہانی از مولینا محمد ادریس ایم اے " ... [illegible]
فرہنگ حاجی بابا اصفہانی " " " ... [illegible]

ملنے کا پتہ

ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو

اردو بازار موہن لال روڈ لاہور

Marfat.com

مطبوعات جدید

★

۱۔ دُرّۂ حافظ یعنی دیوان حافظ مع شرح ردیف میم
—از آغا بیدار بخت خان ایم۔اے ... [illegible]

۲۔ گنجینۂ مطالب یعنی دیوان غالب معہ شرح ردیف میم " ... [illegible]

۳۔ مطالب نظیری یعنی غزلیات نظیری معہ شرح ردیف میم " ... [illegible]

۴۔ ماورائے حجاز یعنی ترجمہ "ارمغان حجاز" " ... [illegible]

۵۔ ابرِ کرم خلاصہ شعر العجم حصہ اول " ... [illegible]

۶۔ ابرِ کرم خلاصہ شعر العجم حصہ دوم " ... [illegible]

۷۔ صوفیاء کے احکام خلاصہ تصوف اسلام بطرز سوالات و جوابات " ... [illegible]

۸۔ امام غزالی خلاصہ الغزالی " " " ... [illegible]

۹۔ بیدار گائڈ یعنی منشی فاضل کی کتاب کا مفصل حل " " ... [illegible]

۱۰۔ ریاض العلوم یعنی مثنوی مولانا روم متن معہ ترجمہ
از شفیقی عہدی پوری ... [illegible]

۱۱۔ ریاض المعانی یعنی ترجمہ قصہ ذرہ آنی " " ... [illegible]

۱۲۔ حبل المتین خلاصہ سیر المتاخرین از اکبر تا شاہجہان از پروفیسر محبوب الٰہی دہلوی " " ... [illegible]

۱۳۔ آثار خواقین ترجمہ سیر المتاخرین
حصہ دوم ابوالفضل تا شاہجہان " " ... [illegible]

۱۴۔ ترجمہ حاجی بابا اصفہانی از مولانا محمد ادریس ایم اے " ... [illegible]
فرہنگ حاجی بابا اصفہانی " " " ... [illegible]

ملنے کا پتہ

ملک نذیر احمد پروپرائٹر تاج بک ڈپو

اردو بازار موہن لال روڈ لاہور

Marfat.com

35-ن

ترجمہ و فرہنگ

مطلع السعدین

از

ایم غضنفر علی غضنفر ایم-اے، ایم-او-ایل

★

ذخیرہ

مطبوعہ

ملک نذیر احمد پروپرائیٹر تاج بک ڈپو لاہور

Marfat.com